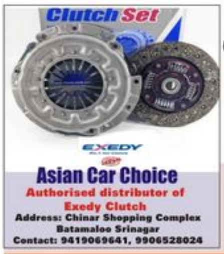

The daily
Surathal
Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ
صورت حال
سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 221 Tuesday 15 September 2026 - 02 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

سیاسی اختلافات سے بالاتر ہوکر ہندی سمیت

تمام زبانوں کے فروغ کیلئے اقدامات اٹھانا لازمی

مادرِزبان کے ذریعے ہی بچہ ہندوستان کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے/ وزیر داخلہ امیت شاہ

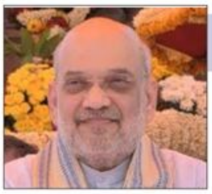

سرینگر رہندی سمیت تمام بھارتی زبانوں کو سیاسی اختلافات سے بالاتر ہوکر فروغ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ مادرزبان کے ذریعے ہی بچہ ہندوستان کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ وندے ماترم کو مکمل شان دوبارہ ملنے پر وزیراعظم کی ستائش کی۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے بھارتی زبانوں کے فروغ کیلئے تمام سیاسی اختلافات کو بالائی طاق رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی بچہ اپنی مادرزبان کے ذریعے ہی ہندوستان کو بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔ چھٹی آل انڈیا راج بھاشا سمیلن کے افتتاح کے موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت بھارتی زبانوں کو حکمرانی اور سائنس کی زبان بنانے کیلئے کام کررہی ہے جبکہ ادب کے ذریعے ملک کی زبانوں کو مزید مالا مال کرنا ان کا مقصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی زبان کے فروغ کیلئے سیاسی اختلافات کو ایک طرف رکھنا ہوگا۔ انہوں نے زور دیا کہ مادرزبان ہی بچے کو ہندوستان کی حقیقت اور تنوع سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی نے قومی تعلیمی پالیسی کے تحت ابتدائی تعلیم مادری زبان میں حاصل کرنا لازمی قرار دیا ہے۔ امت شاہ کے مطابق نئی تعلیمی پالیسی میں مادری زبان کے علاوہ ایک اور بھارتی زبان سیکھنے کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ مادری زبان کے علاوہ ایک اور بھارتی زبان سیکھنے کی مخالفت کررہے ہیں، وہ اس اقدام کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ امت شاہ نے کہا کہ ہندی کو ملک کی دیگر زبانوں کے ساتھ مقابلے کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے، کیونکہ تمام بھارتی زبانیں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ انہوں نے مہاراشٹر کو ملک کی واحد کثیر لسانی ریاست قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہاں تمام زبانیں پھلی پھولی ہیں اور انہیں احترام حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت نے مراٹھی زبان کو 'کلاسیکی زبان' کا درجہ بھی دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وندے ماترم کی عظمت کی بحالی میں 80 سال لگے۔ وندے ماترم کے حوالے سے امت شاہ نے کہا کہ قومی گیت کو اس کی مکمل عظمت دوبارہ حاصل کرنے میں 80 سال لگے۔ انہوں نے کہا کہ وندے ماترم محض ایک گیت نہیں بلکہ ہندوستانی شعور کو بیدار کرکے آزادی حاصل کرنے کی ایک کوشش تھی اور اس نے ملک کی ثقافتی قوم پرستی کی بنیاد رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ امت شاہ نے کہا کہ بعد میں وندے ماترم کو تقسیم کیا گیا اور سرکاری تقریبات میں صرف اس کے پہلے دو بند گائے جانے کے فیصلے کے باعث اسے اپنی مکمل عظمت دوبارہ حاصل کرنے میں کئی دہائیاں لگ گئیں۔ انہوں نے کہا کہ ثقافتی قوم پرستی کا مطلب لوگوں میں اپنی ثقافت اور تاریخ کے بارے میں بیداری پیدا کرنا ہے اور یہ بیداری صرف ثقافتی قوم پرستی کے ذریعے ہی پیدا کی جاسکتی ہے۔

وزیراعظم کے انسانی پہلو پر مبنی کتاب 'مودی کتھا' کا 17 ستمبر کو ہوگا اجراء

نئی دہلی رصحافی و مصنف ڈاکٹر ہریش چندر برنوال کی تحریر کردہ اور پربھات پرکاشن سے شائع شدہ نئی کتاب 'مودی کتھا' کا باضابطہ اجراء 17 ستمبر کو نئی دہلی میں کیا جائے گا۔ وزیراعظم نریندر مودی کے یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ اس خصوصی پروگرام میں مرکزی وزیر مملکت برائے قانون وانصاف (آزادانہ چارج) نیز وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور ارجن رام میگھوال کتاب کا اجراء کریں گے۔ جن پتھ پر واقع اندرا گاندھی نیشنل سینٹر فار دی آرٹس (آئی جی این سی اے) کے سموبت آڈیٹوریم میں شام پانچ بجے اس تقریب کی صدارت آئی جی این سی اے کے صدر رام بہادر رائے کریں گے۔ یہ کتاب تقریباً 25 سال کے حقیقی واقعات اور یادداشتوں کے ذریعے وزیراعظم کے سیاسی پہلوؤں سے ہٹ کر ان کے حساس اور انسانی پہلو کو سامنے لاتی ہے۔ مصنف کا کہنا ہے کہ ان میں بیان کردہ کہانیاں یہ بتاتی ہیں کہ حکمرانی صرف پالیسیوں اور سرکاری فائلوں تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں زمینی سطح پر لوگوں کے مسائل اور امیدوں کو سمجھنا بھی شامل ہے۔

ریاسی میں منی بس پلٹنے سے دو افراد ہلاک، کئی زخمی

جموں رجموں وکشمیر کے ریاسی ضلع میں بکل ٹنل کے قریب پیر کو ایک منی بس حادثے کا شکار ہوکر پلٹ گئی، جس کے نتیجے میں دو افراد ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہوگئے۔ حکام نے بتایا کہ بکل سے ریاسی جارہی منی بس صبح ٹنل کے قریب اچانک پلٹ گئی، جس سے کئی مسافر زخمی ہوگئے۔ پولیس نے مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر فوری طور پر امدادی کارروائی شروع کی اور زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی اسپتال پہنچایا۔ حکام کے مطابق ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ شدید زخمی ایک دیگر مسافر نے اسپتال لے جاتے ہوئے دم توڑ دیا۔ انہوں نے بتایا کہ دو مسافروں کو بہتر علاج کے لیے گورنمنٹ میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل، جموں منتقل کیا گیا ہے۔

نتن نبین نے ہم وطنوں کو گنیش چترتھی کی مبارکباد دی

نئی دہلی ربھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر نتن نبین نے پیر کے روز ہم وطنوں کو گنیش چترتھی کی مبارکباد دیتے ہوئے لوگوں کی زندگیوں میں خوشی، جوش وخروش اور مسرت کی دعا کی۔ نتن نبین نے پارٹی ہیڈکوارٹر میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا، "تمام ہم وطنوں کو گنیش چترتھی کی دلی مبارکباد۔ بھگوان شری گنیش سبھی کی زندگی میں سکھ، سمردھی اور خوشحالی لائیں۔ وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک جس طرح مسلسل ترقی کی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے، اسی طرح ہر شخص کی زندگی میں خوشی، جوش وخروش اور مسرت بنی رہے، یہی تمنا کرتا ہوں۔ نتن نبین نے کہا، "آج گنیش چترتھی کے مبارک موقع پر راجستھان سے بھی اچھے نتائج حاصل ہورہے ہیں۔ بھگوان شری گنیش جی کا آشیرواد اسی طرح ہم سب پر، بی جے پی پریوار اور تمام ہم وطنوں پر بنا رہے۔

ریلوے بورڈ نے سی آر، ایس ای سی آر، ای سی او آر کی تعمیراتی تنظیموں کے لیے سینئر افسران کو مدعو کیا

نئی دہلی رریلوے بورڈ نے ریلوے منصوبوں کی تکمیل کو مضبوط بنانے کے مقصد سے بنائی گئی پالیسی کے تحت تین زونل ریلویز کی تعمیراتی تنظیموں میں کام کرنے کے لیے انجینئرنگ، سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن، الیکٹریکل اور اکاؤنٹس محکموں کے سینئر افسران کی رضامندی چاہی ہے۔ ابتدائی مرحلے کے لیے تمام زونل ریلویز اور پروڈکشن یونٹس کے ایس اے جی/این ایف-ایچ اے جی افسران کو سینٹرل ریلوے (سی آر)، ساؤتھ ایسٹ سینٹرل ریلوے (ایس ای سی آر) اور ایسٹ کوسٹ ریلوے (ای سی او آر) کی تعمیراتی تنظیموں میں کام کرنے کی خاطر 21 دنوں کے اندر اپنی خواہشات جمع کرانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سی آر، ایس ای سی آر اور ای سی او آر کی تعمیراتی تنظیموں میں پہلے سے کام کرنے والے ایس اے جی/این ایف-ایچ اے جی افسران بھی اپنے کام کو جاری رکھنے کے لیے اپنی خواہش پیش کرسکتے ہیں۔ تمام زونل ریلویز اور پروڈکشن یونٹس کے جنرل منیجرز کو جاری کیے گئے ریلوے بورڈ کے 8 ستمبر کے مراسلے کے مطابق درخواستیں ایمپلائی سیلف سروس (ای ایس ایس) کے تحت دستیاب لنک کا استعمال کرتے ہوئے افسران کے اپنے ہیومن ریسورس مینجمنٹ سسٹم (ایچ آر ایم ایس) اکاؤنٹس کے ذریعے جمع کرائی جاتی ہیں۔ یہ کارروائی 28 جولائی کو جاری کردہ ریلوے بورڈ کی "ریلوے پروجیکٹس کی تکمیل کے لیے تنظیمی ڈھانچے میں اصلاحات کی پالیسی" کے تحت کی جارہی ہے۔

براری نمبل میں لینڈ فلنگ کس نے کی اور اسے کون ہٹائے گا؟

سرینگر رسری نگر کے قلب میں واقع براری نمبل آبی ذخیرے کے ایک حصے میں مبینہ طور پر کی گئی لینڈ فلنگ، جسے اب گاڑیوں کی پارکنگ کے لیے استعمال کیا جارہا ہے، نے جھیل کے تحفظ اور اس کے حساس علاقوں کی نگرانی پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ موقع سے سامنے آنے والی تصاویر میں آبی ذخیرے کے ایک خاصے حصے کو بھرا ہوا دکھایا گیا ہے، جہاں کئی گاڑیاں پارک کی گئی ہیں۔ یہ مقام جموں وکشمیر لیک کنزرویشن اینڈ مینجمنٹ اتھارٹی (LCMA) کے دفتر کے قریب واقع ہے، جس کے باعث یہ سوال اٹھ رہے ہیں کہ یہ سرگرمی کیسے انجام پائی اور کیا لینڈ فلنگ کے دوران متعلقہ حکام کو اس کا علم ہوا یا نہیں۔ حکام کے سامنے فوری سوال یہ ہے کہ آیا بھرے گئے میٹریل کو اب ہٹا کر متاثرہ حصے کو اس کی سابقہ حالت میں بحال کیا جائے گا۔ ایک اور اہم سوال یہ ہے کہ لینڈ فلنگ کس نے کی اور آیا اس کے لیے کسی قسم کی اجازت حاصل کی گئی تھی۔ مقامی لوگوں اور مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر کوئی اجازت نہیں دی گئی تھی تو انتظامیہ کو ذمہ دار افراد کی نشاندہی کرکے متعلقہ قانون کے تحت کارروائی کرنی چاہیے۔ جموں وکشمیر اپنی پارٹی کے صدر سید محمد الطاف بخاری نے بھی براری نمبل میں مبینہ لینڈ فلنگ اور تجاوزات پر سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا ہے کہ انتظامیہ کی نگرانی میں یہ سرگرمی تقریباً دو ہفتوں تک کیسے جاری رہی اور مقام کی نگرانی کی ذمہ داری کس محکمے کی تھی۔ یہ معاملہ اس لیے بھی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ LCMA براری نمبل میں بحالی اور تحفظ سے متعلق کام انجام دے رہی ہے۔ جولائی میں معائنے کے دوران اتھارٹی کے وائس چیئرمین نے تحفظ اور بحالی کے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے آبی ذخیرے کی باقاعدہ نگرانی اور طویل مدتی تحفظ پر زور دیا تھا۔ اس سے قبل اگست میں بھی LCMA کے افسران نے براری نمبل کا معائنہ کیا تھا اور کناروں کی صفائی سمیت دیگر بحالی اقدامات کا جائزہ لیا تھا۔ اس موقع پر جڑی بوٹیوں، ٹھوس فضلے اور ملبے کو ہٹانے اور تحفظ سے متعلق کاموں میں تیزی لانے کی ہدایات دی گئی تھیں۔ تازہ صورتحال نے نہ صرف مبینہ طور پر تازہ لینڈ فلنگ بلکہ بحالی کے عمل سے گزرنے والے آبی ذخیرے کے اطراف نگرانی کے نظام کی مؤثریت پر بھی سوالات اٹھا دیے ہیں۔ سری نگر کے آبی ذخائر کی صورتحال سے واقف ایک ریٹائرڈ سرکاری افسر نے کہا کہ اگر ایک طرف بحالی کا کام جاری ہو اور دوسری جانب آبی ذخیرے کو مزید بھرنے یا اس کی ساخت میں تبدیلی کی اجازت دی جائے تو بحالی کی کوششوں کا مقصد ہی بے معنی ہوجاتا ہے۔ انہوں نے کہا، "پہلی ذمہ داری نئے نقصان کو روکنا ہے۔ اگر لینڈ فلنگ ہوئی ہے تو انتظامیہ کو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ یہ کس نے کی، کیا اس کے لیے کوئی اجازت حاصل کی گئی تھی اور اس کے بعد کیا کارروائی کی گئی۔" ماحولیاتی امور پر نظر رکھنے والے مبصرین کا کہنا ہے کہ متاثرہ حصے کا سروے کرکے سرکاری ریکارڈ اور زمینی پیمائش کی مدد سے اس کی اصل حیثیت کا تعین کیا جانا چاہیے، اور اس وقت تک کسی مزید سرگرمی کی اجازت نہیں دی جانی چاہیے۔ براری نمبل میں تجاوزات اور ماحولیاتی تنزلی کی ایک طویل تاریخ رہی ہے۔

بی جے پی اور پی ڈی پی نے کشمیریوں کو محتاج بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی

گذشتہ دہائی کی ناانصافیوں سے عوام کو نجات دلانا اولین ترجیح: شوکت میر

سرینگر ر
نیشنل کانفرنس نے عوام کو راحت پہنچانے کا وعدہ کیا ہے اور عوامی حکومت تمام وسائل بروئے کار لاکر اسی سمت میں کام کررہی ہے لیکن حکومت کیلئے مزید موثر اور بلاروک ٹوک کام کرنے کیلئے ریاستی درجہ کی بحالی کی اشد ضرورت ہے اور مرکزی حکومت کو بغیر دیر کئے ریاستی درجہ بحال کردینا چاہئے۔ ان باتوں کا اظہار نیشنل کانفرنس کے صوبائی صدر ایڈوکیٹ شوکت احمد میر نے آج پارٹی ہیڈکوارٹر پر مختلف علاقوں سے آئے ہوئے عوامی وفود، پارٹی لیڈران اور عہدیداران سے تبادلہ خیالات کرتے ہوئے کیا۔ اس دوران انہوں نے لوگوں کے مسائل و مشکلات سنے اور متعلقہ حکام کیساتھ رابطہ کرکے ان کا سدباب کرانے کی تاکید کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے پارٹی سے وابستہ افراد سے تنظیمی امورات، پارٹی پروگراموں اور سرگرمیوں کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔ اس موقعے پر صوبائی سکریٹری سید توقیر احمد، سینئر پارٹی لیڈر و ضلع صدر پلوامہ محمد خلیل بند، غلام نبی وانی تیلبلی اور دیگر عہدیداران بھی موجود تھے۔ شوکت میر نے کہا کہ عمر عبداللہ کی سربراہی والی حکومت ہر وقت عوام کی راحت رسانی کیلئے عوام کیلئے وقف ہے اور ہماری حکومت کی اولین ترجیح عوام کو راحت پہنچانا ہے۔ پی ڈی پی، بی جے پی اور اس کی ہم خیال جماعتیں نیشنل کانفرنس کیخلاف جھوٹے پروپیگنڈا اور فریب کاری میں مصروف ہیں، لیکن کشمیری عوام ان کی اصلیت سے بخوبی ہیں، ان جماعتوں نے مل کر جموں وکشمیر کو دلدل میں دھکیل دیا اور اس تاریخی ریاست کو تہس نہس کردیا اور یہاں کے لوگوں کو محتاج بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ شوکت میر نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اپنے بنیادی اصول ''سرداری عوام کا حق ہے اور عوام ہی طاقت کا سرچشمہ ہے'' پر سختی سے کاربند ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پارٹی کارکنوں کو عوامی تحفظات کو سامنے لاکر اس اعتماد کو پروان چڑھانا چاہیے۔ پارٹی کا مقصد صرف حکومت بنانا اور اقتدار کے عہدوں کو حاصل کرنا نہیں ہے۔

ریاسی میں دو الگ واقعات: میٹاڈار حادثے میں دو ہلاک، متعدد زخمی، سلال ڈیم سے لاش برآمد

ریاسی رجموں وکشمیر کے ضلع ریاسی میں پیر کے روز پیش آنے والے دو الگ الگ واقعات میں دو شخص ہلاک، متعدد افراد زخمی جبکہ سلال ڈیم کے علاقے سے ایک نامعلوم شخص کی لاش برآمد ہوئی۔ پہلے واقعے میں بکل ٹنل کے قریب ایک مسافر میٹاڈار گاڑی سڑک پر الٹ گئی، جس کے نتیجے میں دو مسافر ہلاک جبکہ متعدد مسافر زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق رجسٹریشن نمبر JK14B-2973 والی میٹاڈار بکل سے ریاسی کی جانب جارہی تھی کہ ٹنل کے قریب حادثے کا شکار ہوگئی۔ حادثے کے فوراً بعد ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا اور زخمیوں کو علاج کے لیے قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ حادثے میں دو افراد ہلاک ہوا، جبکہ زخمیوں کی صحیح تعداد اور ان کی حالت کے بارے میں فوری طور پر معلومات دستیاب نہیں ہوسکیں۔ پولیس نے واقعے کا نوٹس لیتے ہوئے ضروری قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔ دریں اثنا ضلع ریاسی کے سلال ڈیم کے علاقے سے ایک لاش بھی برآمد ہوئی۔ حکام کے مطابق مقامی لوگوں نے ڈیم کے علاقے میں لاش دیکھنے کے بعد متعلقہ حکام کو اطلاع دی۔ حکام نے بتایا کہ لاش کو ضروری قانونی کارروائی کے لیے منتقل کردیا گیا ہے۔

ای او ڈبلیو نے جعلی سرکاری ملازمتوں کے فراڈ میں ملوث شخص کے خلاف چارج شیٹ پیش کردی، کشمیر بھر میں 15 مقدمات درج

سرینگر ر
کرائم برانچ جموں وکشمیر کی اکنامک آفنسز ونگ (ای او ڈبلیو) کشمیر نے پیر کے روز ایک ایسے شخص کے خلاف چارج شیٹ پیش کردی جس پر جعلی تقرری احکامات کے ذریعے سرکاری ملازمتیں دلانے کا جھانسہ دے کر لوگوں سے دھوکہ دہی کرنے کا الزام ہے۔ ایک ترجمان نے اپنے بیان میں کہا کہ ای او ڈبلیو کشمیر نے سری نگر کی عدالتِ فارسٹ مجسٹریٹ کے سامنے ایف آئی آر نمبر 12/2026 کے تحت تعزیراتِ ہند (آ?ئی پی سی) کی دفعات 420، 468 اور 471 کے تحت عبدالمجید میر ولد عبدالرحیم میر، ساکن لشتیال کالاروس کپوارہ کے خلاف دھوکہ دہی اور جعلسازی کے معاملے میں چارج شیٹ پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مقدمہ ایک تحریری شکایت کی بنیاد پر درج کیا گیا تھا، جس میں الزام عائد کیا گیا کہ ملزم نے شکایت کنندہ کے بیٹے کو سرکاری ملازمت دلانے کے بہانے لاکھوں روپے ناجائز طور پر وصول کیے۔ ملزم نے ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا کی جانب سے جاری کردہ مبینہ تقرری کا حکم نامہ بھی فراہم کیا، جو بعد میں جعلی اور فرضی پایا گیا۔ ترجمان نے کہا، "تحقیقات کے دوران الزامات درست ثابت ہوئے، جس کے بعد عدالتی فیصلے کے لیے متعلقہ عدالت کے سامنے چارج شیٹ پیش کردی گئی۔" انہوں نے بتایا کہ ملزم کے خلاف وادی کشمیر کے مختلف علاقوں میں 15 فوجداری مقدمات درج ہیں۔ اسے 18 جولائی 2026 کو گرفتار کیا گیا تھا اور وہ اس وقت سنٹرل جیل سری نگر میں بند ہے۔ الزام ہے کہ وہ معصوم لوگوں کو دھوکہ دینے اور ان سے فراڈ کرنے کے مقصد سے انتہائی بااثر شخصیات اور بیوروکریٹس کا روپ دھارتا تھا۔ ترجمان نے کہا، "عام لوگوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ معاشی فراڈ کرنے والوں سے محتاط رہیں اور ایسے کسی بھی واقعے کی اطلاع براہِ راست ایس ایس پی، ای او ڈبلیو سری نگر (کرائم برانچ جموں وکشمیر) عبدالوحید شاہ کو دیں۔ اگر آپ معاشی فراڈ کا شکار ہوئے ہیں تو اپنی شکایت سرکاری ای میل sspeow kmr@jkpolice.gov.in پر بھی بھیج سکتے ہیں۔"

سرینگر دو سال میں ملک کے تین صاف ترین شہروں میں شامل ہوسکتا ہے: ایچ اینڈ یو ڈی سیکریٹری

سرینگر، 14 ستمبر: ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ (ایچ اینڈ یو ڈی ڈی) کی کمشنر اور سیکریٹری، مندیپ کور نے سرینگر کو صاف رکھنے اور کچرے کے بہتر انتظام کے لیے عوام کی زیادہ سے زیادہ شمولیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ صفائی سے متعلق ایک بیداری پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مندیپ کور نے امید ظاہر کی کہ کچرے کی بہتر پروسیسنگ کا نظام سرینگر کو دو سال کے اندر ملک کے تین صاف ترین شہروں میں جگہ بنانے میں مدد دے گا۔ انہوں نے کہا، ''ہم صفائی کے بارے میں جتنی چاہیں بات کرسکتے ہیں، لیکن جب تک ہم اپنے گھروں سے شروعات نہیں کریں گے، کچھ بھی تبدیل نہیں ہوگا۔'' مندیپ کور نے کہا کہ حکومت بنیادی ڈھانچے، گاڑیوں اور کچرے کی پروسیسنگ کی سہولیات پر ہزاروں کروڑ روپے خرچ کرسکتی ہے، لیکن جب تک لوگ اپنی عادات تبدیل نہیں کرتے اور اپنے گھروں اور آس پاس کے علاقوں کو صاف رکھنے کی ذمہ داری نہیں لیتے، تب تک یہ سرمایہ کاری مطلوبہ نتائج نہیں دے گی۔ سرینگر کے صفائی کے عملے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کے پاس تقریباً 3,000 سے 4,000 صفائی کارکن ہیں، جبکہ شہر کی آبادی تقریباً 16 سے 17 لاکھ ہے۔ انہوں نے کہا، ''کیا اتنی کم تعداد میں کارکن ہر شخص کو صفائی برقرار رکھنے پر مجبور کرسکتے ہیں؟ وہ ایسا نہیں کرسکتے۔'' انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ صفائی کے لیے صرف میونسپل کارکنوں پر انحصار نہ کریں۔ انہوں نے پلاسٹک کے استعمال کو کم کرنے، گھروں میں کمپوسٹنگ کو فروغ دینے اور کچرے وآلودگی سے نمٹنے کے لیے اسکولوں اور گھروں میں ''سوچھتا واریئرز'' تیار کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ مندیپ کور نے کہا، ''سیاحوں کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ جموں وکشمیر بہت خوبصورت ہے لیکن گندا ہے۔'' انہوں نے زور دیا کہ خطے کی قدرتی خوبصورتی کو مزید نکھارنے کے لیے صفائی نہایت ضروری ہے۔ سرینگر کی صفائی کی درجہ بندی کے حوالے سے مندیپ کور نے کہا کہ شہر میں کچرے کی وصولی مؤثر طریقے سے کی جارہی ہے، جبکہ کچرے کی پروسیسنگ ایک بڑا چیلنج بنی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا، ''اب اس کا حل تلاش کرلیا گیا ہے اور کچرے کی پروسیسنگ شروع ہوچکی ہے۔'' انہوں نے مزید بتایا کہ اس منصوبے کو پہلے ہی تیار کیا گیا تھا، تاہم اس پر عمل درآمد میں تاخیر ہوئی۔ مندیپ کور نے بتایا کہ سوچھتا انٹرن شپ پروگرام کو جموں میں پائلٹ پروجیکٹ کے طور پر شروع کیا گیا ہے، جس کا مقصد صفائی کا پیغام اسکول کے بچوں تک پہنچانا اور انہیں اس بات کی ترغیب دینا ہے کہ وہ اپنے والدین کو بھی گھروں سے باہر صفائی برقرار رکھنے کے لیے متحرک کریں۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کی اجتماعی کوششیں اور کچرے کی بہتر پروسیسنگ مل کر سرینگر کو صفائی کے مقررہ ہدف تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کریں گی۔

یکساں سول کوڈ کو چور دروازے سے نافذ کرنے سے گریز کیا جائے

قانون مذہبی معاملات وثقافتی شناخت میں مداخلت کا باعث بنے گا: شمی اوبرائے

سرینگر رجموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے ٹریژرر و راجیہ سبھا ممبر شمی اوبرائے نے بی جے پی کی طرف سے 21 ریاستوں میں کامن سول کوڈ نافذ کرنے کے منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے اس اقدام کو ملک سیکولر کردار پر کاری ضرب قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یکساں سول کوڈ نہ صرف مختلف مذاہب کے قوانین، مذہبی رسومات اور صدیوں پرانی روایات میں مداخلت کا باعث بنے گا بلکہ ملک کی منفرد مذہبی وثقافتی شناختوں کو بھی متاثر کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کے تکثیری معاشرے اور گوناگوں ثقافتی، مذہبی اور لسانی تنوع میں مضمر ہے۔ مختلف مذاہب اور برادریوں کو اپنی مذہبی روایات، رسوم ورواج اور مذہبی معاملات کے حوالے سے آئین ہند میں حاصل تحفظ کا احترام کیا جانا چاہئے۔ کسی ایک یکساں قانونی نظام کو تمام طبقات پر مسلط کرنے کی کوشش ملک کے بنیادی تکثیری مزاج کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اوبرائے نے کہا کہ ہندوستان کی خوبصورتی اس کے تنوع میں ہے اور یہی تنوع اس کی جمہوری وسیکولر شناخت کی بنیاد اور جز ہے۔ مختلف برادریوں کی مذہبی وثقافتی روایات کو یکساں سانچے میں ڈھالنے کے بجائے آئین کے تحت حاصل حقوق اور آزادیوں کا تحفظ یقینی بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ہمیشہ سے ہندوستان کے آئینی، جمہوری، سیکولر اور تکثیری اصولوں کی پاسداری کرتی آئی ہے۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

منی پور میں مشتبہ عسکریت پسندوں کا حملہ، چار افراد ہلاک

امپھال، منی پور: ریاست منی پور کے تامینگ لونگ اور نونی اضلاع میں اتوار کو مشتبہ عسکریت پسندوں کے حملوں میں دو خواتین سمیت کم از کم چار افراد ہلاک ہو گئے۔ پولیس نے یہ معلومات فراہم کی ہے۔

پولیس کے مطابق، تامینگ لونگ میں پہلا واقعہ صبح تقریباً چار بجے پیش آیا، جس میں دو افراد ہلاک ہوئے، جب کہ اس کے تقریباً 12 گھنٹے بعد ہونے والے دوسرے واقعے میں بھی دو افراد کی جان چلی گئی۔ وزیر اعلیٰ وائی کھیم چند سنگھ نے ان ہلاکتوں پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ معصوم شہریوں کے خلاف تشدد ایک بزدلانہ عمل ہے اور یہ کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔

یہ ہلاکتیں سیاہت نی یا بلیک ڈے (یومِ سیاہ) کے موقع پر کی گئیں۔ منی پور میں کوکی برادری ہر سال 13 ستمبر کو یہ دن 1990ء کی دہائی میں ریاست کے اندر کوکی ناگا تصادم کے دوران نسلی تشدد میں مارے گئے لوگوں کی یاد میں مناتی ہے۔

پولیس نے بتایا کہ امپھال کو جیریبام سے جوڑنے والی قومی شاہراہ-37 کے پاس واقع ٹولین کوکی گاؤں میں مشتبہ عسکریت پسندوں نے ایک گھر پر حملہ کیا۔ اس دوران لنگن گائی سنگسٹ کی موت ہو گئی، جب کہ ان کے شوہر سے لہجہ سنگسٹ اور نومولود بیٹا زخمی ہو گئے۔

پولیس کے مطابق واقعے کے بعد سکیورٹی فورسز گاؤں پہنچیں اور زخمیوں کو طبی امداد فراہم کی گئی۔ حکام نے بتایا کہ سے لہجہ سنگسٹ نے بعد میں اسپتال لے جاتے وقت پڑوسی ریاست آسام کے سلچر کے راستے میں دم توڑ دیا۔ کیمائی ولیج اتھارٹی نے اس حملے کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے برادریوں کے مابین دشمنی اور تفریق پیدا کرنے کی ایک جان بوجھ کر کی گئی بدنیتی پر مبنی کوشش قرار دیا ہے۔

گرام اتھارٹی (ولیج کونسل) نے ایک بیان میں انتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے، ذمہ دار افراد کی شناخت کرے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لائے۔ دوسری طرف، نونگبا تھانے کی حدود میں آنے والے لانگ پی گاؤں میں اتوار کی دوپہر تقریباً ساڑھے تین بجے مسلح عسکریت پسندوں نے ایک خاتون اور ایک مرد کو گولی

یمن میں لڑائی تیز، سعودی عرب پر حوثیوں کے مزید حملے

عدن (یمن): اتوار کے روز یمن میں تنازع اس وقت مزید شدت اختیار کر گیا جب حکومتی افواج نے بحیرہ احمر کے ساحل کے ساتھ ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں کے خلاف حملے شروع کیے، جب کہ حوثیوں نے یمنی حکومت کے حامی پڑوسی ملک سعودی عرب کو نشانہ بنایا۔

یمنی حکومت نے بحیرہ احمر کے ساحل پر مزید افواج بھیجنے کا عزم ظاہر کیا ہے، وہیں ایک اور اہلکار نے گذشتہ ہفتے ہونے والی تکلیف دہ شکست کا اعتراف کیا جب حوثیوں نے بندرگاہی شہر المخا اور آبنائے باب المندب کے ایک جزیرے پر قبضہ کر لیا، جو کہ آبنائے ہرمز کا ایک اہم متبادل تجارتی راستہ ہے۔

اس کشیدگی نے خاص طور پر سعودی عرب کے تیل کے بنیادی ڈھانچے اور بحیرہ احمر میں اس کی جہاز رانی پر حوثیوں کے حملوں نے عالمی سطح پر تیل کی سپلائی اور قیمتوں پر دباؤ بڑھا دیا ہے، اور اس سے ایران کو امریکہ کے ساتھ اپنی جنگ میں برتری مل سکتی ہے۔

چونکہ یمن ایک اور خانہ جنگی کی دلدل میں گرنے کے خطرے سے دوچار ہے، اقوام متحدہ نے اندازہ لگایا ہے کہ ستمبر کے آغاز سے اب تک اس غریب ملک میں جاری لڑائی کی وجہ سے 80,000 سے زائد لوگ بے گھر ہو چکے ہیں۔

ایک خاتون نے بتایا کہ وہ بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع صوبہ حدیدہ کے قصبے الخوخہ پر حوثیوں کے قبضے سے کچھ ہی دیر پہلے آدھی رات کو وہاں سے بھاگیں تو ایک مارٹر شیل ان کے قریب آ کر گرا۔

خاتون نے، جنہوں نے اپنی اور اپنے خاندان کی حفاظت کے پیش نظر نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بات کی، بتایا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے کاروں اور بسوں کو جلتے ہوئے دیکھا، اور سڑک پر بچوں اور عورتوں کی لاشیں پڑی تھیں جو کہ ایک انتہائی ہولناک منظر تھا۔

سعودی حکام نے اتوار کی سہ پہر جنوبی شہر ابہا اور صوبہ خمیس مشیط میں سائرن بجا کر رہائشیوں کو ممکنہ حملوں سے بچنے کے لیے پناہ لینے کی وارننگ دی۔ ان دونوں علاقوں پر حالیہ ہفتوں میں حوثیوں کی جانب سے بار بار حملے کیے گئے ہیں۔

حوثیوں نے سعودی عرب کو نشانہ بنانے کے لیے ڈرونز اور میزائلوں کے استعمال کا دعویٰ کیا۔ حوثیوں کے مطابق ان کے اہداف میں یمن کی سرحد کے بالکل دوسری طرف واقع ایک فوجی اڈہ بھی شامل ہے۔ تاہم، حوثی فوجی ترجمان بریگیڈیئر جنرل یحییٰ سریع نے اس کا کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا اور نہ ہی یہ بتایا کہ یہ حملہ کب ہوا۔

سعودی سول ڈیفنس نے رات گئے بتایا کہ یمن کی سرحد کے قریب بحیرہ احمر کے ساحل پر ایک دوسرے علاقے میں ایک گولہ آ کر گرا، جس کے نتیجے میں دو افراد زخمی ہوئے اور ایک مسجد سمیت کئی دیگر عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ بیان میں اس کا ذمہ دار حوثیوں کو ٹھہرایا گیا ہے۔

وہیں سعودی عرب نے حوثیوں کو نشانہ بنانے والے کسی نئے حملے کا اعلان نہیں کیا۔ حوثی حال ہی میں اعلان کردہ ناکہ بندی کے حصے کے طور پر سعودی عرب کے تیل کے بنیادی ڈھانچے اور جہاز رانی کو نشانہ بنا رہے ہیں، تاہم انہوں نے کہا کہ ان کا مقصد دیگر ممالک کی تجارتی جہاز رانی کو خطرے میں ڈالنا نہیں ہے۔

حکومت کی اتحادی فورس نیشنل ریزسٹنس، جو ساحلی علاقوں کو کنٹرول کرتی تھی، نے بتایا کہ گزشتہ چار ہفتوں کے دوران مغربی ساحل پر حکومت کے 500 سے زائد جنگجو ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ ان کی طرف سے ہلاکتوں کا پہلا جامع ڈیٹا ہے۔

اسی کے ساتھ انہوں نے دعویٰ کیا کہ صوبہ حدیدہ اور تعز میں 1,000 سے زائد حوثی مارے جا چکے ہیں۔ تاہم، حوثیوں کے ایک ترجمان نے اس پر تبصرہ کرنے کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا۔

یمن چار کروڑ سے زائد آبادی کا گھر ہے جو اب ایک ایسی خانہ جنگی کی واپسی سے خوفزدہ ہیں جو ایک دہائی سے زیادہ عرصہ قبل شروع ہوئی تھی اور جس میں ڈیڑھ لاکھ لوگ مارے گئے تھے، جب کہ کثیر تعداد قحط کے دہانے پر پہنچ گئی تھی۔ یمن کی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ حکومت اور سعودی عرب گزشتہ 12 برسوں سے حوثیوں کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ سال 2022 میں ہونے والی ایک جنگ بندی نے لڑائی کو کافی حد تک روک دیا تھا۔

نیپال سیلاب: سرنگ میں 70 میٹر ملبہ صاف، چھ مزدوروں تک پہنچنے کے لیے ریسکیو آپریشن تیز

نوواکوٹ: نیپال میں شدید سیلاب اور تباہ کن قدرتی آفت کے بعد چلیم ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کی زیر زمین سرنگ میں پھنسے چھ مزدوروں کو نکالنے کے لیے ریسکیو آپریشن جاری ہے۔ بھارتی اور نیپالی امدادی ٹیمیں بھاری مشینری کی مدد سے سرنگ میں جمع مٹی اور ملبہ ہٹاتے ہوئے زیر زمین پاور ہاؤس کی جانب پیش قدمی کر رہی ہیں۔ نیپال میں بھارت کے سفیر نوین سری واستو نے ہفتے کے روز بتایا کہ سرنگ کے اندر کھدائی کرنے والی مشین، لوڈر اور باب کیٹ مشین پہنچانے کے بعد امدادی کارروائی میں تیزی آئی ہے۔

ان کے مطابق ریسکیو ٹیموں نے مزید تقریباً 70 میٹر ملبہ صاف کر لیا ہے۔ پروجیکٹ مینیجر کے حوالے سے بتایا گیا کہ سرنگ کے اندر پاور ہاؤس تقریباً مزید 60 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ امدادی کارکنوں نے رات بھر کارروائی جاری رکھنے کا منصوبہ بنایا تاکہ جلد از جلد اس مقام تک پہنچا جا سکے جہاں چھ مزدوروں کے پھنسے ہونے کا خدشہ ہے۔ ریسکیو آپریشن میں بھارتی اور نیپالی اہلکار مشترکہ طور پر حصہ لے رہے ہیں۔

حکام کے مطابق بارڈر روڈز آرگنائزیشن نے بھی ریسکیو مقام تک پہنچنے کے لیے رابطہ سڑک تیار کر دی ہے، جس سے امدادی سامان اور بھاری مشینری کو جائے حادثہ کے قریب پہنچانے میں مدد ملی ہے۔ دوسری جانب نیپال کی فوج نے بتایا کہ سیافروبیسی سے چلیم سرنگ تک ایک کلومیٹر سے زیادہ طویل رسائی سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے ریسکیو آلات کو سرنگ کے قریب تک لے جانے میں آسانی ہوئی ہے۔

نیپالی فوج اور بھارتی امدادی اہلکار چلیم سرنگ کے اندر مشترکہ طور پر ریسکیو کارروائی کر رہے ہیں۔ ریسکیو آپریشن صرف چلیم ہائیڈرو پاور پروجیکٹ تک محدود نہیں ہے۔ نیپالی فوج نے اپر تریشولی-3B ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کے مقام پر بھی امدادی سرگرمیوں کو ترجیح دی ہے، جہاں 100 سے زیادہ فوجی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ نیپالی فوج کے اہلکار وہاں بھی سرچ اور ریسکیو آپریشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اگرچہ امدادی ٹیموں نے سرنگ میں نمایاں پیش رفت کی ہے، تاہم ابھی تک سرکاری طور پر اس بات کی تصدیق نہیں کی گئی کہ ریسکیو اہلکاروں کا سرنگ میں پھنسے چھ مزدوروں سے براہ راست

برکس سربراہی کانفرنس اختتام پذیر، اختتامی اجلاس سے پی ایم مودی کا خطاب، ٹیکنالوجی اور اہم معدنیات کو ہتھیار نہ بنائیں

نئی دہلی: نئی دہلی میں منعقدہ برکس سربراہی کانفرنس اختتام پذیر ہو گیا۔ اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ برکس حل کا ایک ماحولیاتی نظام ہے، جس سے پوری دنیا کو امید ہے۔ گزشتہ تین دنوں میں، چوٹی کانفرنس کے باہر، پی ایم مودی نے دنیا کے مختلف ممالک کے سربراہان مملکت اور حکومت کے ساتھ 15 دو طرفہ ملاقاتیں کیں۔ اس کے علاوہ، پی ایم مودی نے کئی دیگر عالمی رہنماؤں اور بین الاقوامی تنظیموں (جیسے اقوام متحدہ، ورلڈ بینک، وغیرہ) کے سربراہوں سے بھی ملاقات کی۔ ہندوستان کی میزبانی میں منعقدہ دو روزہ برکس سربراہی اجلاس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی کشیدگی سے دنیا بھر میں عام لوگوں کی زندگیوں پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور ایسی صورت حال میں ان چیلنجوں سے نمٹنے اور انسانیت کے مفاد میں آگے بڑھنے کے لیے برکس ممالک کو تعاون اور شمولیتی ترقی کے ذریعے مضبوط بن کر ابھرنا ہوگا۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو برکس اجلاس کے دوسرے روز خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی کشیدگی عام لوگوں کی زندگیوں پر بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان چیلنجز سے نمٹنے اور خاص طور پر گلوبل ساؤتھ میں سب کی شمولیت کے ساتھ ترقی کو فروغ دینے کے لیے برکس ممالک کو متحد ہونا ہوگا۔

برکس سربراہی اجلاس سے اپنے خطاب میں وزیر اعظم نے ٹیکنالوجی اور اہم معدنیات کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے مشترکہ ترقی اور خوشحالی میں رکاوٹیں آ سکتی ہیں۔ مودی نے یہ باتیں برکس ممالک کے اعلیٰ رہنماؤں کی موجودگی میں کہیں، جن میں چین کے صدر شی جن پنگ، روس کے صدر ولادیمیر پوتن،

یونیفارم سول کوڈ 2029 تک این ڈی اے کے زیر اقتدار تمام ریاستوں میں نافذ کر دیا جائے گا: امت شاہ

ممبئی: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اعلان کیا ہے کہ سال 2029 تک تمام 21 این ڈی اے حکومت والی تمام ریاستوں میں یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) نافذ کر دیا جائے گا۔

انہوں نے اتوار کو ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ہم نے کئی ریاستوں میں یو سی سی نافذ کر دیا ہے، اور مجھے پورا یقین ہے کہ ہم سال 2029 سے پہلے این ڈی اے کے زیر اقتدار تمام 21 ریاستوں میں یو سی سی متعارف کرا دیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ اگلے لوک سبھا انتخابات 2029 میں ہونے والے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کے 25 سالہ سفر اور گذشتہ 12 برسوں کے اقتدار کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے تین طلاق کو ختم کیا اور مسلم خواتین کو مساوی حقوق دیے۔

دفعہ 370 اور 35 اے کی منسوخی کو قومی سلامتی کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک بڑا اقدام قرار دیتے ہوئے امت شاہ نے دعویٰ کیا کہ کشمیر اب پوری طرح سے بھارت کا حصہ بن چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ مانا جاتا تھا کہ دفعہ 370 اور 35 اے کی منسوخی ناممکن ہے، لیکن ہم نے خون کا ایک بھی قطرہ بہائے یا ایک بھی گولی چلائے بغیر ایسا کر کے دکھایا۔

امت شاہ نے کہا کہ حکومت نے پانچ دہائیوں پر محیط نکسل ازم کا خاتمہ کر دیا ہے اور شمال مشرقی خطے میں مختلف گروپوں کے ساتھ 14 سے زیادہ امن معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 9,000 سے زیادہ لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور آج ہم نے شمال مشرقی خطے کو ترقی کی راہ پر گامزن کر دیا ہے۔

اپنے دوست راہول گاندھی سے دوبارہ ملنے کا موقع ملا، ملائیشیا کے پی ایم انور ابراہیم کا بیان،

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی اور کانگریس ایم پی پرینکا گاندھی واڈرا نے اتوار کو دارالحکومت میں ناشتے پر ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم سے ملاقات کی۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، آج صبح مجھے اپنے اچھے دوست اور ہندوستانی پارلیمنٹ میں قائد حزب اختلاف راہول گاندھی سے دوبارہ ناشتے پر مل کر خوشی ہوئی۔ اس مختصر ملاقات کے دوران ہمیں حالیہ بین الاقوامی اور علاقائی پیش رفتوں پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع ملا۔ کانگریس پارٹی نے سوشل میڈیا پر میٹنگ کی تصاویر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ قائد حزب اختلاف راہول گاندھی، کانگریس جنرل سکریٹری محترمہ پرینکا گاندھی کے ہمراہ، نئی دہلی میں ناشتے پر ملائیشیا کے وزیر اعظم محترم داتو سری انور ابراہیم سے ملاقات کی۔

انور ابراہیم نئی دہلی میں منعقد ہونے والی دو روزہ برکس سربراہی کانفرنس میں شرکت کے لیے ہندوستان کے سرکاری دورے پر ہیں۔ اپنے دورے کے دوران انہوں نے ہفتہ کو نئی دہلی میں مشترکہ عالمی گورننس اور کثیر الجہتی نظام کو مضبوط بنانے کے موضوع پر برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم نے برکس کے رکن ممالک کے دیگر رہنماؤں کے ساتھ نئی دہلی میں شجرکاری مہم میں شرکت کی۔ انور ابراہیم نے ہفتہ کی شام وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے دیے گئے گالا ڈنر میں بھی شرکت کی۔ انور ابراہیم نے نئی دہلی میں 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم مودی، ان کے ایتھوپیا کے ہم منصب ابی احمد علی، ایرانی صدر مسعود پیزشکیان اور روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ دو طرفہ بات چیت بھی کی۔ میٹنگ کے دوران، وزیر اعظم مودی اور انور ابراہیم نے ہندوستان-ملائیشیا جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو آگے بڑھانے کے لیے اپنے مسلسل عزم کا اعادہ کیا۔

کیرلم: ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم کا کیرالا مرکز کا دورہ، سیاسی بحث کا آغاز

کوزی کوڈ (کیرالا): ملائیشیا کے وزیر اعظم انور ابراہیم ان دنوں بھارت کے دورے پر ہیں۔ وہ 18 ویں برکس سمٹ (BRICS 2026 Summit) میں شرکت کے لیے یہاں آئے تھے۔ سمٹ ختم ہونے کے بعد وہ کیرلم (کیرالا) پہنچے۔ انور ابراہیم کرنتور میں واقع مرکز گئے اور بھارت کے گرینڈ مفتی کانتھاپورم اے پی ابوبکر مصلیار کے ساتھ ملاقات کی۔

اس دورے کے دوران، انور ابراہیم مسلم لیگ کے ریاستی صدر پناکنڈ صادق علی شہاب تھنگل اور پی کے کنہالی کٹی بھی کانتھاپورم سے ملنے پہنچے، جس سے سیاسی حلقوں میں کافی بحث چھڑ گئی ہے۔

ملائیشیائی وزیر اعظم کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی وفد بھی مرکز پہنچا، جہاں ان کا گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے تعلیم میں ترقی، عالمی امن، سماجی ہم آہنگی اور ایک منصفانہ و ہمدرد معاشرے کی تعمیر جیسے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تعلیم اور علم باہمی افہام و تفہیم، پرامن بقائے باہمی اور مختلف برادریوں کے درمیان دوستی کے رشتے استوار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ملائیشیا کے وزیر اعظم نے انسانیت اور سماجی ترقی پر مرکوز اپنے خیالات شیئر کیے۔

مرکز کے حکام نے کہا کہ ملائیشیا کے وزیر اعظم کا دورہ ادارے کے لیے بہت اعزاز اور حوصلہ افزائی کی بات ہے۔ مرکز نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ اس دورے سے تعلیم اور سماجی شعبوں میں تعاون کی راہیں کھلیں گی۔ اس پروگرام میں کئی معروف شخصیات اور ادارے کے نمائندے شامل ہوئے۔ کانتھاپورم کے ساتھ انہوں نے جنوبی بھارت کی ایک مشہور زیارت گاہ، مداوورسی ایم ولی اللہ کے مزار کا بھی دورہ کیا۔ پچھلے سال، کانتھاپورم کو ملائیشیائی حکومت کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز ہجرہ ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔

ملائیشیائی وزیر اعظم کے دورے کے دوران، مرکز میں ایک اور اہم ملاقات ہوئی۔ سمستھا میں تقسیم کے بعد پہلی بار، پناکنڈ صادق علی شہاب تھنگل نے کانتھاپورم اے پی ابوبکر مصلیار سے ملاقات کی۔ ان کے ساتھ پی کے کنہالی کٹی بھی موجود تھے۔ اس سے سیاسی ماحول کافی

بک گیا امریکی صدر ٹرمپ کے بچپن کا گھر، رینوویشن کے بعد کروڑوں میں بکا تاریخی مکان

نیویارک، امریکہ: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بچپن کا گھر بک گیا ہے۔ خبر ہے کہ یہ تاریخی مکان تقریباً 1.93 ملین ڈالر (1.93 Million) میں بکا ہے۔ نیویارک شہر کا یہ گھر کبھی پھپھوندی (Fungus) سے بھرا ہوا اور آوارہ بلیوں کا اڈا بن گیا تھا، جسے رینوویشن (مرمت اور تزئین نو) کے بعد ایک ماڈرن گھر میں تبدیل کر دیا گیا۔

صدر ٹرمپ اپنے بچپن کے 4 سال اس ٹیوڈر اسٹائل کوئنز اسٹیٹ میں رہے۔ ان کے والد اور ڈیولپر فریڈ ٹرمپ نے 1940 میں یہ گھر بنایا تھا۔ خاندان کے پاس کئی سالوں سے یہ گھر نہیں ہے۔ ٹیوڈر اسٹائل میں بنا یہ مکان کافی وقت سے خالی پڑا تھا اور بے حد خستہ حال ہو گیا تھا۔ اس گھر کی حالت اتنی خراب ہو چکی تھی کہ پائپ لائن پھٹ گئی تھی اور پانی کا رساؤ ہو رہا تھا۔

اس مکان کو پچھلے سال 2025 میں ایک ڈیولپر ٹامی لن نے قریب 8,35,000 ڈالر میں خریدا تھا۔ اس مکان میں 5 بیڈروم اور 3 باتھ روم بنے ہوئے ہیں۔ ٹامی لن نے اس تاریخی مکان کی رینوویشن میں قریب 8 مہینوں میں 4.78 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔ رینوویشن کے بعد اس مکان میں شیف کچن، ہیرنگ بون ووڈ فلورنگ (Herringbone wood flooring) اور اسپا (Spa) جیسے لگژری باتھ روم بنائے گئے ہیں۔ اس کی ساری تفصیلات جمعہ کو ریئل اسٹیٹ ویب سائٹ پر جاری کی گئی ہیں۔ اس مکان کی خاص بات یہ ہے کہ اس کی کئی بار خرید و فروخت ہوئی ہے۔ ٹرمپ نے 2017 میں امریکی صدر بننے کے بعد اسی مکان کو قریب 2.14 ملین ڈالر میں خریدا تھا۔

خریدار ٹرمپ برتھ ہوم، ایل ایل سی ("LLC") نام کی ایک کمپنی تھی اور گھر کو کچھ وقت کے لیے ایئر بی این بی (Airbnb) پر کرائے پر دے دیا تھا، جس میں ٹرمپ کے قدِ آدم کارڈ بورڈ کٹ آؤٹ کی کاپی، ان کی کتاب دی آرٹ آف دی ڈیل کی کاپی اور ٹرمپ والے پیپلز میگزین کا فریم کیا ہوا کور شامل تھا۔ اسے 2019 میں پھر سے 2.9 ملین ڈالر کی قیمت پر بیچنے کے لیے لسٹ کیا گیا تھا، لیکن یہ بکا نہیں تھا۔

صدر ٹرمپ اب 80 برس کے ہیں اور ریئل اسٹیٹ کے کاروبار سے امیر بنے۔ انہوں نے مین ہٹن میں اپنے نام کا ٹرمپ ٹاور بنوایا اور دہائیوں تک وہاں رہے، اس سے پہلے کہ انہوں نے اپنی شہرت اور دولت کو سیاست میں لگا دیا۔ صدر کے طور پر، وہ اپنے گھر کی اور ہاؤسنگ (مرمت) کی نگرانی کر رہے ہیں، وائٹ ہاؤس میں ایک بڑا بال روم جوڑ رہے ہیں اور اوول آفس کو گولڈ پلیٹڈ فکسچر سے سجا رہے ہیں جو ان کی پراپرٹی اور خوبصورتی کی پہچان ہیں۔

زیادہ تعداد یا کم پکے ہوئے انڈے کھانا صحت کیلئے نقصان دہ ہوسکتا ہے، ماہر صحت

ڈاکٹر سلیم

تائیوان کے ایک ماہر صحت نے کہا ہے کہ زیادہ انڈے کھانا یا انہیں کم پکا کر کھانے سے ان کی غذائی افادیت کم ہوسکتی ہے، حتیٰ کہ فوڈ پوائزننگ کا خطرہ بھی بڑھ سکتا ہے۔ انڈے روزمرہ خوراک کا اہم حصہ ہیں لیکن روزانہ کتنے انڈے کھانے چاہئیں، یہ ایک اہم سوال ہے۔ تائیوان کے جنگ شینگ کلینک کے ڈائریکٹر چیو چینگ ہنگ نے میڈیا اداروں سے گفتگو میں کہا کہ بہت زیادہ انڈے کھانا یا انہیں غلط طریقے سے تیار کرنا ان کی غذائی افادیت کو کم کرسکتا ہے اور یہ خوراک میں زہر خورانی کے خطرے میں بھی اضافہ کرسکتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مسلسل 30 دن تک روزانہ تین انڈے کھانے سے خون میں نقصاندہ کولیسٹرول کی سطح بڑھ جاتی ہے، جس کے نتیجے میں دل اور خون کی شریانوں کی بیماریوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔

انڈے کھانے کے 8 حیرت انگیز فوائد

انہوں نے مزید کہا کہ 2020 میں شائع ہونے والے 17 سائنسی تحقیقات کے ایک جامع تجزیے نے روزانہ تین انڈے کھانے کو دل کی بیماری کے خطرے سے منسلک قرار دیا۔ روزانہ صرف ایک انڈا کھانا چاہیے اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انڈے کی زردی میں موجود کولیسٹرول دل اور خون کی نالیوں کے نظام پر اثر ڈال سکتا ہے۔ تاہم ہر شخص کے جسم میں کولیسٹرول کو جذب کرنے اور اس کا میٹابولزم کرنے کی صلاحیت مختلف ہوتی ہے، اس لیے انڈوں کی مناسب مقدار بھی ہر فرد کے لیے مختلف ہوسکتی ہے۔ چیو کا کہنا ہے کہ لوگوں کو اپنے کولیسٹرول کی سطح جاننے کے لیے خون کا ٹیسٹ کروانا چاہیے۔ زیادہ تر صحت مند بالغ افراد کے لیے ایل ڈی ایل کولیسٹرول کی سطح 130 ایم جی ڈی ایل سے کم ہونا بہتر سمجھا جاتا ہے۔ اگر یہ سطح بالائی حد کے قریب ہوتو روزانہ دو سے زیادہ انڈے نہ کھانے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر کولیسٹرول کی سطح صحت مند حد میں ہوتو روزانہ تین سے چار انڈے کھانا تشویش کی بات نہیں ہے۔ اسکے علاوہ بہت سے

لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کچے انڈے زیادہ غذائیت بخش ہوتے ہیں، یا وہ کم ابلے ہوئے انڈوں کی ریشمی ساخت اور بہتی ہوئی زردی کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاہم، سائنسی مطالعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مکمل طور پر پکے ہوئے انڈوں میں موجود پروٹین کے جذب ہونے کی شرح 90 فیصد سے زیادہ ہوتی ہے، جبکہ کچے انڈوں میں یہ شرح تقریباً 50 فیصد رہ جاتی ہے۔

انڈوں کیساتھ کونسی غذائیں نہیں کھانی چاہئیں؟

اس کے علاوہ کچے یا پوری طرح نہ پکے ہوئے انڈوں میں سالمونیلا بیکٹیریا کی آلودگی اور فوڈ پوائزننگ کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ کمزور مدافعتی نظام رکھنے والے افراد، حاملہ خواتین، چھوٹے بچے اور بزرگ افراد کو خاص طور پر انڈوں کی ایسی شکلوں سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ معدے اور آنتوں کی سوزش یا سنگین بیماریوں سے بچا جاسکے۔ جہاں تک انڈے کے رولز، اسکریمبلڈ انڈوں (بھرجی) اور فرائیڈ انڈوں کا تعلق ہے، اگرچہ یہ اعلیٰ معیار کی پروٹین فراہم کرتے ہیں، لیکن انہیں پکانے کے عمل میں عموماً مکھن، کریم یا زیادہ مقدار میں تیل استعمال کیا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں ان میں چکنائی اور کولیسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو نقصاندہ ہوسکتی ہے۔

چینی کا مکمل پرہیز صحت کیلئے نقصاندہ ہوسکتا ہے
نئی تحقیق میں انکشاف

ڈاکٹر وجیہا بیگ

ایک نئی تحقیق میں یہ حیران کن انکشاف سامنے آیا ہے کہ غذا سے چینی (شوگر) کو مکمل طور پر ختم کرنا ہمیشہ فائدہ مند نہیں ہوتا، بلکہ بعض صورتوں میں یہ میٹابولک صحت پر منفی اثرات بھی مرتب کرسکتا ہے۔ یہ تحقیق امریکی شہر شکاگو میں منعقد ہونے والی طبی کانفرنس اینڈو 2026ء میں پیش کی گئی۔ تحقیق کے دوران چوہوں کو 16 ہفتوں تک 2 مختلف غذائیں دی گئیں، ایک گروپ کو کم چکنائی والی ایسی غذا دی گئی جس میں سکروز (عام چینی) شامل تھی، جبکہ دوسرے گروپ کو اسی نوعیت کی غذا دی گئی لیکن اس میں چینی بالکل شامل نہیں تھی۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ اگرچہ دونوں گروپوں کا وزن تقریباً یکساں رہا، تاہم چینی سے مکمل پرہیز کرنے والے چوہوں میں کئی غیر متوقع صحت کے مسائل سامنے آئے۔

ویک اینڈ پر زیادہ سونا اگلے دن کی تھکاوٹ کا سبب

سائنس دانوں کے مطابق چینی سے مکمل طور پر محروم چوہوں میں خون میں شوگر کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت متاثر ہوئی، انسولین کی مزاحمت (Insulin Resistance) میں اضافہ دیکھا گیا، میٹابولک خرابیوں کی علامات ظاہر ہوئیں، آنتوں میں موجود مفید بیکٹیریا کا توازن بگڑ گیا، آنتوں کی سوزش میں اضافہ ہوا، جگر میں ایسی تبدیلیاں سامنے آئیں جو فیٹی لیور کی بیماری سے منسلک سمجھی جاتی ہیں۔ تحقیق کے سربراہ کا کہنا ہے کہ نتائج اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ صحت مند غذا میں توازن انتہائی اہم ہے اور کسی ایک جزو کو مکمل طور پر ختم کرنا ضروری نہیں کہ فائدہ مند ثابت ہو۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سکروز کا مکمل خاتمہ آنتوں میں موجود مفید جراثیم (Gut Bacteria) کو متاثر کرسکتا ہے، جبکہ یہی بیکٹیریا جسم میں میٹابولزم اور سوزش کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ماہرین نے واضح کیا کہ یہ تحقیق جانوروں پر کی گئی ہے، اس لیے ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ انسانوں میں بھی بالکل یہی نتائج سامنے آئیں گے، اس حوالے سے انسانی مطالعات کی ضرورت ہے۔ تحقیق کے مطابق مستقبل میں غذائی ہدایات صرف چینی کو مکمل ختم کرنے کے بجائے مجموعی غذائی توازن، صحت مند کاربوہائیڈریٹس کے استعمال اور آنتوں کی صحت کو مدنظر رکھ کر مرتب کی جانی چاہئیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ زیادہ چینی نقصان دہ ضرور ہے، لیکن اس کا مکمل پرہیز بھی ہر صورت میں بہترین حکمتِ عملی نہیں ہوسکتا، اعتدال اور متوازن غذا ہی بہتر صحت کی بنیاد ہے۔

خیال صرف دیکھی اور سنی ہوئی چیزوں کی نقل نہیں: سائنسدانوں کی نئی تحقیق

ڈاکٹر مریم

سائنس دانوں کی ایک نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ انسانی تخیل (Imagination) صرف ان چیزوں کی ذہنی نقل نہیں جو ہم دیکھتے یا سنتے ہیں، بلکہ جب انسان کسی منظر یا آواز کا تصور کرتا ہے تو دماغ کے وہ حصے بھی متحرک ہوجاتے ہیں جو مختلف حواس سے آنے والی معلومات کو ایک ساتھ پروسیس کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی آبشار کا تصور کرے تو اس کے ذہن میں بہتے ہوئے پانی کا منظر، اردگرد درختوں کی شبیہ اور پانی کی گرج کی آواز ایک ساتھ ابھر سکتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ کیا اس طرح کا تصور دماغ میں انہی حصوں کو سرگرم کرتا ہے۔ جو حقیقی منظر یا آواز کو دیکھنے اور سننے کے وقت متحرک ہوتے ہیں؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے امریکی شہر شکاگو میں واقع Northwestern University کے Feinberg School of Medicine کے ماہر اعصابیات Rodrigo Braga اور ان کے ساتھیوں نے ایک تحقیق کی۔ اس تحقیق میں آٹھ افراد کو ایم آر آئی اسکینر میں بٹھا کر مختلف مناظر، چہروں، آوازوں، اندرونی گفتگو اور بولنے والے افراد کا تصور کرنے کو کہا گیا۔ محققین نے جان بوجھ کر سوالات کو کھلا رکھا، مثلاً "کسی پہاڑی پر بنی ہوئی قلعہ نما عمارت کا تصور کریں" یا "ریڈیو پر بجنے والے کسی گانے کا تصور کریں"۔ اس کے بعد شرکاء سے پوچھا گیا کہ ان کے ذہنی مناظر اور آوازیں کتنی واضح اور حقیقی محسوس ہوئیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ جب لوگ مقامات اور واقعات کے بارے میں سوچتے تھے تو ان کے ذہن میں بصری وضاحت زیادہ ہوتی تھی اور دماغ کی ایک مخصوص ساخت، جسے ڈیفالٹ نیٹ ورک کہا جاتا ہے، زیادہ سرگرم ہوجاتی تھی۔ یہ حصہ جگہوں اور ماحول سے متعلق معلومات کی پراسیسنگ سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ دوسری طرف جب شرکاء زبان، گفتگو یا الفاظ کے بارے میں سوچتے تھے تو انہیں ذہنی طور پر آوازیں زیادہ واضح محسوس ہوتی تھیں اور دماغ کا وہ

حصہ فعال ہوجاتا تھا جو عام طور پر بول چال، پڑھنے اور سننے کے دوران کام کرتا ہے۔ ماہرین نے ان دونوں نظاموں کو حواس سے ماورا یا حواس مشترکہ نیٹ ورکس" (Cross-Modal Networks) "قرار دیا ہے، کیونکہ یہ صرف ایک حس تک محدود نہیں ہوتے بلکہ مختلف حسی معلومات کو یکجا کرتے ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی سامنے آیا کہ جب انسان کسی وسیع منظر یا عمومی صورتحال کا تصور کرتا ہے تو وہ ضروری نہیں کہ رنگوں، کناروں یا باریک بصری تفصیلات کا بھی اتنا ہی واضح تصور کرے۔ اسی لیے تخیل کے دوران دماغ کے وہ ابتدائی بصری حصے ہمیشہ متحرک نہیں ہوتے جو حقیقی منظر کی باریک تفصیلات کو شناخت کرتے ہیں۔ ماہر نفسیات Alfredo Spagna کے مطابق یہ تحقیق وضاحت" (Vividness) "جیسے پیچیدہ تصور کو سمجھنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انسان کا فطری تصور عام طور پر کسی تصویر کی عین نقل نہیں ہوتا بلکہ کسی قلعے، جنگل یا منظر کے عمومی خاکے کی صورت میں ذہن میں ابھرتا ہے۔ اسی طرح Stephen Kosslyn کا کہنا ہے کہ چونکہ تحقیق میں شرکاء سے انتہائی باریک بصری یا سمعی تفصیلات کا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے نتائج توقع کے مطابق ہیں۔ تاہم مستقبل میں مزید تحقیق مختلف ذہنی اجزاء کے کردار کو الگ الگ سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔ محققین کے مطابق یہ نتائج اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ انسانی تخیل ایک پیچیدہ ذہنی عمل ہے جو صرف یادداشت کا عکس نہیں بلکہ دماغ کے مختلف حسی اور ادراکی نظاموں کے باہمی تعاون سے تشکیل پاتا ہے۔

مصنوعی مٹھاس سے متعلق سائنسدانوں کا تشویشناک انکشاف!

مصنوعی مٹھاس (آرٹیفیشل سویٹنرز) کو طویل عرصے سے چینی کا صحت مند متبادل قرار دیا جاتا رہا ہے، تاہم ایک نئی تحقیق نے اس تصور پر سوالات اٹھادیے ہیں۔ تحقیق کے مطابق عام استعمال ہونے والے کئی مصنوعی سویٹنرز خون میں شوگر کو کنٹرول کرنے کے بجائے اس کے توازن کو متاثر کرسکتے ہیں

بہتر صحت کیلئے ماہرِ معدہ کے تجویز کردہ 6 مؤثر سپلیمنٹس کون سے ہیں؟

ڈاکٹر مسرور وانی
ہیلتھ زون سکن کلینک، سرینگر

بعض سپلیمنٹس سائنسی تحقیق میں صحت کے لیے مؤثر ثابت ہوئے ہیں تاہم انہیں صرف ضرورت اور طبی مشورے کے تحت استعمال کرنا چاہیے، طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ سپلیمنٹس متوازن غذا کا متبادل نہیں بلکہ غذائی کمی پوری کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ طبی ماہرین کی جانب سے 6 ایسے سپلیمنٹس تجویز کیے گئے ہیں جو درست استعمال کی صورت میں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

میگنیشیئم

دنیا بھر میں تقریباً 2.4 ارب افراد میں میگنیشیئم کی کمی پائی جاتی ہے، یہ بہتر نیند، قبض، سر کے درد اور بلڈ پریشر کو بہتر رکھنے میں مدد دیتا ہے، میگنیشیئم گلائسینیٹ اور سائٹریٹ کو آکسائیڈ کے مقابلے میں بہتر جذب ہونے والی اقسام قرار دیا گیا ہے۔

وٹامن بی 12

یہ خاص طور پر سبزی خور افراد، معمر افراد اور میٹفارمن یا معدے کی تیزابیت کم کرنے والی ادویات طویل عرصے تک استعمال کرنے والوں کے لیے اہم ہے، تحقیق کے مطابق میٹفارمن استعمال کرنے والے تقریباً ایک تہائی افراد میں وٹامن بی 12 کی کمی ہوسکتی ہے، اس لیے باقاعدہ جانچ ضروری ہے۔

وٹامن ڈی

یہ ہڈیوں، پٹھوں اور مدافعتی نظام کی صحت کے لیے اہم ہے، دنیا بھر میں تقریباً 1 ارب افراد اس کی کمی کا شکار ہیں۔

اومیگا3

اگر خوراک میں چکنائی والی مچھلی شامل نہیں تو اس سپلیمنٹ کو لینا مفید ہوسکتا ہے، تحقیق کے مطابق یہ بعض افراد میں خون میں چکنائی کی ایک خاص قسم کو 22 سے 30 فیصد تک کم کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔

کریئیٹین مونوہائیڈریٹ

یہ ایتھلیٹس کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند سپلیمنٹس میں شمار کیا جاتا ہے، ورزش کے ساتھ استعمال کرنے پر 50 سال سے کم عمر افراد میں کریئیٹین مونوہائیڈریٹ نچلے جسم کی طاقت بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔

اسپغول کا چھلکا

سیلیئم ہسک روزانہ تقریباً 10 گرام استعمال کرنے سے مضر کولیسٹرول میں تقریباً 7 فیصد کمی، قبض سے نجات اور آنتوں کی صحت بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔ ماہرین صحت نے زور دیا ہے کہ سپلیمنٹس کو کبھی بھی متوازن غذا، باقاعدہ ورزش کرنے کے فوائد اور صحت مند طرز زندگی کا متبادل نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ انہیں صرف حقیقی غذائی کمی پوری کرنے کے لیے ماہر ڈاکٹر کے مشورے سے استعمال کرنا چاہیے۔

کچا یا پکا ہوا، بلڈ شوگر کنٹرول کیلئے کونسا لہسن کھانا مفید ہے؟

ڈاکٹر شمس الحق

لہسن میں موجود قدرتی مرکب ایلیسن جسم میں انسولین کی کارکردگی بہتر بنانے اور بلڈ شوگر لیولز کو متوازن رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ غذائی ماہرین کے مطابق لہسن کو پیسنے یا باریک کاٹنے کے بعد 5 سے 10 منٹ تک چھوڑ دینے سے اس میں فائدہ مند مرکب "ایلیسن انزائم" (allicin enzyme) پیدا ہوجاتا ہے جبکہ زیادہ دیر تک تیز آنچ پر پکانے سے اس کی افادیت کم ہوجاتی ہے۔ غذائی ماہرین کے مطابق لہسن کو چٹنی، دہی، دال، سبزی، سلاد یا سوپ میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کچا (پسا یا دردرا کٹا ہوا) یا ہلکا پکا ہوا لہسن زیادہ مفید سمجھا جاتا ہے تاہم اگر اسے پکانا ہو تو پہلے پیس کر کچھ دیر کے لیے رکھنا بہتر ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق زیادہ تر صحت مند افراد کے لیے روزانہ 1 سے 2 جوے لہسن کافی ہوتے ہیں، ضرورت سے زیادہ استعمال معدے کی خرابی، تیزابیت، گیس، اپھارے اور منہ کی بدبو کا سبب بن سکتا ہے۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ خون پتلا کرنے والی دوائیں استعمال کرنے والے افراد یا جن کی سرجری ہونے والی ہو، وہ لہسن کے استعمال یا اس کی مقدار بڑھانے سے پہلے ڈاکٹر سے مشورہ لازمی کریں۔

ناردرن ریلوے

ای۔ ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نوٹس نمبر: 433-Sig-T-47-26-27 | بند ہونے کی تاریخ/وقت: کو 07.10.2026 کو 15.00 بجے
تاریخ: 14.09.2026

سینئر ڈویژنل سگنل اور ٹیلی کام انجینئر، شمالی ریلوے، فیروز پور صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ٹینڈر نمبر T-433-Sig-47-26-27 ای ٹینڈرنگ کے ذریعہ سے تاریخ 07.10.2026 کو 15:00 بجے تک httpa:// www.ireps.gov.in ویب سائٹ پر ٹینڈرس طلب کی جاتی ہے۔ ٹینڈر دہندہ اپنی اصل/ترمیم شدہ مقرر کئے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروائیں۔ اس ٹینڈر کے تحت مینوول ٹینڈر ممنوع ہے اور اگر کوئی مینوول ٹینڈر حاصل ہوگی تو وہ منظور نہیں ہوگی۔ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر دستاویز کی قیمت اور بیعانہ رقم جو کہ اس ٹینڈر کیلئے منظور ہے وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعہ منظور کی جائے گی اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرس چیک، جمع رسیدیں ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ جمع کروائی گئی رقم منظور نہیں ہوگی۔
این-آئی-ٹی

کام کا نام	(i) فیروز پور ڈویژن میں موجودہ ڈیٹا لاگرس کی صلاحیت کو بدلنا/اپگریٹ اور ڈیٹا لاگر نیٹ ورکنگ مینجمنٹ روم کا انتظام کرنا۔ (ii) فیروز پور ڈویژن میں انٹرلاک لیول کراسنگ گیٹس پر IPS,ELD اور GPS پر مبنی RTU کا انتظام۔ (iii) فیروز پور ڈویژن میں S&T گیئر کے احاطہ میں سدھار اور سیکورٹی بڑھانے کا کام۔		
ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ ووقت	(i) 07.10.2026, 15:00 (ii) 06.10.2026, 15:00 (iii) 07.10.2026 15:00	ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	14.09.2026 12:32
تخمینہ قیمت (روپئے)	(i) 2,95,45,987.32 (ii) 6,16,63,359.73 (iii) 6,17,40,305.86	بڈنگ شروعات کی تاریخ (آئی آر ای پی ایس)	(i) 23.09.2026 (ii) 22.09.2026 (iii) 23.09.2026
بیعانہ رقم (روپئے)	(i) 5,90,900.00 (ii) 12,33,300.00 (iii) 12,34,800.00	کام پورا کرنے کی مدت	(i) 9 مہینے (ii) 12 مہینے (iii) 12 مہینے

نوٹ: ٹینڈر دہندہ مسلسل طور سے ویب سائٹ کے رابطہ میں رہ کر ٹینڈر ترامیم، تصحیح نامہ وغیرہ کے بارے میں خود کو اپ ڈیٹ رکھیں۔

3167/2026 گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

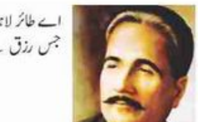

روزنامہ
روزنامہ صورت حال

مادہ اور روح

دنیا میں پیدا ہونے والا ہر جاندار بشمول انسان ہمارے عقیدے کے مطابق مادہ اور روح کا مرکب ہے اور روح اللہ کا امر ہے۔ آج کل دنیا میں مادی ترقی کا غلغلہ مچا ہوا ہے اور نسل انسانی سائنسی اور مادی ترقی کے اعتبار سے شاید اپنی تاریخ کے سب سے زریں دور سے گزر رہی ہے۔

انسانوں نے مادے پر محنت کی تو اسے آسمانوں میں اڑا دیا بلکہ خلاؤں میں پہنچا دیا۔ سمندروں کی تہیں انسانی مادی رسائی سے نہ بچ سکیں اور آبدوزوں کی شکل میں وہاں تک بھی باآسانی رسائی مل گئی۔ بلاشبہ مادے پر محنت کرنے سے بہت کچھ ملا۔ یہ سب کرشمات سائنس اور ٹیکنالوجی نامی جن نے دکھائے ہیں۔ چند صدیوں قبل تک یہ جن مشرق کے اور مسلمانوں کے قبضے میں تھا اور اس وقت مشرقی اور اسلامی تہذیب کا شمار دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ تہذیب میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن زمانے کے تغیرات، حالات و واقعات سے یہ جن مشرقی قبضے سے نکل گیا اور مغرب کے سائنسی عاملوں نے کئی سو سال کی ریاضت اور چلہ کشی کے بعد اسے قابو کر لیا اور آج کل یہ مغربی تہذیب کو بام عروج عطا کیے ہوئے ہے اور وہ زمین و آسمانوں میں دھوم مچا رہے ہیں اور دنیا کو اپنی تہذیب کی چمک سے مسحور کر کے رکھا ہوا ہے۔

لیکن کیا بات اتنی ہی سادہ ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس جن کو قابو کر کے انسانیت کو صرف فوائد اور سہولیات ہی ملی ہیں یا تصویر کا ایک رخ اور بھی ہے؟ مانا کہ ٹیکنالوجی اور سائنس نے ہمیں بے شمار فوائد، سہولیات اور آسانیاں دی ہیں۔ برقی رو، فون، انٹرنیٹ، علاج معالجے کے شعبے میں حیرت انگیز ترقی، رسل و رسائل کے ذرائع اور سفری سہولیات میں زبردست آسانیاں، رابطہ کاری کے بہت سے وسائل اور اس دور جدید میں ایجاد شدہ دیگر بہت سی اشیاء وغیرہ۔ یہ سب اب آپ کی عام رسائی اور فنگر ٹپ پر ہیں۔ لیکن اس ٹیکنالوجی کے جن نے جہاں بہت کچھ دیا ہے وہیں بہت کچھ چھین بھی لیا ہے اور سود و زیاں کا حساب رکھنے والے بہت سے اہل نظر یہ بھی کہتے پائے گئے یہ لینا اس دینے سے بہت زیادہ ہے۔

میں علامہ کے شعر میں مشینوں اور ٹیکنالوجی پر کی گئی تنقید ’ ہے دل کے لیے موت مشینوں کی حکومت، احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات‘ جیسی باتوں کو دلیل بالکل نہیں بناتا۔ حالانکہ اس ٹیکنالوجی سے بھری مشینی دنیا کی مشینوں نے انسانوں سے ان کے بہت سے فطری خواص کس بے رحمی سے آہستہ آہستہ چھین لیے ہیں اور مادہ پرست تہذیب نے اپنی تہذیبی ترقی اور چکاچوند کا فائدہ اٹھا کر انسانی اور دینی اخلاقیات پر اپنے مادر پدر آزاد نظریات اور اعمال کی ترویج کرتے ہوئے کیسی ضرب لگانے کی کوشش کی ہے اور کیسے انسانوں کو رفتہ رفتہ مشینوں میں ڈھالتی جا رہی ہے کہ بس کسی بھی اخلاقیات کی پرواہ کیے بغیر لذات اور آسائشات کے حصول کے لیے ہر طریقہ اور ترکیب حلال و حرام کی پرواہ کیے بغیر استعمال کر گزرو، کیونکہ یہ حلال و حرام کا تصور تو ان کی آزاد تہذیب میں ہے ہی نہیں یا پھر بہت محدود اور ناقص ہے۔ میں تو کچھ ٹھوس حقائق پر بات کروں گا اور ان میں سب سے پہلے اور سب سے اہم ہے گلوبل وارمنگ۔

ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے بنائے گئے نظاموں نے عالمی موسم بگاڑ دیا ہے۔ اوزون کی تہہ جو ہمیں سورج کی ہلاکت خیز شعاعوں سے تحفظ دینے کا سب سے بڑا قدرتی ذریعہ اور غلاف تھا، وہ دیگر صنعتوں کے ساتھ ساتھ فریج اور ایئر کنڈیشنر میں استعمال ہونے والی گیسز کے بے تحاشا اضافے کی وجہ سے کئی جگہ سے پھٹ چکا ہے۔ لکڑی کے حصول کے لیے جنگلات کے بے تحاشا کٹاؤ کی وجہ سے دنیا یعنی کرۂ ارض کے پھیپھڑے خراب ہو رہے ہیں اور فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور آکسیجن کا قدرتی تناسب بگڑ چکا ہے۔ جس سے گرین ہاؤس افیکٹ جھوم جھوم کر رقص کر رہا اور لمبی لمبی چھلانگیں لگا رہا ہے۔ اسی کی وجہ سے عالمی درجہ حرارت تبدیل ہو رہا ہے اور قطبین بھی اب ہزاروں سال سے منجمد حالت میں رہنے سے تنگ آ گئے ہیں اور پگھلنے کے موڈ میں ہیں۔ جس سے زبردست طوفانوں اور بدترین موسمیاتی تغیرات کا خطرہ آنکھیں دکھا رہا ہے۔ پھر آتی ہے ایٹمی یا نیوکلیئر پاور، جس نے دنیا بھر کو گویا بارود کے ڈھیر پر بٹھا دیا ہے اور ابھی جیسے کشمیر کے معاملے پر کچھ عرصے پہلے تک ہند و پاک کی نیوکلیئر ریاستیں آمنے سامنے بظاہر گنڈاسہ تھامے کھڑی ایک دوسرے کو للکار رہی تھیں اور ایسے ہی دنیا میں کئی جنگی فلیش پوائنٹس اور بھی موجود ہیں۔ اگر خدانخواستہ خاکم بدہن کوئی ایسی ویسی بات ہو گئی، یعنی جنگ کے شعلے کہیں بھی بھڑک اٹھے تو پھر اس کے اثرات صرف کسی ایک جگہ تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ سارا کرۂ ارض بدترین طور پر متاثر ہوگا۔ اسی خدشے پر چند دن پہلے ہی بی بی سی نے اس پر پوری تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے جو اس شعبے کے ماہرین کی تیار کردہ ہے۔

اور بھی بہت سی باتیں اور خطرات و خدشات ہیں جو سائنس اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے یا اگر ہمدردانہ انداز میں کہا جائے تو ملٹی نیشنل کمپنیوں کے اس گلوبل ویلج میں ان کمپنیوں اور سرمایہ دار بڑے ممالک کے بے تحاشا منافع کے لیے کیے جانے والے سرمایہ دارانہ اقدامات کے لیے ٹیکنالوجی کے غلط استعمال کی وجہ نہ صرف پیدا ہو چکے ہیں بلکہ جوان ہو کر آنکھیں دکھا رہے اور جائیداد میں سے حصہ بھی مانگ رہے ہیں۔

آخر میں چلتے چلتے موجودہ سائنسی دنیا کے امام جناب آئن اسٹائن کی ایک بات شیئر کرتا چلوں کہ کسی نے ان سے پوچھا تھا جناب آپ دنیا کے ذہین ترین انسان اور بڑا دماغ کہلاتے ہیں اور بجا طور پر کہلاتے ہیں، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تیسری عالمی جنگ میں کون سے ہتھیار استعمال کیے جائیں گے؟ وہ ستم ظریف سوال سن کر کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر بولا کہ یہ تو میں یقین سے نہیں بتا سکتا لیکن یہ یقین سے بتا سکتا ہوں کہ چوتھی عالمی جنگ میں کون سے ہتھیار استعمال ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ کون سے؟ آئن اسٹائن بولا ’پتھر اور ڈنڈے‘۔ تو یہ تو تھی مادے اور اس کی خدشات سے بھری ترقی کی روداد، اور اب آتے ہیں روح پر کہ ہر جاندار مادے اور روح کا ہی مرکب ہے۔ اب جس طرح مادے پر محنت نے حیرانگیز نتائج دیے ہیں، اسی طرح روح پر محنت اس سے ہزاروں گنا زیادہ عجائب و غرائب پر مبنی مفید نتائج دیتی رہی ہے اور ہزاروں لاکھوں مثالیں ہیں ہر مذہب کے ان حضرات کی جنہوں نے روحانی بالیدگی حاصل کرنے کی محنت کی اور معجزے برپا کر کے دکھا دیے۔

دین اسلام کا مرتب کردہ نظام حیات روح پر محنت کر کے فوائد حاصل کرنے کا سب سے بہتر نظام ہے، کیونکہ یہ اس کا مرتب کردہ نصاب اور طریقہ ہے جو روح، مادہ اور تمام عالمین اور مخلوقات کا خالق ہے اور اس نے انسانوں کی بھلائی اور فائدے کے لیے دین اسلام کی شکل میں بہترین طرز حیات برائے عمل تعلیم کیا ہے۔

اب ایک مثال پر بات ختم کرتا ہوں کہ روح کی گوناگوں اور بے شمار طاقتوں میں سے صرف ایک طاقت خیال یا سوچ کی ہے اور کوئی بھی فرد چاہے وہ روح کو نہ بھی مانتا ہو، خیال کی رسائی، رفتار اور پہنچ سے کیسے انکار کر سکتا ہے کہ خیال اور سوچ آناً فاناً کائنات بلکہ ورائے کائنات تک لے جا سکتی ہے اور انسانی سوچ کہاں کہاں تک چلی جاتی ہے، اسی مضمون کو مرزا غالب نے بھی یوں باندھا ہے کہ

ہے کہاں تمنا کا دوسرا قدم یارب
ہم نے دشت امکاں کو ایک نقش پا پایا

بے پناہ ہوتے یہ مزدور بھی انسان ہیں

ڈاکٹر سید احمد قادری

کسی تدبر اور تدبیر کے بغیر سوچے سمجھے، کسی مشورہ، پلان و تیاری کئے ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے اچانک ملک کے اندر لمبے لاک ڈاؤن کے اعلان نے ملک کے کمزور، بدحال، بے بس اور مجبور مزدور طبقہ کی جو المناک اور افسوسناک منظر نامے سامنے آ رہے ہیں، وہ خون کے آنسو رلانے والے ہیں۔ لاک ڈاؤن میں یوں تو پورا ملک پریشان حال ہے، لیکن کروڑوں مزدوروں، جو روز کماتے ہیں اور کھاتے ہیں، ان کے سامنے یہ لاک ڈاؤن پہاڑ بن کر ٹوٹ پڑا اور حکومت کی جانب سے ایسے مزدوروں کے لئے کسی بھی طرح کا اعلان، پلان یا ہمدردی کے دو بول سننے کو نہیں ملے نہ ہی اور ان کی روزی روٹی کے مسئلہ کے حل کی کوئی عملی کوشش نظر آئی۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں ان کے صبر و تحمل کا باندھ ٹوٹنا عین فطری تھا اور ایسے بے پناہ لاکھوں مزدور سڑکوں پر نکل آئے کہ شائد اچانک ان کی روزی، روٹی چھن جانے کے حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت کے دل میں رحم آئے اور وہ انھیں زندہ رہنے کا آخری سہارا، ان کے گاؤں، گھروں تک پہنچانے کا انتظام کر دے۔ لیکن حکومت کے کارندوں نے ان سے ہمدردی اور محبت سے پیش آنے کی بجائے انھیں بڑی بے رحمی اور بربریت سے پٹائی کی اور انھیں اپنے اپنے ٹھکانوں میں واپس جانے کے لئے کہا گیا۔ لیکن ان کا ٹھکانہ اور آشیانہ تو اجڑ چکا تھا۔ اب یہ مزدور جائیں تو جائیں کہاں؟ نوکری ختم، دوکانداروں نے سودا دینا بند کر دیا اور مکان مالکوں کا کرایہ ادا نہیں کئے جانے پر مکان خالی کئے جانے کی مسلسل دھمکی۔ ایسے حالات میں ان کے سامنے آگے کنواں، پیچھے کھائی تھی، اس کے بعد جو منظر نامہ ہمارے سامنے ہے، انھیں دیکھ کر انسانیت چیخ اٹھی اور بے حس حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ کورونا وائرس کی وبا نے دنیا کے بہت سارے ممالک کو اپنی گرفت میں لیا ہے۔ لیکن جو غیر انسانی حالات بھارت میں دیکھنے کو مل رہے ہیں، یہ سب دیکھ کر دنیا بھر کے لوگ حیرت زدہ ہیں کہ دنیا میں ایسا بھی کوئی ملک ہے، جہاں سو دو سو نہیں، لاکھوں کی تعداد میں ہر جانب سے مایوس اور نامراد ہو کر مزدور تنگ آمد بجنگ آمد پر عمل کرتے ہوئے دو چار کیلومیٹر نہیں، بلکہ ہزاروں کیلومیٹر کے اندھے سفر پر پیدل ہی اپنے بال بچوں کو لے کر نکلنے پر مجبور ہوئے۔ جگہ جگہ پولیس والوں نے راستہ روکنے کی کوشش کی، لاٹھیوں، ڈنڈوں سے بے رحمی سے پٹائی بھی کی۔ کئی مزدوروں نے پٹائی کی تاب نہ لا کر دم بھی توڑ دیا۔ پھر بھی ان کے بڑھتے قدم نہیں رکے۔ ان کے پیروں میں چھالے پڑتے رہے، چھالے پھٹتے رہے، زخموں سے خون رستے رہے۔ بھوک پیاس کی شدت سے بیوی، بچوں کو تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھتے رہے۔ کسی مزدور کو اپنے بچے کی بھوک و پیاس کی شدت نہیں دیکھی گئی تو وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہوا۔ حاملہ عورتیں راستے میں ہی بچے کو جنم دیتی رہیں۔ کوئی مزدور عورت صرف سترہ دنوں کے نومولود بچہ کو لے کر پیدل ہی چلنے کو مجبور نظر آئی۔ کسی ماں کی گود میں بچہ بھوک، پیاس سے مر گیا تو دور تک ماں اس بچے کی لاش کو اپنی گود میں لئے آگے بڑھتی رہی کہ شائد راستے میں اس بچے کی سانس لوٹ آئے اور اس کے جگر کا ٹکڑا ایک بار پھر اس کی سونی ہوتی گود کو آباد کر دے۔ لیکن ایسا نہیں ہونا تو پھر اس بچے کی لاش کو راستے میں کسی بہتی ندی میں پھینکنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ ایسا بھی ہوا کہ کسی ٹریکٹر پر اندھے سفر کے مسافروں میں بھوک، پیاس کی شدت سے کسی معصوم چھوٹے بچے کی ماں ہلاک ہو گئی اور اس کی لاش ٹریکٹر پر سے کسی ندی میں پھینکی جانے لگی تو بچہ، اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر ایسا کرنے سے لوگوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس اندھے سفر پر کوئی اپنی بیل گاڑی پر اپنا سامان رکھ کر اور اپنے اہل خاندان کو بٹھا کر نکل پڑا۔ لیکن بیل گاڑی کی رفتار بھی تو انسانی رفتار سے زیادہ تیز نہیں ہوتی ہے، اس سست رفتار سفر میں پیٹ کی آگ بجھانے کا سامان، جو گھر سے چلتے وقت رکھا تھا، وہ ختم ہو گئے اور بھوک، پیاس سے زندگی کی گاڑی کی سانسیں ٹوٹتی محسوس ہونے لگیں تو زندگی کی سانسوں کو بچانے کا ان کے سامنے کوئی راستہ نہیں تھا کہ وہ اپنے ایک بیل کو فروخت کر دیں اور یہی کیا گیا، پندرہ ہزار کے ایک بیل کو پانچ ہزار میں بیچ کر کسی طرح زندگی کی ڈوبتی سانسوں کو بحال کیا گیا۔ لیکن اس کے بعد بھی آگے کا سفر کا نہیں اور انسانیت کو شرمسار کرنے والا یہ منظر بھی سامنے آیا کہ ایک بیل کے بک جانے کے بعد اس کی جگہ مزدور خود بیل بن کر بیل گاڑی کو کھینچنے لگا۔ لوگوں نے اس غیر انسانی منظر کو دیکھا، یہ خبر ٹی وی اور اخبارات کی سرخیاں بنیں، لیکن حکومت کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ حکومت کی نظروں نے یہ بھی دیکھا کہ ایک پاؤں سے معذور ایک مزدور ایک پرانی سائیکل پر اپنی بیوی اور اپنے دو بچے کو کسی طرح بٹھا کر سینکڑوں میل دور اپنے گاؤں کے لئے، سائیکل کے ایک ہی پیڈل پر اپنے ایک پاؤں سے چلاتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ آسمان سے آگ برستے دن بھر کے سفر کے بعد یہ بے پناہ مزدور تھک کر رات گئے کسی پیڑ کے نیچے، سڑک کنارے یا پھر ریل کی پٹریوں پر تکان مٹانے، بھوکے پیاسے سو جاتے اور اسی سوئی ہوئی حالت میں ان مزدوروں کے جسموں کو روندتی ہوئی کوئی مال گاڑی، کبھی کوئی ٹرک اور کبھی کوئی کار ان کے جسموں کے پرخچے اڑاتی ہوئی گزر جاتی۔ ان مرنے والوں میں سے ان کا کوئی زخموں سے چور زندہ بچ جاتا تو ایسے لوگوں کا بھی کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ شعلے برساتی دھوپ سے سڑک کے کولتار پگھل رہے ہیں اور اسی پگھلتی کولتار کی سڑک پر چار سال کے چھوٹو کے پاؤں پگھلتے کولتار سے چپک رہے ہیں۔ پھر بھی وہ اپنی ماں کی انگلی پکڑے پکڑے گھسٹتا ہوا جلتھری بارڈر کی سڑک پر چلنے پر مجبور ہے۔ پندرہ برس کی جیوتی اپنے بیمار باپ کو سائیکل پر بٹھا کر بارہ سو کیلومیٹر کے درد اور اذیت سے بھرے سفر کو طے کر گروگرام سے بہار کے دربھنگہ پہنچنے پر خوب واہ واہی ہو رہی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ واقعہ بھی حکومت کی بے حسی کی ایک مثال ہے۔ ایسے نہ جانے کتنے المناک اور انسانیت کو شرمسار کر دینے والے منظر نامے روز ہماری نظروں سے گزر رہے ہیں۔ پیدل چلنے والے مزدوروں کی بے کسی پر جب سوال اٹھنے لگے، تب ریلوے محکمہ نے بڑا ”احسان“ ان مزدوروں پر کرتے ہوئے ان بے بس اور لاچار مزدوروں سے کرایہ وصول کر ان کی منزل تک پہنچانے کے لئے خصوصی ریلوں کو چلایا گیا۔ اس سرکاری ریلوے سفر میں بھی انھیں اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ 72 سے زائد ریل گاڑیاں راستہ ہی بھول گئی، جانا تھا کہیں اور پہنچ گئی کہیں۔ جس کے باعث چند دن کا سفر چار پانچ دنوں میں طے ہوا اور اس پورے سفر کے دوران ان مزدوروں کو بھوکے پیاسے چھوڑ دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں کئی مزدوروں نے ٹرینوں ہی میں بھوک و پیاس کی شدت کی تاب نہ لاتے ہوئے تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیا۔ ریلوے عملہ کا یہ حال رہا کہ اس طرح مرنے والوں مزدوروں کی لاشوں کو بھی ٹرین میں ہی چھوڑ دیا گیا یا کسی جگہ اتارا بھی گیا تو اس کی لاش (کانپور جیسے بڑے پلیٹ فارم پر) پوسٹ مارٹم کے نام لواحقین کے سپرد کیا اور نہ ہی پوسٹ مارٹم کے لئے لے جایا گیا اور لاش پلیٹ فارم پر کئی دنوں تک سڑتی رہی۔ مظفر پور اسٹیشن پر کا بھی ایک منظر رلا دینے والا ہے۔ پلیٹ فارم پر ایک عورت کی ٹرین سے اتاری گئی لاش پڑی ہے اور اس عورت کا ڈھائی تین سال کا بچہ بار بار اپنی ماں کو اٹھانے کی کوشش کرتا نظر آ رہا ہے۔ منور رانا کا ایک شعر ہے

تم اس کی لاش کو دیکھو نہ یوں حقارت سے ☆ یہ شخص پہلے امیروں کے گھر بناتا تھا

ایسے دل دہلا دینے والے مناظر کو سوشل میڈیا پر دیکھنے والوں کے آنسو بہہ رہے ہیں، لیکن واہ رے غریبوں کی مسیحائی کا دعویٰ کرنے والی ہماری حکومت اور حکمراں۔ ایسی بے شرمی اور بے حیائی کہ بے بس اور بے پناہ ہونے والے ان مزدوروں کی مدد کرنا تو دور حاکم وقت کی ناراضگی کے خوف سے ہمدردی کے دو بول بولنے سے بھی گریز کر رہے ہیں۔ انتہا تو یہ ہے کہ ان مزدوروں سے ہمدردی دکھانے کی بجائے حاکم وقت کو خوش کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے کہ یہ ہجرت کرنے والے مزدور نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ گرمی کی چھٹیاں منانے گھر جانے والے لوگ ہیں۔ مرکزی حکومت نے بڑی بے شرمی سے سپریم کورٹ میں بھی جھوٹ بولا کہ سڑکوں پر کوئی مزدور نہیں ہے۔ مرکزی حکومت اور مختلف ریاستوں کی حکومت میں لیبر وزارت بھی موجود ہے۔ ریاستوں کے لیبر منسٹر کو تو چھوڑئے، مرکزی حکومت کے لیبر منسٹر اپنے ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں بیٹھ کر ٹی وی پر ان مزدوروں کی بے پناہی اور اذیت کو دیکھ رہے ہیں، لیکن کچھ کرنا تو دور، ان کے لئے لب کشائی کی بھی ہمت نہیں کر پا رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے پیدل چلتے مزدوروں کے رستے زخموں پر محبت اور ہمدردی کے مرہم لگانے کی کوشش کی تو حکومت وقت کو یہ بھی ناگوار گزرا اور اسے ڈرامہ قرار دیا گیا۔ پرینکا گاندھی نے زخموں سے چور مزدوروں کو ان کی منزل تک پہنچانے کے لئے ہزاروں بسوں کا انتظام کیا تو اس میں بھی سیاست نظر آئی اور کئی نقص نکال کر، پیدل چلتے چلتے پاؤں میں پڑے چھالوں اور زخموں سے لہولہان ان مزدوروں کو، ان کی عورتوں اور بچوں کو ان بسوں پر سوار نہیں ہونے دیا، اور ان بسوں کو واپس کر دیا گیا۔ نہ خود مدد کریں گے اور نہ مدد کرنے دیں گے کی پالیسی بھی عجیب ہے۔ اس پالیسی کے پس پشت مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کی نظروں کے سامنے سب کچھ ہو رہا ہے، لیکن وہ اندھے سفر پر ہزاروں میل کا راستہ طے کرتے محنت کشوں سے ہمدردی کے دو بول بھی نہیں ادا کر رہی ہے اور نہ ہی مدد کے لئے آگے بڑھ رہی ہے۔ اس لئے کہ ایسا کرنے سے حاکم وقت کی اچانک لاک ڈاؤن نافذ کئے جانے والے کے ناعاقبت اندیشانہ فیصلہ اور تالی، تھالی پیٹنے نیز موم بتی جلانے والے احمقانہ مشوروں کے ساتھ کورونا وائرس کو ختم کرنے کی ناکامیوں کی پول کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کی جانب سے لاک ڈاؤن سے پریشان حال لوگوں سے حکومت کی جانب سے کسی ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور نہ ہی ان کی پریشانیوں کے ازالہ کی کوئی کوشش نظر آئی۔ انتہا تو یہ ہوئی کہ سکھوں اور مسلموں نے جگہ جگہ سینکڑوں میل کے سفر پر نکل پڑے مزدوروں اور بے کسوں کی بھوک پیاس کی شدت کو مٹانے کے لئے جگہ جگہ کھانے، پانی کا نظم کیا تو یہ بھی برسر اقتدار پارٹی کو ناگوار خاطر ہوا اور خاص طور مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہوئے انھیں ایسا کرنے سے روکا گیا۔ اتر پردیش میں تو ایسے کئی لوگوں کو جیل میں بھی ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود بہت سارے مسلم نوجوانوں نے ہمت، جرأت اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے، پولیس اور بی جے پی کے اراکین کے ڈنڈوں کی پرواہ کئے بغیر حتی الامکان بھوک اور پیاس سے تڑپتے مزدوروں کی مدد کرنے میں پیش پیش نظر آ رہے ہیں۔ مزدوروں کے روزگار اور روٹی چھن جانے کے ایسے حالات میں ان کی مجبوریوں پر ایک ضرب کاری، حکومت نے لگاتے ہوئے ان محنت کشوں کے کام کے اوقات کو آٹھ گھنٹہ کے بجائے اب بارہ گھنٹہ کر دیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ مزدور اپنے کسی بھی حق اور استحصال کے خلاف احتجاج نہیں کریں، اس کے لئے لیبر قانون میں ترمیم کرتے ہوئے ان کے ٹریڈ یونین پر پابندی عائد کر دی ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ حکومت مزدوروں کو انسان سمجھنے کو تیار نہیں۔ وہ یہ ماننے کو تیار نہیں کہ یہ مزدور بھی انسان ہیں، ان کے سینے میں بھی دل دھڑکتا ہے، ان کے بھی احساسات و جذبات ہوتے ہیں۔ ان کے بھی بیوی، بچے اور ماں باپ ہوتے ہیں۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ جس مئی ماہ کی پہلی تاریخ کو عالمی سطح پر یوم مزدور منایا جاتا ہے، اسی مئی ماہ کے پورے مہینہ میں ان کے ساتھ حکومت کی جانب سے کسی طرح کی ہمدردی اور انسانی تقاضوں کا عملی مظاہرہ دیکھنے کو نہیں ملا۔ مجھے یقین ہے کہ مزدوروں کے ساتھ ہونے والے ظلم، ناانصافی اور استحصال کے یہ سانحات تاریخ کے سیاہ باب کا حصہ رہے گا۔

٧٧٧٧٧

اوسلو معاہدے کو سیاسی طلاق؟

منصور جعفر

ہمیں باور کرایا جا رہا ہے کہ اس مرتبہ کچھ مختلف ہوگا۔ فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ محمود عباس ’ابو مازن‘ اسرائیل اور امریکہ سے کیے گئے تمام معاہدوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے میں انتہائی سنجیدہ ہیں۔ ابو مازن نے ابھی ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا جس کی روشنی میں وہ ان فلسطینیوں کے حق کے لیے جان کی بازی لگانے پر تیار ہو جائیں کہ جن کے کاندھوں پر ان کی مقتدرہ گذشتہ تین دہائیوں سے سوار ہے۔

لیکن فلسطینی سیاست اور بالخصوص محمود عباس کی کہہ مکرنیوں کی تاریخ سے آگاہ سیاسی پنڈت مرحوم منو بھائی کے الفاظ میں اپنی اس رائے پر قائم ہیں، کہ

کیہہ ہویا اے؟
کجھ نئیں ہویا!
کیہہ ہووے گا؟
کجھ نئیں ہونا!
کیہہ ہوسکدا اے؟
کجھ نہ کجھ ہوندا ای رہندا اے
جتوں چاہندا ایں اوہ نئیں ہوناں
ہو نئیں سکدا
کرناں پیندا اے
حق دی خاطر لڑنا پیندا اے
جیون دے لئی مرنا پیندا اے

مغربی کنارے کے شہر رام اللہ میں 19 مئی کو فلسطینی اتھارٹی کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے محمود عباس نے اس امر کا اظہار کیا کہ ’تنظیم آزادی فلسطین اور فلسطینی ریاست‘ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی امور سمیت طے پانے تمام معاہدوں اور سمجھوتوں سے دست برداری کا اعلان کرتی ہے۔

محمود عباس کے اعلان کی حمایت میں فلسطین کے طول و عرض سے کسی چھوٹے یا بڑے مظاہرے کی اطلاع نہیں ملی۔ فلسطینی اتھارٹی کے زیر انتظام چلنے والے ذرائع ابلاغ سے وابستہ ابو مازن کے مٹھی بھر حاشیہ برداروں کے علاوہ کہیں سے بھی ایسی آواز سنائی نہیں دی جس میں فلسطین کے ’مختار کل‘ کی جانب سے اتنے اہم اعلان کی تائید ہوتی ہو۔ ابو مازن نے جن معاہدوں سے علیحدگی کا اعلان کیا ہے وہ دراصل اب تک فلسطینی اتھارٹی کے 30 سالہ دور اقتدار کو سند جواز فراہم کرتے چلے آئے ہیں۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ محمود عباس، فلسطینیوں کے لیے بہت عرصہ پہلے ہی غیر اہم ہو گئے تھے۔ تاہم اسرائیلیوں کی آنکھ کا تارہ وہ اب تک اس لیے بنے ہوئے ہیں کہ ان زیر انصرام فلسطینی اتھارٹی قابض اسرائیلی فوج اور زیر قبضہ فلسطینیوں کے درمیان ایک اضافی بفر زون کا کام کرتی ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کے اسی سکیورٹی تعاون کی ’برکت‘ سے اسرائیل، فلسطینی اراضی پر اپنے ناجائز تسلط کو انتہائی سکون سے مضبوط بناتا چلا آیا ہے۔

یکے بعد دیگرے سامنے آنے والے رائے عامہ کے متعدد جائزے اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ محمود عباس فلسطینیوں کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ یہ صورت حال اچانک پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس کے پیچھے کئی دہائیوں کی ناکامی اور ناامیدی کا ہاتھ ہے۔

ناروے کے صدر مقام اوسلو میں (1993) کو طے پانے والے امن معاہدے کو گلے سے لگا کر محمود عباس کو اس کے سوا کچھ نہیں ملا کہ انہوں نے سکیورٹی کا ایک بدنام زمانہ اور کرپٹ ادارہ تشکیل دیا جو غاصب اسرائیلیوں کی جانب سے فلسطینیوں کو غلام بنانے کے لیے صہیونی ریاست کو غیر مشروط تعاون پیش کرتا چلا آیا ہے۔

سال 2005 میں فلسطینی اتھارٹی کی زمام کار سنبھالنے کے بعد سے محمود عباس، حکمران جماعت ’فتح‘ اور ان کے ہم نوا امریکہ یا اسرائیل کو ناکوں چنے چبوانے کی بجائے ابو مازن کے فلسطینی حریفوں محمد دحلان اور غزہ کی پٹی میں اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) کے ساتھ پنجہ آزمائی میں مصروف رہے ہیں۔

رام اللہ سے لے کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے فلور پر محمود عباس کی وقتاً فوقتاً کی جانے والی تقاریر میں اسرائیل ہمیشہ مرکزی نکتہ رہا ہے۔ تاہم زبانی جمع خرچ کے علاوہ صہیونی ریاست کے خلاف عملی طور پر کوئی بھی اقدام اٹھانے سے گریز کیا جاتا رہا ہے۔ اس تجاہل عارفانہ سے فائدہ اٹھا کر اسرائیلی فوجیوں اور فلسطینیوں کی غصب شدہ اراضی پر بسنے والے غیر قانونی یہودی آباد کاروں نے بلا روک فلسطینیوں کے حقوق کی منظم پامالی کا بازار گرم کیے رکھا۔

محمود عباس کی 80 ہزار اہلکاروں پر مشتمل سکیورٹی فورس غرب اردن میں فلسطینیوں کے مکان مسمار کرنے والے اسرائیلی بلڈوزروں کو روکنے یا قدیم زیتون کے درختوں کو تلفی سے بچانے کے لیے ایک بار بھی حرکت میں نہیں آئی اور نہ ہی اس طاقتور فورس نے کبھی اسرائیل مخالف سیاسی کارکنوں کی گرفتاریاں روکنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ بسا اوقات تو شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری میں محمود عباس فورس ایسے سیاسی مخالفین کو خود گرفتار کر کے لیے اسرائیلی جیلوں کا پیٹ بھرنے میں پیش پیش رہی۔

غزہ کی پٹی پر اسرائیل کی جانب سے بھسم کرنے والے فاسفورس بموں سمیت آتش و آہن کی بارش کے دنوں میں بھی محمود عباس اپنے فلسطینی ’دشمنوں‘ پر تبرا بھیجنے سے باز نہیں رہے۔ انہوں نے غزہ میں اسرائیلی قبضے کے خلاف مسلح جدوجہد کی ہمیشہ حوصلہ شکنی تو کی لیکن وہ غزہ کی دلیرانہ جدوجہد کا متبادل پیش کرنے میں ہمیشہ ناکام رہے۔

محمود عباس اگر ماضی کے توہین آمیز سلوک کے باوجود بقائے باہمی کے اصول پر کاربند رہے ہیں تو اب ان معاہدوں کو خیر باد کہنے کا کیا جواز بنتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے ہمیں فلسطینی صدر کے فیصلے کے سیاسی منظر نامے کا جائزہ لینا ہوگا۔

فروری 2015 میں محمود عباس نے اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی تعاون ختم کرنے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کی وجہ اسرائیل کا وہ فیصلہ بنا جس کے تحت صہیونی ریاست نے فلسطینیوں کے کئی ملین ڈالرز مالیت کے ٹیکس کی ادائیگی روک لی۔ اسرائیل، فلسطینی مقتدرہ کی نیابت میں یہ ٹیکس جمع کرتا چلا آیا ہے۔

جولائی 2017 میں بھی اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی تعاون خاتمے کا ایسا ہی اعلان اس وقت سامنے آیا جب صہیونی ریاست نے یروشلم میں مسلمانوں کے مقدس مقامات کے گرد غیر قانونی اقدامات اٹھائے۔ ایک مرتبہ پھر ستمبر 2018 میں امریکہ نے یک طرفہ طور پر یروشلم کو اسرائیل کا صدر مقام قرار دینے کا اعلان کیا، جو فلسطینی اتھارٹی کے اسرائیل سے سکیورٹی تعاون ختم کرنے کے اعلان کی بنیاد بنا۔

جولائی 2019 میں بیت المقدس میں اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کے مکانات منہدم کرنے کے بعد محمود عباس نے اسرائیل سے سکیورٹی تعاون خاتمے کا لالی پاپ دے کر فلسطینیوں کو بہلانے کی کوشش کی۔

اسرائیل کو زبانی دھمکیاں دینے کا تازہ ترین واقعہ امریکہ کی جانب سے ’صدی کی بدترین سودے بازی‘ المعروف ڈیل آف دی سنچری کے اعلان کے بعد سامنے آیا۔ امریکی صدر کے اعلان کے بعد محمود عباس نے فلسطینی مجلس قانون ساز کو تحلیل کرنے کی دھمکی دی، جسے 2006 کے انتخاب کے بعد ابو مازن نے ایک دن بھی اپنے مینڈیٹ کے مطابق کام نہیں کرنے دیا۔

یہ دھمکیاں صرف وہ ہیں کہ جن کا پرتو کہیں نہ کہیں ذرائع ابلاغ میں دکھائی دیتا رہا ہے۔ درحقیقت اسرائیل کے خلاف محمود عباس کی دھمکیوں پر مبنی ’جنگ‘ کو صہیونی ریاست میں ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ حالیہ دھمکی اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس مرتبہ محمود عباس کو انتہائی سیاسی اکلاپے کا سامنا ہے۔ امریکیوں کی جانب سے دھتکار اور اسرائیلیوں کی جانب سے ان کی سیاسی پوزیشن کے عدم اعتراف کی وجہ سے ان کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

سب سے اہم یہ بات کہ فلسطینی اب اس سراب سے نکل آئے ہیں کہ آزادی کا راستہ رام اللہ میں محمود عباس کے دفتر سے ہو کر گزرتا ہے۔ مسائل میں گھرے محمود عباس نے اندریں حالات اپنا آخری سیاسی کارڈ کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ آگے چل کر کیا ہوتا ہے کیونکہ 84 سالہ فلسطینی رہنما کے پاس کھونے کو کچھ باقی نہیں بچا۔

اسرائیل اور امریکہ فلسطینی مقتدرہ سے کیے گئے معاہدوں میں پہلے ہی کئی بار خیانت کر چکا ہے، لہٰذا فلسطینیوں کے ان معاہدات سے باہر نکلنے کے اعلان کا زمینی صورت حال پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

معاہدہ اوسلو 1999 تک اہم تھا کیونکہ اس وقت حتمی مرحلے کے مذاکرات کا ڈول ڈالا جانا تھا تاکہ آزاد فلسطینی ریاست کے اعلان سے پہلے تمام متنازع امور طے پا جائیں۔

مقبوضہ بیت المقدس اور فلسطینی مہاجرین کے حقوق کا معاملہ حتمی مذاکرات میں حل ہونا تھا، تاہم اب دو دہائیاں گزرنے کے بعد ان دونوں کور ایشوز کو مذاکرات کی میز سے ہی ہٹا دیا گیا ہے۔ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان زمین کا لین دین باہمی معاہدے کے تحت ہونا تھا، لیکن ’صدی کی بدترین سودے بازی‘ نے تو مقبوضہ علاقے اسرائیل میں ضم کرنے کی راہ ہموار کر دی۔

رونا ایک آرٹ ہے

تحریر: اسماء طارق

رونا بھی ایک آرٹ ہے، ایک فن ہے اور کچھ لوگ اس فن سے اس قدر شناسا ہوتے ہیں کہ آپ بھی ان کی مہارت کی داد دیئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ کچھ لوگ تو روتے بھی اس قدر پرلطیف طریقے سے ہیں کہ اگر آپ انہیں کبھی دیکھ لیں روتے ہوئے تو قربان جائے بغیر رہ نہ پائیں گے، ادا اور شائستگی سے بھرپور رونا اور کچھ لوگ اس قدر بے ڈھنگے اور بے سرے طریقے سے روتے ہیں کہ اگر آپ ان پر پہلے قربان جا چکے ہیں تو اب پچھتا رہے ہیں۔

جی ہاں رونے کے بھی سر ہوتے ہیں کچھ لوگ بغیر آنسو کے روتے ہیں ان کی آواز ہی انکا رونا ہے اس کیٹیگری میں عموماً بچے اور خاصا خاص کچھ مرد اور خواتین شامل ہیں جو حالات کے مارے ہر وقت روتے رہتے ہیں اور کچھ لوگ اس قدر آنسو بہاتے ہیں کہ آپ کو وہم ہونے لگتا ہے کہ اب سیلاب آیا، اب آیا۔ اس کیٹیگری میں خواتین عام اور خاص دونوں لحاظ سے شامل ہیں یہ لوگ مگرمچھ کے آنسوؤں کو آئیڈیل مانتے ہیں۔

جہاں رونا آرٹ اور فن ہے وہیں ایک ہتھیار بھی ہے جہاں سب ہتھیار کام دینا چھوڑ جائیں وہاں یہ ہتھیار استعمال کیا جاتا ہے اور یہ ہتھیار عموماً کام دیتا ہے۔ اس ہتھیار کو استعمال کرنے والے صارفین میں بچے اور خواتین سرفہرست ہیں اور یہ صارفین اس کے استعمال سے بخوبی واقف بھی ہیں۔ جب بچے کو لگتا ہے انکی بات نہیں مانی جائے گی تو وہ رونا شروع کر دیتا ہے اور رونے کی یہ خاصیت ہے کہ یہ اپنے پیاروں کی آنکھوں میں دیکھا نہیں جاتا پھر ماں باپ کو بچے کی بات ماننی پڑتی ہے۔

اسی طرح یہ خواتین کا بھی ہتھیار ہے وہ اس کے استعمال سے اپنی بات منوانا خوب جانتی ہیں بیٹی ہو یا بہن ہو، بیوی ہو یا ماں سب اسکے استعمال سے واقف ہیں اور کچھ خواتین تو اس قدر کی صارف ہیں کہ وہ تو بات بھی کریں تو ان کی آنکھ سے آنسو چھلکنے لگتا ہے اور کچھ تو غم ہو یا خوشی روئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

اب تو مرد بھی روتے ہیں کبھی کہا جاتا تھا کہ مرد کو رونا زیب نہیں دیتا مگر پھر مردوں نے اس کے خلاف تحریک چلائی کہ ہمیں بھی حق دیا جائے اس لئے اب مرد بھی دل کھول کر روتے ہیں۔

کچھ کا سارا رونا تو اوپر والا رونا ہے اور کچھ ہوتے ہی نازک مزاج ہیں ان کا اپنا رونا ہوتا ہے۔

ویسے رونا کوئی بری بات نہیں ہے اور ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرد ہو یا عورتیں ہو یا بچے ہو یہ ہر ایک کا بنیادی حق مگر یہ رونا اس قدر رونا نہ ہو کہ لوگ تنگ آ جائے۔ اسی طرح رونا رونے والوں میں بھی فرق ہوتا ہے آپ نے کسی حسینہ کو روتے ہوئے کبھی دیکھا ہو تو معلوم ہوگا کہ اس کے رونے میں بھی ادا ہے، بانک پن ہے۔

اسی طرح رونا بھی آپکے گھر گھرانے اور طور طریقوں کا پتا بتاتا ہے اور آپ کو ایک تہذیب یافتہ اور غیر تہذیب یافتہ کے رونے میں فرق ملے گا۔ کچھ لوگوں کے رونے میں اس قدر اٹریکشن ہوتی ہے کہ دوسرے بھی رو پڑتے ہیں انہیں بھی وہ درد اپنے اندر محسوس ہوتا ہے اس فن میں مہارت رکھنے والے اداکار اور بیویاں ہیں۔ اسی طرح رونا رسم بھی ہے جیسے کسی کے مرنے پر رونا اور اس رونے میں خاندان کی کچھ خواتین نے پی ایچ ڈی کر رہی ہوتی ہے انہیں دکھ ہو یا نہ مگر رو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں اور رخصتی پر رونا بھی رسم ہے کہا جاتا ہے کہ دلہن اس لیے روتی ہے کہ آگے دلہا کو رلانا ہوتا ہے خیر یہ مذاق ہے وہ بچاری تو اپنے والدین، سکھیوں سے بچھڑنے پر روتی ہے مگر آجکل اسے میک اپ کی وجہ سے احتیاط برتنی پڑتی ہے۔

جہاں رونا فن اور ہتھیار ہے وہی رونا ایک نعمت بھی ہے جن سے دل کے کئی بوجھ آنسوؤں میں بدل کر چل جاتے ہیں اور انسان کو ہلکا پھلکا کر دیتے ہے۔ خدا کی یاد میں رونا تو عین نجات ہے جو خالق کے قریب کر دیتا ہے اور ہر غم سے چھٹکارا دیتا ہے۔ اپنی غلطیوں کی معافی کے خاطر رونا بھی کسی نعمت سے کم نہیں جو آپ کو پاک صاف کر دیتا ہے۔ اب تو میڈیکل سائنس بھی اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ رونا ایک نعمت سے کم نہیں جہاں یہ آنکھوں کو صاف کرتا ہے وہیں ایموشن کے کنٹرول میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

شکوے شکایتوں سے بھرا دل، ملال اور افسردگی سے بھرا دل اگر رو لے تو اسے افاقہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح ماہرین کے مطابق کبھی کبھی رو لینا بہت بہتر ہے، بجائے اس کے کہ آپ سب کچھ اندر دل میں دباتے رہو اور یہ نقصان دہ ہے۔

اب ایک رونا ہے جو آجکل کا ہے اور ایسے رونا تو ہر کوئی رو رہا ہے ویسے سیانے کہتے تھے کہ تنہائی میں رونا چاہیے یہ کوئی بڑی بات نہیں اگر آپ کو رونا آ رہا تو رو لیں بجائے اس کے وہ بعد میں مسئلہ کرے۔

ہاں آجکل تو عام آدمی سے لے کر افسران تک، تاجروں سے لے کر سیاست دانوں تک سب رو رہے ہیں کوئی حالات کو رو رہا ہے کوئی اپنے آپ کو رو رہا ہے۔ کوئی دوسروں کی حرکات و سکنات پر رو رہا ہے حکومتیں اپوزیشن کو رو رہی ہیں اور اپوزیشن حکومت کو۔ عوام حالات کو اور حالات ملک کو اور اسی طرح چل سو چل یہ رونا دھونا جاری ہے۔ اور یہ سب لکھ کر مجھے بھی رونا آ گیا ہے۔

بچوں میں بنیادی تعلیم کی کمی

انجم وصی ایک گھنٹہ پہلے

یوں تو ہم تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی خواہش رکھتے ہوئے تعلیم کی راہ پر گامزن رہتے ہیں لیکن تمام تعلیم کی بنیاد اور اہم جزو ابتدائی تعلیم ہوتی ہے جو بچوں کے لیے آگے بڑھنے کی راہیں ہموار کرتی ہے۔ مگر افسوس کہ کراچی میں اب بھی بچوں میں بنیادی اور معیاری تعلیم کی کمی بہت نمایاں نظر آ رہی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کراچی میں تعلیم کا معیار تیزی سے نیچے جا رہا ہے۔ آج جابجا اسکولوں کی مضبوط عمارتیں تو نظر آتی ہیں جو بچوں سے معیاری تعلیم کے عوض موٹی رقم فیس کے نام پر لے تو رہے ہیں لیکن بچوں کو معیاری و بنیادی تعلیم دینے میں ناکام نظر آتے ہیں۔ اس کے مدنظر یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اب اسکول صرف کمانے کا ایک بڑا ذریعہ بن گیا ہے لیکن ابتدائی و بنیادی تعلیم جو بچوں کی ضرورت ہے جس پر وہ اپنی تمام اخلاقی، تعلیمی اور عملی زندگی کا انحصار کرتے ہیں، انہیں اس طرح کی بنیادی و معیاری تعلیم دینے میں ناکام ہیں۔

آج ہمارے درمیان گریجویشن اور ماسٹرز کے حامل افراد موجود ہیں مگر ان میں بنیادی تعلیم کی کمی کی جھلک اب بھی نظر آتی ہے کیونکہ نہ ہی وہ انگریزی پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی مادری زبان میں ماہر نظر آتے ہیں۔ اگر کچھ سال پہلے کے تعلیمی حالات کو دیکھا جائے تو اسکولوں کی تعداد بھی کم تھی اور عمارتیں بھی اتنی مضبوط نہیں ہوتی تھیں، یہاں تک کہ ماسٹرز ڈگری کے حامل افراد بھی بہت کم پائے جاتے تھے مگر ان میں بنیادی تعلیم راسخ ہوتی تھی۔ اس کی اہم وجہ یہ تھی کہ اس وقت اسکول میں موجود اساتذہ، ماسٹرز ڈگری کے حامل ہوتے تھے جو اپنے مضامین پر قدرت رکھتے تھے جبکہ آج ہمارے اسکولوں میں انٹر اور میٹرک پاس طالب علم اس کام کو سر انجام دے رہے ہوتے ہیں جو خود اعلیٰ تعلیمی میدان میں قدم رکھنے کی منزل طے کرنا شروع کرتے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ طالب علم، بچوں میں ابتدائی تعلیم کو بہتر بنا سکتے ہیں جو خود ابھی اس میدان میں مضبوط ہونے کے لیے تیار نہ ہوں؟

حکومت کو چاہیے کہ ایسے اسکولوں کے خلاف سخت کارروائی کرے اور انہیں اس بات کی تاکید کرے کہ اسکول میں صرف گریجویشن اور ماسٹرز ڈگری کے حامل افراد کو رکھا جائے جو اپنے نصاب میں ماہر ہوں اور بچوں میں بنیادی تعلیم کو بہتر بنا سکیں۔

اس کے علاوہ بے شمار ایسے بچے بھی نظر آتے ہیں جو سرے سے تعلیم حاصل ہی نہیں کر پاتے۔ اس کی ایک وجہ سرکاری تعلیمی اداروں میں معیاری تعلیم کا فقدان ہے۔ ایک زمانہ تھا جب سرکاری اسکولوں کو عزت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا لیکن آج انہیں کمزور اور محروم طبقات کے بچوں کے پڑھنے کی جگہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ آج کم آمدنی والے لوگ بھی اپنے بچوں کو نجی تعلیم اداروں میں بھیجنا بہتر سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ سرکاری اسکولوں میں وقت پر طلبہ و اساتذہ کا اسکول نہ پہنچنا اور اساتذہ کو غیر تدریسی کاموں میں لگانا بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ سرکاری اسکولوں میں غیر معیاری تعلیم کی وجہ سے کتنے ہی طلباء اپنے تعلیمی سلسلے کو ادھورا چھوڑ دیتے ہیں اور پڑھنے کی عمر سے ہی کام کاج میں لگ جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکاری اسکولوں کے اساتذہ، تعلیم جیسے مقدس پیشے سے خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں اور علم کی روشنی پھیلانا ان کا مطمع نظر نہیں ہوتا۔

گویا جہاں بہت سے والدین سرکاری اسکولوں میں بنیادی سہولیات کی عدم موجودگی اور لکھائی پڑھائی کے معیار میں گراوٹ کی وجہ سے اپنے بچوں کے لیے نجی اور کانوینٹ اسکولوں کی طرف دیکھ رہے ہیں، وہیں کچھ والدین ایسے بھی ہیں جو نجی اسکولوں میں اپنے بچوں کو پڑھانے کی استطاعت نہیں رکھتے کیونکہ ان کی فیسیں اور دیگر اخراجات آسمان سے باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔

اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھ لیتے ہیں: وقت کے ساتھ تعلیم سرکاری و غیر سرکاری زمروں میں بٹ گئی ہے۔ جس کے پاس پیسہ ہے، وہ اچھی تعلیم خرید سکتا ہے۔ اس تفریق سے سماج دو حصوں میں تقسیم ہو رہا ہے اور امیر غریب میں فاصلہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن اس کی فکر کسے ہے؟ جن کے ذمے اسکولوں کے رکھ رکھاؤ، تعلیم کے معیار اور انتظام کی جانچ کرنا ہے، وہ اپنی ذمہ داری ٹھیک سے نہیں نبھاتے۔ انہیں اس سے بھی سروکار نہیں کہ اساتذہ روز اسکول آتے ہیں یا نہیں، آتے ہیں تو کیا پڑھاتے ہیں اور بچے کتنا سمجھ پاتے ہیں۔ سرکار کی ترجیحات میں تعلیم سب سے نچلے پائیدان پر ہے۔

ان تمام باتوں کے مدنظر ان مسائل کا حل کیا ہو سکتا ہے؟ اسے بہتر بنانے کی پالیسی کیا ہونی چاہیے؟

ان مسئل کے حل کے لیے اگر میں اپنی تجاویز قلمبند کروں تو میرے خیال سے سب سے پہلے تو تعلیمی اداروں سے سیاست اور سیاسی پارٹیوں کا مکمل خاتمہ ہونا چاہیے۔ اساتذہ کی بھرتیاں میرٹ کی بنیادوں پر کی جائیں، اور اساتذہ کی حاضری بہتر بنانے کے لیے بائیو میٹرک نظام قائم کیا جائے۔ اس کے علاوہ یکساں نظام تعلیم رائج کیا جائے اور فیسوں میں خاطر خواہ کمی لائی جائے۔ سب سے اہم بات کہ سرکاری و غیر سرکاری اسکولوں میں یکساں تعلیمی نصاب متعارف کروایا جائے اور دیگر تعلیمی اصولوں کا بھی پابند کیا جائے۔

نوٹ: صورتحال اور اس کی پالیسی کا اس بلاگر کے خیالات سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

VVVVV

یورپی یونین اور برطانیہ میں طلاق، نان و نفقہ پر جھگڑا، کس کو کتنا خسارہ؟

آصف شاہد

26 جون 2016ء کو برطانوی عوام نے یورپی یونین سے علیحدگی کے حق میں ووٹ ڈال کر بریگزٹ (BREXIT) کو تو کامیابی بخش دی، لیکن اب حال یہ ہے کہ یورپی یونین سے کس طرح نکلنا ہے اس پر تقسیم اس قدر بڑھ گئی ہے کہ بغیر معاہدے یونین کو چھوڑنے کا ڈر ستانے لگا ہے، کیونکہ یہ برطانیہ کے لیے تباہ کن ہو سکتا ہے۔

یہ وہ وقت تھا جب نہ صرف برطانیہ کی معیشت یورپی یونین کے دیگر ملکوں کی نسبت بہتر تھی بلکہ بیروزگاری کی شرح بھی کم تھی، لیکن مزید طلب کی خواہش نے جنم لیا اور برطانوی عوام نے ملازمتیں غیر ملکیوں کو ملنے اور معاشی مشکلات کے ڈر سے الگ ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن اس فیصلے کے بعد لینے کے دینے پڑنے کا خوف بڑھ گیا ہے اور اگر بغیر ڈیل یورپی یونین سے نکلے تو برطانوی عوام کے خواب اور امیدیں انہیں مایوسی اور اندھیروں میں دھکیل سکتی ہیں۔

آخر قوم پرستی جسے اب سماجی ماہرین برطانویت کا نام دے رہے ہیں اچانک کیسے ابھری؟ اس کا جواب تارکین وطن کی لہر ہے۔ برطانوی عوام نے تارکین وطن کی آمد کے ساتھ اپنی قوم کی ہیئت اور ثقافت کو بدلتا دیکھا۔ اس پر ان کا ردعمل معاشی نتائج کی پرواہ کیے بغیر بریگزٹ کی صورت میں نکلا۔ تارکین وطن کی لہر پر ردعمل کی ایک وجہ معاشی بحران تھا۔ برطانوی عوام نے مشرقی یورپ سے بڑی تعداد میں تارکین وطن کی آمد کو ایک خطرے کے طور پر لیا۔ اگرچہ برطانیہ کی معیشت نئے تارکین وطن کو جذب کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتی تھی لیکن عوام نے معاشی بحران کے دوران جو بھگتا، یہ فیصلہ کرتے وقت صرف اسے ہی ذہن میں رکھا۔

برطانوی عوام نے جو نتیجہ اخذ کیا وہ اندازے کی بہت بڑی غلطی تھی۔ برطانوی عوام میں قوم پرستی کے اس رجحان سے 4 سال پہلے 2002ء میں لیبر پارٹی کے سابق رکن پارلیمنٹ ٹونی رائٹ نے 'دی اینڈ آف برٹش' (The End of Britain) کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس مضمون میں ٹونی رائٹ نے اپنے ملک کے مرد و خواتین میں شناخت کے بحران کی بروقت نشاندہی کی اور لکھا کہ برطانوی عوام میں یہ تصور واضح نہیں کہ وہ کون ہیں؟ کہاں ہیں؟ اور کیا ہیں؟

ٹونی رائٹ کے مطابق برطانویت انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، ویلز اور شمالی آئرلینڈ کے عوام کو جوڑنے کے لیے تخلیق کیا گیا۔ 20ویں صدی میں جنگ، سلطنت اور بادشاہت نے برطانویت کو قائم رکھنے کے لیے تاریخی اور علامتی گوند کا کردار ادا کیا۔ جونہی ان عظیم کامیابیوں اور کمال کی یاد دھندلی پڑی اور بادشاہت بھی بحران میں آئی تو یہ گوند کمزور پڑ گئی۔ اس کے نتیجے میں برطانیہ ایک گہری مشکل لیے 21ویں صدی میں داخل ہوا۔

وزیراعظم ٹونی بلیئر کے دور میں ویلز، اسکاٹ لینڈ اور شمالی آئرلینڈ کو اپنی علاقائی پارلیمان تو مل گئیں لیکن انگلینڈ کو کچھ نہ ملا۔ 2008ء اور 2009ء میں پیدا ہونے والے معاشی بحران کے دوران یونائیٹڈ کنگڈم (United Kingdom) کے مختلف علاقے الگ الگ رفتار کے ساتھ معاشی مشکلات سے نکلے۔ اگرچہ لندن کے معاشی مرکز میں کاروبار دوبارہ سے چمک اٹھے لیکن انگلینڈ کے مختلف صنعتی علاقوں میں آج بھی اس بحران کے اثرات موجود ہیں۔ اس بحران کے نتیجے میں سیاسی قیادت نے بچت کے لیے جو اقدامات اٹھائے ان کے نتیجے میں عدم مساوات کی کیفیت بھی پیدا ہوئی۔

ان حالات کے نتیجے میں انگلش عوام میں قومی عظمت کا خواب پیدا ہوا جس کے لیے قربانی کا بکرا یورپی 'سپر اسٹیٹ' بنی۔ یہی قوم پرستی تھی جس کی بنا پر انگلینڈ اور ویلز کے علاقوں کے عوام نے بریگزٹ کے حق میں ووٹ دیا جبکہ لندن اور اسکاٹ لینڈ میں رہنے والوں کی اکثریت نے بریگزٹ کے خلاف رائے دی۔

لیبر پارٹی کے سابق رکن پارلیمنٹ ٹونی رائٹ کے لفظوں میں کہا جائے تو 'ملک خود اپنے ساتھ جنگ میں ہے، بریگزٹ نے ثقافتی جنگ نہیں چھیڑی بلکہ اس جنگ کو زنجیروں سے آزاد کیا ہے، بوڑھے یا جوان، دیہی یا شہری، ڈرپوک اور بہادر، ہر کوئی اس کا حصہ ہے'۔ برطانوی عوام وطن اور شناخت کے معاملات پر لڑ رہے ہیں۔ اسی طرح کے خیالات نے پورے یورپ میں دائیں بازو کی جماعتوں کو سہارا دیا ہے۔ برطانیہ میں 2 جماعتی نظام کسی تیسری قوت کے ابھرنے میں رکاوٹ ہے لیکن بریگزٹ نے وہی کردار نبھایا۔ اب بریگزٹ نے قوم کو مزید تقسیم کر دیا ہے۔

یورپی یونین مخالف دھڑے کو خوش رکھنے کے لیے وزیراعظم تھریسا مے نے بریگزٹ ڈیل پر مذاکرات میں سخت موقف اپنایا۔ تھریسا مے نے فیصلہ کیا کہ ان کا ملک یورپی یونین کی مشترکہ مارکیٹ، کسٹمز یونین، یورپی عدالت کے دائرہ اختیار سے علیحدہ ہو جائے گا۔ تھریسا مے نے فیصلہ کیا کہ برطانیہ پوری دنیا کے ساتھ الگ الگ تجارتی معاہدے کرے گا اور یورپی شہریوں کی محدود تعداد کو ہی ملک میں کام کی اجازت دے گا۔ اس سب کے باوجود ہر ممکن طریقے سے یورپی یونین کے ساتھ روابط کو بھی مضبوط رکھے گا۔

برطانوی وزیراعظم تھریسا مے بی اے ایف پی

تھریسا مے نے ان فیصلوں میں پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا اور قبل از وقت الیکشن کا اعلان کر دیا۔ تھریسا مے کو امید تھی کہ وہ اس قدر بڑی اکثریت حاصل کر لیں گی کہ بلا شرکت غیرے فیصلے کر پائیں گی۔ مگر جون 2017ء کے الیکشن میں تھریسا مے کی امیدیں پوری نہ ہو سکیں اور وہ پہلے سے حاصل اکثریت بھی کھو بیٹھیں۔ اقلیتی حکومت کی سربراہ بننے کے بعد تھریسا مے نے برطانوی عوام کو بریگزٹ ڈیل پر زیادہ کچھ نہ بتایا اور کئی مہینوں کے مذاکرات کے بعد ایسی ڈیل پارلیمنٹ میں پیش کی جس سے بریگزٹ کے حامی اور مخالف دونوں دھڑوں میں اپنے دشمن پیدا کر لیے۔

بریگزٹ ڈیل پر صرف ایک فریق خوش ہے اور وہ ہے برسلز۔ یورپی یونین کے خارجی بارڈر پر طویل قطاروں سے بچنے کے لیے تھریسا مے اور برسلز کے درمیان یہ طے پایا کہ بریگزٹ کے عبوری عرصے کے دوران اگر برسلز اور لندن کے درمیان آزاد تجارت معاہدہ نہیں ہو پاتا تو 2020ء تک شمالی آئرلینڈ یورپی یونین کی کسٹمز یونین اور مشترکہ مارکیٹ کا حصہ رہے گا۔ بریگزٹ کے حامی اس شق کو ملک کی مستقل تقسیم کے طور پر دیکھتے ہیں۔

وزیراعظم تھریسا مے اپنی بریگزٹ ڈیل سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں اگرچہ انہوں نے حزب اختلاف کو بات چیت کی دعوت بھی دی ہے۔ تھریسا مے کا خیال ہے کہ بریگزٹ کی تاریخ نزدیک آتے ہی ان کی ڈیل کے مخالفین بغیر ڈیل علیحدگی کے خوف سے ان کی حمایت پر مجبور ہو جائیں گے۔

ابھی تک وزیراعظم تھریسا مے کے پاس اس مشکل سے نکلنے کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ اعتماد کا ووٹ جیتنے کے بعد تھریسا مے کا رویہ دوبارہ سخت ہو گیا ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کسی بھی سمجھوتے پر پہنچنے کی صلاحیت سے محروم ہو گئی ہے۔

سافٹ بریگزٹ کے حامی یہ تجویز پیش کر رہے ہیں کہ ملک یورپی کسٹمز یونین کا حصہ رہے اور شمالی آئرلینڈ بارڈر پر کنٹرول برقرار رکھے۔ ایک تجویز یہ بھی گردش کر رہی ہے کہ اگر تھریسا مے شمالی آئرلینڈ کے بیک اسٹاپ پلان کے خاتمے کی تاریخ دے دیں تب بھی ان کی بریگزٹ ڈیل منظور کی جا سکتی ہے۔ اس تجویز پر اتفاق گیند کو ایک بار پھر یورپی یونین کے کورٹ میں پھینک دے گا اور برطانیہ میں پیدا ہونے والا سیاسی بحران ٹل جائے گا۔ اس اتفاق رائے کے لیے ضروری ہے کہ اراکین پارلیمان (ایم پیز) کی اکثریت سمجھوتے پر رضامندی ظاہر کرے لیکن اب تک محسوس ہوتا ہے کہ ایم پیز ساتھی اراکین کو کوئی رعایت دینے کو تیار نہیں۔

برطانیہ میں بریگزٹ کے خلاف مظاہرے بی دی انڈی پینڈنٹ

برطانوی پارلیمنٹ میں سمجھوتے پر تیار نظر آتے اراکین کی رائے کو دونوں طرف کے سخت گیر ممبران ایک نتیجے پر پہنچنے نہیں دے رہے۔ اراکین کی ایک بڑی تعداد 'نو ڈیل' کو ہی واحد حل قرار دے رہی ہے۔ ایک اور بڑا گروپ کسی بھی ڈیل کی مخالفت پر تیار ہے، اور مزے کی بات یہ ہے کہ دونوں گروپ خود کو حق بجانب قرار دیتے ہیں۔

تھریسا مے بریگزٹ کی تاریخ کو آگے نہیں بڑھاتیں اور ڈیل پر اتفاق بھی نہیں ہوتا تو اس صورت میں 29 مارچ سے برطانیہ اور یورپی یونین کی راہیں جدا ہو جائیں گی۔ برطانیہ اور یورپی یونین کے درمیان تجارت ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے اصولوں کے تحت ہوگی۔ برطانوی سیاسی اور معاشی فیصلوں میں یورپی یونین کے پابند نہیں رہیں گے۔

برطانوی وزیر خزانہ فلپ ہیمنڈ کا کہنا ہے کہ بغیر معاہدے کے یورپی یونین کو چھوڑنے کی صورت میں برطانیہ کو اگلے 15 برسوں میں 150 ارب پاؤنڈ کا خسارہ ہوگا۔ قلیل مدتی اثرات اس سے بھی بھیانک ہو سکتے ہیں۔ حکومت نے غذائی قلت سے بچنے کے اقدامات ابھی سے شروع کر دیے ہیں۔ 'نو ڈیل' کی صورت میں ممکن ہے کہ حکومت کو عوام سے اپیل کرنا پڑے کہ وہ اپنی غذائی عادات تبدیل کریں تاکہ خوراک کی قلت سے بچا جا سکے۔ ہزاروں سیکیورٹی اہلکاروں کو امن و امان کا مسئلہ پیدا ہونے کی صورت میں اسٹینڈ بائی کر دیا گیا ہے۔

بریگزٹ کو اب بھی روکنے کی امید رکھنے والے اس انتظار میں ہیں کہ تھریسا مے کی بریگزٹ ڈیل پر سمجھوتے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں اس کے بعد وہ بریگزٹ پر دوسرے ریفرنڈم کی کوشش کریں گے۔ یہ حکمت عملی رکھنے والوں کے لیے لیبر پارٹی کی حمایت کا حصول ضروری ہے، تاہم اب تک لیبر پارٹی کے رہنما جیریمی کوربن کا کردار بھی تباہ کن رہا ہے۔

وزیراعظم تھریسا مے عدم اعتماد کی ایک تحریک سے بچ نکلی ہیں لیکن کوربن ان کے خلاف ایک کے بعد ایک تحریک لانے کے موڈ میں ہیں جب تک کہ تھریسا مے حکومت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اسی لیے کوربن حکومت کے ساتھ بات چیت سے مسلسل انکار کر رہے ہیں۔ کوربن اپنی جماعت میں موجود دوسرے ریفرنڈم کے حامیوں کی رائے پر بھی کان نہیں دھر رہے اور وہ حکومت گرا کر ہر صورت خود آگے آنا چاہتے ہیں۔ دوسرا ریفرنڈم بھی سیاسی قیادت کے لیے تباہی کا راستہ ہے۔ یہ راستہ مزید تقسیم اور نفرتوں کا باعث بن سکتا ہے۔

اس تقسیم اور نفرت کا ایک مظاہرہ بریگزٹ ڈیل پر ووٹنگ کے روز برطانوی پارلیمنٹ کے باہر کھڑے 2 گروپوں کے نعروں کی گونج میں صاف نظر آیا جو ایک دوسرے کو نسل پرست اور غدار کے القابات سے نواز رہے تھے۔ بریگزٹ کو ناکام بنانے کے کئی سازشی نظریات ابھی سے سامنے آ چکے ہیں۔ سابق وزیر خارجہ بورس جانسن ایک بیان میں کہہ چکے ہیں کہ اگر بریگزٹ کو ناکام بنایا گیا تو عوام یہ محسوس کریں گے کہ ملک پر اصل حکمران اسٹیبلشمنٹ نے سازش کی ہے۔

برطانوی پارلیمنٹ میں سمجھوتے پر تیار نظر آتے اراکین کی رائے کو دونوں طرف کے سخت گیر ممبران ایک نتیجے پر پہنچنے نہیں دے رہے

یورپی یونین نے بھی برطانیہ کے بغیر معمولات چلانے کا ذہن بنا لیا ہے۔ یورپی کمیشن کے سربراہ جین کلاڈ ینکر بار بار کہہ چکے ہیں کہ وہ بریگزٹ پر بات کے لیے یومیہ 5 منٹ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے۔ یہ ایک واضح پیغام ہے کہ اگر برطانوی الگ ہو رہے ہیں تب بھی یورپی یونین کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ برسلز میں اس وقت ایجنڈا برطانیہ کی علیحدگی سے ہونے والا نقصان نہیں بلکہ یورپی یونین کے مستقبل کے منصوبے ہیں۔

یورپی یونین کے باقی 27 ملکوں میں اب یہ سوچ پائی جاتی ہے کہ وزیراعظم تھریسا مے 2 سال کے دوران لندن میں دیگر فریقین پر یہ واضح کرنے میں ناکام رہی ہیں کہ یورپی یونین سے الگ ہونے کے بعد ملک کا مستقبل کیسا ہوگا۔ ان حالات میں یورپی یونین کو چاہیے کہ وہ برطانیہ کو الگ ہونے دے تاکہ وہ یونین سے باہر رہ کر اس سوال کا جواب اطمینان سے تلاش کر سکیں۔ اس سوچ کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ یورپی یونین کو برطانیہ کے بارے میں فکرمند ہونے کے بجائے فرانس، اٹلی، آسٹریا اور دیگر ملکوں میں ابھرتے ہوئے دائیں بازو پر توجہ دینی چاہیے۔

یورپی یونین کے ارکان میں یہ سوچ بھی موجود ہے کہ اگر برطانیہ بریگزٹ کی تاریخ کو 29 مارچ سے چند ہفتوں کے لیے آگے بڑھانا چاہتا ہے تب بھی کوئی مسئلہ نہیں۔ اگر برطانیہ یورپی یونین کی کسٹمز یونین میں رہتا ہے تب بھی اچھا ہے اور ناروے کی طرح سنگل مارکیٹ کا حصہ رہنا چاہتا ہے تب بھی پرابلم نہیں، لیکن اب بریگزٹ پر بحث کر کے توانائیاں ضائع نہ کی جائیں بلکہ مستقبل پر دھیان دیا جائے۔ نو ڈیل کی صورت میں بھی یورپی یونین کو بڑے خسارے کا خدشہ نہیں۔ بڑی کاروباری کمپنیاں نو ڈیل کی صورت میں متبادل منصوبے تشکیل دے چکی ہیں۔

صدر ٹرمپ کا یورپی یونین اور نیٹو کے بارے میں رویہ بھی یورپی ملکوں میں تشویش کا باعث ہے اور ایک خیال یہ پایا جاتا ہے کہ امریکا برطانیہ کے ذریعے یورپی یونین کو بلیک میل کرتا ہے۔ برطانیہ کی علیحدگی کی صورت میں یونین اس بلیک میلنگ سے بھی نجات پا لے گی۔

برطانوی وزیراعظم تھریسا مے بریگزٹ معاہدے پر ووٹنگ سے قبل پارلیمنٹ سے خطاب کر رہی ہیں بی فوٹو: اے ایف پی

یورپی یونین میں برطانیہ سے نجات کی سوچ رکھنے والے بھی بریگزٹ کے حامیوں سے زیادہ مختلف نہیں۔ یورپی یونین پر برطانیہ کی علیحدگی کے مثبت اور منفی دونوں طرح کے معاشی اثرات ضرور پڑیں گے۔ یورپی کمیشن کے اپنے اعداد و شمار اور دیگر تجزیہ کاروں کے مطابق 2019ء میں برطانیہ کی علیحدگی کے بعد یورپی بلاک کی برآمدات اور شرح نمو بڑھے گی لیکن بیروزگاری اور غربت میں بھی اضافے کی پیشگوئی ہے۔

برطانیہ جرمنی کے بعد یورپی بلاک کی دوسری بڑی معیشت ہے۔ برطانیہ کی علیحدگی سے یورپی یونین کی جی ڈی پی پر بھی اثر پڑے گا جبکہ برطانیہ کی علیحدگی سے یورپی یونین کی آبادی 13 فیصد کم ہو جائے گی۔ ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ برطانیہ کی علیحدگی سے یورپی بلاک کی جی ڈی پی امریکا سے نیچے آ جائے گی، کیونکہ اس وقت 28 رکنی یورپی بلاک کی جی ڈی پی امریکا سے صرف ایک فیصد زیادہ ہے۔

2007ء سے پہلے برطانیہ یورپی یونین کا معاشی انجن تھا لیکن اب ایسا نہیں۔ پچھلے 2 سال سے باقی یورپی یونین ملکوں کی معیشت برطانیہ کی نسبت زیادہ تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ یورپی کمیشن کو امید ہے کہ ترقی کی یہ شرح اس سال اور آئندہ برس بھی جاری رہے گی۔ یورپی یونین کے باقی 27 ملکوں کی پیداواری صلاحیت بھی برطانیہ سے زیادہ ہے۔ اس سال برطانیہ کی مصنوعات اور سروسز کی برآمدات 3 اعشاریہ ایک فیصد رہنے کی توقع ہے جبکہ یورپی یونین کی شرح 4 اعشاریہ 5 فیصد ہونے کی پیشگوئی ہے۔ برطانیہ میں صارفین اپنی آمدن کا زیادہ حصہ گھریلو ضروریات پر خرچ کرتے ہیں جبکہ یورپی یونین کے باقی ملکوں میں بچتوں کی شرح بلند ہے۔ برطانیہ کے سرکاری قرضے 2001ء میں جی ڈی پی کا 35 فیصد تھے جبکہ باقی ملکوں کا قرض جی ڈی پی کے 60 فیصد کے برابر تھا لیکن معاشی بحران کے بعد برطانیہ کے قرضے بھی تیزی سے بڑھے اور اب یورپی بلاک کے ساتھ اس کا فرق زیادہ نہیں رہا۔ بیروزگاری کی شرح کے اعتبار سے برطانیہ کا ریکارڈ باقی یورپی بلاک سے بہتر رہا ہے۔ اس سال برطانیہ میں بیروزگاری کی شرح 4 اعشاریہ 7 فیصد کے آس پاس رہنے کی توقع ہے جو یورپی بلاک کی 7 اعشاریہ 7 فیصد سے بہت نیچے ہے لیکن یورپی بلاک کی لیبر مارکیٹ میں بہتری کی پیشگوئی ہے جبکہ برطانیہ کی لیبر مارکیٹ مستحکم رہے گی۔

(دو دہائیوں سے زائد عرصہ سے صحافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بین الاقوامی تعلقات بالخصوص مشرق وسطیٰ ان کی دلچسپی کے موضوعات ہیں۔)

سیف الاسلام سیف کی تحریری خوش بیانیاں

نذیر احمد یوسفی، آسنسول

ہنستے ہوئے چہرے، کھلے ہوئے لب، چمکتی ہوئی آنکھیں، دیکھ کر قدرے حیرت ہوتی ہے کہ اس اداسی کا بوجھ لئے دن رات کی مصروفیات میں سامنے والا شخص، کیوں ہنس رہا ہے یا مسکرا رہا ہے اور اس کی ہنسی بلاضرورت کے کیوں رک رہے ہیں۔

موجودہ زمانے کی مصروف زندگی میں جبکہ غریب و امیر دونوں کی صبح و شام خوشیاں بٹورنے کیلئے دولت کے حصول میں لگی ہے۔ یہ خوشی یا قہقہے کی سوغات مہنگی بھی ہے اور عنقا بھی۔ حالات نے لوگوں کی ہنسی پر پابندی لگا رکھی ہے۔ اگر کوئی ہنستا ہے یا دل سے خوشی کا اظہار کرتا ہے تو سامنے والے کو پہلے تو جلن ہوتی ہے پھر وہ اس کی خوشی میں اپنا حصہ لینے کی کوشش کرتا ہے۔

اس خود غرض دنیا میں جہاں لوگ صرف اپنے لئے جیتے ہیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خوشیاں ہنسی یا قہقہے کی صورت بانٹتے ہیں۔ بے ادبوں کی دنیا اس قسم بردار شخص کو بیکار، فضول اور وقت کی ناقدری کرنے والا شخص کے طور پر شمار کرتی ہے۔

طنز و مزاح کا لکھنے والا ہمارے ادبی سماج کا ایسا لکھنے والا ہوتا ہے جو اپنے حالات کی تلخیوں کو بھلانے کیلئے ایسے خیالات و جذبات کی جلن و تپش کو لفظوں کی مٹھاس عطا کرتا ہے اور اس مٹھاس شیرینیت کو لفظوں میں پرو کر اس طرح پیش کرتا ہے کہ ماحول کی تلخی، جلن، جبر سب ہوا میں تحلیل ہو جاتے ہیں اور پڑھنے والا ناموافق حالات کو گھڑی بھر کیلئے ہی سہی بھول جاتا ہے اور تحریر کی لطف و لذت اسے کہیں دور لے جاتی ہے۔

اردو ادب میں دوسرے کو ہنسانے اور غم بھلانے کیلئے طنز و مزاح کا فن ہے جسے نثر میں بھی لکھنے والوں نے درجہ کمال تک پہنچایا ہے اور فن شعری میں بھی موجود ہیں موجودہ دور میں جبکہ حالات کے جبر نے لوگوں کی ہنسی چھین لی ہے اور چہرے پر سنجیدگی اور اداسی کی گرد جمی رہتی ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے قلم کے مرہم سے ان کے انتشار، جبر اور استحصال کے زخموں پر ہنسی خوشی اور شادمانی کے پھول رکھ رہے ہیں۔ گئے اور گذرے زمانے میں احمد شاہ پطرس بخاری، کنہیا لال کپور، رشید احمد صدیقی، مجتبیٰ حسین، شفیق الرحمان، شوکت تھانوی، پرویز اللہ مہدی وغیرہ کو شہرت و اہمیت حاصل رہی ہے جنہوں نے اپنی تخلیق کی سحر انگیزی سے اردو قاری کی ذہنی آسودگی کیلئے تلخیوں سے نجات کیلئے طنز و مزاح سے لبریز نثری شہ پاروں سے انہیں ہنسی قہقہے کی خوشگوار فضا میں گم رہنے پر مجبور کیا۔ پاکستان میں مشتاق احمد یوسفی، سرزمین ہند میں مجتبیٰ حسین، دلیپ سنگھ، نصرت ظہیر اور یوسف ناظم کے نام سر فہرست ہیں جنہوں نے اپنے طنز و مزاح کے تیر و نشتر سے سماج، ماحول، ذات پات کی تفریق اور ملکی زبوں حالی کو نشانہ بنایا اور سالوں سال تک اس فن کی آبیاری کی۔

ان لکھنے والوں نے جب اس آب و گل سے رشتہ منقطع کیا تو تازہ دم قافلہ پھر اردو ادب کے طنز و مزاح کی دنیا میں وارد ہوا۔ بنگال کی سرزمین میں بھی انسان کو زندگی کی تلخیوں اور مایوسیوں سے نکالنے پژمردہ دلوں اور غم سے لبریز شب و روز میں گھٹن محسوس کرنے والوں کو امید، امنگ اور حوصلہ دینے تازگی اور سرور بھرے لمحوں سے آشنا کرنے کیلئے سیف الاسلام سیف جیسے قلم کے مجاہد موجود ہیں۔

انہوں نے طنز و مزاح کے ذریعہ اپنا تخلیقی سفر شروع کیا ہے اور مسلسل لکھ رہے ہیں اور رسائل میں اپنی تخلیق کے ذریعہ اردو ادب میں اپنے مناسب مقام کے متلاشی ہیں۔

سیف الاسلام سیف نے نئے راستے کا انتخاب کیا ہے، اختصار سے کام لینے کا جوہر انہیں دیگر طنز و مزاح لکھنے والوں سے الگ متعلق کرتا ہے لیکن یہ جوہر ان کی تخلیق کو متاثر نہیں کرتا بلکہ ان کی تحریروں کی معنوی وسعت ہی متاثر ہوتی ہے بلکہ ان کے فن کارانہ کمال سے تحریر کی خوبصورتی بھی بڑھتی ہے اور سحر انگیزی بھی اردو ادب کے تمام اصناف میں طنز و مزاح ادب کی سب سے پیاری صنف سخن ہے جس کے پڑھنے والے زیادہ ہیں اور لکھنے والے کم طنز و مزاح سے لبریز مضامین شاید زیادہ محنت چاہتے ہیں اسی لئے اس صنف کی طرف نثر نگاروں کی توجہ کم ہے۔

تازہ اور پہلا مجموعہ "گل چھینٹے ہے اوروں کی طرف" میں کل 27 مضامین ہیں جو مختلف عنوانات سے مرصع اور کئی شگفتہ موضوعات سے لبریز ہیں لکھنے والے کی قلمی مہارت کی بدولت ایک جداگانہ لطف و لذت کے حامل ہیں اور کمال کا وحدت تاثر کا اظہار بھی کرتے ہیں مضامین میں زندگی کی ناہمواریوں کو بڑے خوبصورت انداز میں تسلسل سے بیان کیا ہے تحریر میں غضب کی روانی ہے شوخی ہے بے ساختگی ہے اور مزاح نگاری نے تو واقعات و حالات کے بیان کو اور بھی شگفتہ کر دیا ہے

'جد و جہد و مسلسل'

شیبا کوثر (برہ بترہ آرہ، بہار)

اماں نے جانے کیا دیکھ کر عمران سے میرا رشتہ طے کر دیا تھا۔ شاید اب وہ اچھے رشتے کی تلاش میں تھک چکی تھیں۔ کیونکہ میری عمر بہت زیادہ نہیں ہوئی تھی بس انیس بیس بہاریں پار کی تھیں۔ کھینچ کھانچ کے انٹر تک پڑھا، اماں سے بہت ضد کی تھی تب جا کر وہ راضی ہوئے تھے۔ مگر فائنل امتحان نہیں دے سکی۔ میری سہیلیاں ابھی یونیورسٹی کے مزے لے رہی تھیں اور میں چولہے چوکے میں جھونک دی گئی تھی۔ مجھ جیسی متوسط طبقے کی لڑکیوں کو صرف گھر کے آنگن میں جھلسنا ہوتا ہے۔

جب شادی کی تاریخ طے پائی تھی اس روز میں بہت روئی تھی۔ کتنے سارے خواب میری آنکھوں میں مر چکے تھے۔ یونیورسٹی میں پڑھنے کا خواب میں نے شروع سے دیکھا تھا۔ لکچرار بننے کا خواب پالا تھا۔۔۔۔۔ سب خواب بکھر گئے تھے۔ میں اداس دل لیکر سسرال آ گئی۔ عمران جیسا شوہر پا کر میں بہت خوش تھی۔ لیکن میری خوشی زیادہ دن تک قائم نہیں رہ سکی۔ عمران دیکھنے میں جتنا اسمارٹ تھا اندر سے اول درجے کا کاہل تھا۔ اس کی نوکری ایک بارہ ویز دکان میں لگی تھی مگر اس کی کاہلی کے باعث اسے وہاں سے نکال دیا گیا تھا۔ چھوٹی نند سے معلوم ہوا کہ وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ شروع کے دنوں میں جب عمران مجھ سے ہر وقت لگا رہتا۔ میٹھی میٹھی باتیں کرتا تو مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ کیونکہ وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔ مگر جب پیٹ کی آگ نہ بجھے تو خالی پیٹ میں محبت بہت بری لگتی ہے۔

ایک روز میں نے اس کا ٹفن تیار کر دیا اور اس سے کہا کہ فیکٹری چلا جائے۔ پچھلے دو دنوں سے وہ ایک فیکٹری میں کام کر رہا تھا۔

"جانم آج میں نے چھٹی کر لی ہے" اس نے ٹفن میرے ہاتھ سے لیکر چارپائی پر رکھ دی۔

"تم نے یہ کیا کیا۔۔۔۔۔۔؟" اتنی مشکل سے تو یہ نوکری ملی تھی میں ایک دم بھڑک اٹھی۔

"میرا دل نہیں لگتا کام میں"۔ وہ آرام سے چارپائی پر سو گیا۔

"چارپائی توڑنے میں خوب دل لگتا ہے" مجھ سے رہا نہ گیا۔ پہلی بار میں نے اس سے تیز آواز میں بات کی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا دیا۔

"میرا من میں جو کروں تم کون ہوتی ہو بولنے والی"۔ اس نے غصے میں چلا کر کہا۔

میں کیا کہتی چپ چاپ باورچی خانے میں چلی گئی۔ وہاں ساس اماں بھی شروع ہو گئیں۔

"ارے اپنے میاں کو سمجھا، کر کام پر جایا کرے۔ ایک شوہر تجھ سے نہیں سنبھل رہا۔۔۔۔۔ سوچا تھا کہ گھر میں بہو آئے گی تو سنبھال لے گی مگر تو کسی کام کی نہیں۔۔۔۔۔ دونوں کو بس بیٹھے بیٹھے روٹی چاہئے"۔ اماں نے اپنا سارا غصہ مجھ پر اتارا۔

متوسط طبقے کی عورت کا یہی المیہ ہے کہ شوہر غلطی کرے مگر مجرم بیوی کو ٹھہرایا جاتا ہے۔

"اب جا بھی تجھے دیکھ کر میرا دماغ خراب ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ پہلے تو ایک کھانے والا تھا اب دو دو کون کھلائے گا"۔ میں روٹی اور سبزی لئے بیٹھی تھی مگر ایک بھی نوالہ میرے حلق سے نیچے نہیں اترا۔۔۔۔۔ ہم عورتیں کتنی بے مول ہوتی ہیں۔ جس کے ساتھ چاہا باندھ دیا۔۔۔۔۔ عزت تو ہوتی ہی نہیں ہر جگہ ذلت ڈپٹ پھٹکار ہی سننے کو ملتی ہے۔ میرے ساتھ اتنی رعایت تھی کہ عمران یا سسرال والے مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ عمران کی وجہ کر گھر میں ہر وقت کچ کچ ہوتی رہتی۔ گھر میں میری کوئی عزت نہیں تھی۔ سارا دن کولہو کے بیل کی طرح کام کرتی ساس، سسر، دیور اور نند سے ہر وقت مجھے ہی طعنے سننے پڑتے۔ شادی کے بعد میرا کوئی بھی شوق سنگھار پورا نہیں ہوا تھا۔ دو روپے کی کلپ تک بھی عمران نے لا کر نہیں دی تھی۔ میرے بال ہمیشہ منہ پر جھولتے رہتے۔ چونکہ میرے بال گھنگھریالے تھے۔ میرے بکھرے بال دیکھ کر ایک روز میری نند نے مجھے اپنی استعمال شدہ پرانی کلپ نکال کر دی۔

"یہ لو بھابھی آپ کے بال بکھرے رہتے ہیں اچھے نہیں لگتے"۔ اس نے اپنی پرانی کلپ جس کے چند تک اکھڑے ہوئے تھے مجھے دیئے۔ میری آنکھوں کے نمی کٹوروں میں بے بسی کے آنسو تیرنے لگے۔ میں نے رخ موڑ کر اسے اپنے آنچل میں جذب کر لیا۔

"ارے آج تو تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ غالم لٹ جو تمہاری پیشانی پر جھولتی رہتی تھی، مجھے بالکل اچھی نہیں لگتی تھی۔ عمران نے میرے کلپ لگے بالوں کی تعریف کی مگر مجھے ذرا بھی خوشی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ اگر وہ مجھے ایک جوڑا سستی سی کلپ لا کر دیتا تو میں خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔

اماں کے بہت بلانے پر جب میں مائکے جانے کیلئے تیار ہوئی تو میرے پاس ڈھنگ کا کوئی جوڑا نہیں تھا جو میں زیب تن کر لیتی۔ میں نے وہی پرانی لال پرنٹیڈ پھولدار ساڑی نکالی جو شادی کے پالٹ میں اماں نے کپڑے میں دی تھی مگر اب وہ کپڑے سے سکڑ چکی تھی۔ میں نے استری گرم کیا اور بڑی محنت کے بعد وہ پہننے کے لائق ہوئی۔ چپل نکالی تو اس کے فیتے ٹوٹے ہوئے تھے۔ میرے پاس ایک جوڑی چپل بھی نہیں تھی۔ اس سے بڑا دکھ اور کیا ہو سکتا ہے کہ جوان جہان شوہر کے رہتے ہوئے میں ایک بھکاری کی سی زندگی گزار رہی تھی۔ نند نے اپنی سینڈل نکال کر دی جو وہ اسکول پہن کر جاتی تھی۔ میں تیار ہو کر باہر نکل آئی۔ عمران میرا انتظار کر رہے تھے۔ مجھے دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔۔۔ "نازو سینڈل تم پر بہت سوٹ کر رہا ہے"۔

"خاک سوٹ کر رہا ہے، میں نے غصے سے انہیں گھورا۔ انہوں نے میرا غصہ نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ یہ سینڈل روشنی سے تم نے لی ہے"۔

"حد ہوتی ہے بے غیرتی کی"۔ میں احتجاج کئے بنا نہیں رہ سکی۔

روشنی کیلئے ابا لاتے ہی رہتے ہیں۔۔۔۔ اس سے لے لینے میں کیا حرج ہے۔

وہ اب بھی باز نہیں آیا تھا، مانگنے کی پیدا کر شرم نہیں آتی آپ کو۔۔۔۔۔ جوان ہیں صحت مند ہیں کما کر پہنا ئیں۔۔۔۔۔ میری بات سن کر بھڑک اٹھے۔

"تمہارا سارا شوق تو پورا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ کس چیز کی کمی ہے۔ کیا بھی میں نے تمہیں بھوکا رکھا ہے اور ابا کس دن کیلئے ہیں۔

اف! ان کی ذہنیت کتنی چھوٹی تھی۔۔۔۔۔ میں اندر ہی اندر رونے لگی۔ وہ بولنے والے نہیں تھے۔۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی تھی۔ بہت سمجھایا تھا کہ وہ کوئی کام کریں مگر وہ اول درجے کے کاہل ہی رہے۔

میں مائکے آئی تو میری سہیلیاں مجھ سے ملنے آ گئیں۔ وہ سب بہت خوش تھیں۔ صائمہ میری سب سے عزیز سہیلی تھی۔ وہ ایک پرائیوٹ اسکول میں ٹیچر تھی۔ میں نے اس سے اپنے لئے بات کی تو وہ کہنے لگی۔

"دیکھو ناز اسکول میں کم سے کم گریجویٹ کر لیتے ہیں اور تم تو انٹر پاس بھی نہیں ہو۔ لوگ صلاحیت نہیں ڈگری دیکھتے ہیں"۔

"تم کوشش تو کرو صائمہ"۔ میں نے منت و خوشامد بھرے لہجے میں کہا۔

"مشکل ہی نہیں ناممکن ہے میری پیاری دوست۔۔۔۔۔ لک جھک سارے اسکول اچھے اسکول کی پہلی شرط یہی ہے۔ ہمارے اسکول میں زیادہ تر ایم اے۔ بی ایڈ ٹیچر ہیں۔ تم کوئی دوسرا راستہ سوچو۔

"میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے تم ہی بتاؤ"۔ مستقل ذہنی تناؤ میں رہنے کی وجہ سے میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی ختم ہو گئی تھی۔

"تم گھر بیٹھ کام مثلاً سلائی، کڑھائی وغیرہ بھی تو کر سکتی ہو۔ تم نے اس کی ٹریننگ اسکول میں لی بھی تھی۔۔۔۔۔ صائمہ نے ایک نئی تجویز رکھی۔

صائمہ کو میں نے اپنے حالات بتا دیئے تھے۔ یوں بھی کب تک میری حالت اس سے چھپی رہتی۔ میری پھٹی اوڑھنی بھی تو ضرور چغلی کھاتی۔

اپنے حالات کو سنبھالنے کیلئے میں نے لوگوں کے کپڑے سینے شروع کر دیئے۔ آج اسی سے دس ہزار روپے آ جاتے ہیں۔ بس کسی طرح سے اس مسلسل جد و جہد کرتی زندگی کی گاڑی کھینچ رہی ہوں۔ سوچتی ہوں اماں ابا نے اگر آگے پڑھایا ہوتا تو میں بھی صائمہ کی طرح کسی اسکول کی ٹیچر ہوتی۔ اب مجھے یوں مشقت نہیں کرنی پڑتی۔ میری دو بیٹیاں ہیں میں انہیں خوب پڑھاؤں گی تاکہ وہ اپنی اس مسلسل جد و جہد زندگی کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائیں۔۔!!

غزلیں

بلند اقبال

حالِ دل پر ادب کے پہرے ہیں
اشک پلکوں پہ آ کے ٹھہرے ہیں
کو بہ کو چیختی ہے مظلومی
منصفِ وقت کتنے بہرے ہیں
لوگ سائے سے خوف کھانے لگے
چار سو وسوسوں کے پہرے ہیں
مہرباں ایک سائباں بھی نہیں
اور بادل بھی سر پہ گہرے ہیں
دل کا سونا تو لٹ گیا کب کا
حرف لب پہ مگر سنہرے ہیں
بارشِ اشک بھی مٹا نہ سکی
دل کے داغوں کے رنگ گہرے ہیں
میری دنیا تباہ کرنے میں
جانے پہچانے چند چہرے ہیں

شارق ریاض، کولکاتا

برا جو شخص ہے اچھا دکھائی دیتا ہے
ہر ایک چہرے پہ چہرہ دکھائی دیتا ہے
جدھر بھی دیکھئے شعلہ زنی کا ہے منظر
عجیب شہر کا نقشہ دکھائی دیتا ہے
ادائے خاص ہے تیرا یہ مجھکو بہلانا
مجھے تو دال میں کالا دکھائی دیتا ہے
ہر ایک رنگ کو اس نے ملا دیا لیکن
تمام رنگ ہی پھیکا دکھائی دیتا ہے
سسک رہی ہے مری آرزو مرے دل میں
دیارِ عشق میں دھوکہ دکھائی دیتا ہے
میں ٹوٹ پھوٹ بھی جاؤں تو کیا غرض مجھکو
انا کی ضد پہ دل اپنا دکھائی دیتا ہے
میں اپنے خواب سے بیزار ہو گیا شارق
نہ جانے خواب میں کیا کیا دکھائی دیتا ہے

شہرِ غزل کا روشن منارہ۔۔۔ڈاکٹر مشتاق انجم

عظیم انصاری، جگتدل

شاعری کسی بھی زبان و ادب کی جان ہوا کرتی ہے لیکن جہاں تک اردو شاعری کی بات ہے تو اس کی مقبولیت کے کیا کہنے۔ معروف شاعر و ادیب مرحوم وحید عرشی نے ایک بار مجھ سے کہا تھا کہ جو شخص بھی اردو سیکھ لیتا ہے وہ کم سے کم زندگی میں ایک شعر ضرور کہتا ہے۔ اردو شاعری کی سب سے مقبول صنف غزل ہے۔ یہ عربی زبان کا لفظ ہے جو فارسی زبان سے ہوتے ہوئے اردو زبان تک آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں عورتوں سے یا عورتوں کی باتیں کرنے کے۔ قدیم شعراء کا موضوع حسن و عشق ہی ہوا کرتا تھا لیکن بدلتے زمانے کے ساتھ ساتھ اس میں نمایاں تبدیلیاں آتی گئیں اور آج غزل میں ہر طرح کے مضامین باندھے جاتے ہیں۔ غزلیہ شاعری الفاظ و آہنگ کے تال میل پر ٹکی ہے۔ یہی سبب ہے کہ اسے غنائی صنف بھی کہتے ہیں کیونکہ ترنم و موسیقی سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بجا ہوگا کہ اردو شاعری کا بیشتر سرمایہ غزلوں پر مشتمل ہے۔ دکن کا پہلا صاحب دیوان شاعر قلی قطب شاہ بھی غزل گو تھا۔ میر، غالب، ذوق و مومن جیسے شاعروں نے غزل کے حسن کو دوبالا کیا تو بعد کے شاعروں نے اس کے گیسو سنوارتے سنوارتے اسے زندگی کی سچائیوں سے قریب تر کر دیا۔ زمانے کے نشیب و فراز سے گزرنے کا یہ عمل آج بھی جاری و ساری ہے بقول عالم شبلی

"غزل ایک ایسی نگار خود آرا ہے جو یہ آسانی کسی کو منہ نہیں لگاتی۔ اس کی شانہ کشی کی تمنا تو ہر شاعر کو ہوتی ہے لیکن اس کا شرف ان چند شاعروں کو ہی ہوتا ہے جو اسے نئی آب و تاب اور رعنائی و دلکشی سے آراستہ کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔" آیئے آج ہم آپ کی ملاقات ایک ایسے ہی شاعر سے کراتے ہیں جو نئی آب و تاب کے ساتھ غزل کو آراستہ کرنے کا ہنر جانتا ہے جسے دنیائے ادب ڈاکٹر مشتاق انجم کے نام سے جانتی ہے۔ ان کی شخصیت ہمہ جہت ہے۔ وہ بیک وقت ایک مقبول افسانہ نگار، ناول نویس اور کامیاب مترجم ہیں اور ساتھ ہی ایک خوش فکر شاعر بھی ہیں۔ انھوں نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز 1980 میں افسانہ نگاری کی حیثیت سے کیا۔ اب تک افسانے کی تین کتابیں آ چکی ہیں۔ "رانگ نمبر" کے نام سے ایک ناول بھی لکھا ہے۔ بنگلہ زبان کے دو ناولوں کا انھوں نے کامیاب ترجمہ بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر مشتاق انجم نے اپنے شعری مجموعہ "آسماں پہچانتا ہے" (2010) کے پیش لفظ میں اپنی شاعری سے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا ہے۔ "مجھے یاد نہیں کہ شعر کہنے کی خواہش میرے اندر کب جاگی لیکن جون 1985 میں پہلی بار جب اس خواہش نے سر ابھارا تو غزلیں، نظمیں، رباعیاں اور ماہئے کہنے کا سلسلہ شروع ہوا جو تا حال جاری ہے لیکن غزلیہ شاعری کا میں شعر ہمیشہ پیش نظر رہتا ہے

تم تم کہو، سنبھل کے کہو، شان سے کہو
روداد شوق ضبط کے عنوان سے کہو

ڈاکٹر مشتاق انجم نے شاعری کی مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن میں یہاں ان کی غزل گوئی پر ہی روشنی ڈالوں گا۔ ایک بات تو طے ہے کہ ڈاکٹر مشتاق انجم نے اپنی شاعری سنبھل سنبھل کے کی ہے۔ اس کا اندازہ ان کی شاعری سے بھی ہوتا ہے۔ انھوں نے جہاں قدماء سے استفادہ کیا ہے وہیں جدید تقاضوں کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ جو شخص سات کتابوں کا خالق ہو تو اس کی بالغ ذہنی کے کیا کہنے۔ ان کی غزلیہ شاعری میں مشاہدات و تجربات کے عمدہ نمونے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

وہ ایک شخص جو موجود ہے مرے اندر
زمیں کو عرش کرے، ذرے کو گہر کر دے
نہ پا کے میں نے اسے اس طرح بھی پایا ہے
کہ مجھ سے ملتا ہے وہ شخص اجنبی کی طرح
قہقہے کی موت ہے یا موت کی آواز ہے
سسکیاں لیتا ہوا اب زندگی کا ساز ہے
کیوں اٹھاتے ہو عبث دیوار میری راہ میں
سوئے منزل تو مجھے عزم سفر لے جائے گا
بعد تکمیل ہوئی گھر کی حقیقت معلوم
گھر کہاں بنتا ہے دیوار سے، چھت سے، در سے
قلم اس کا تو اٹھانا تھا اٹھایا لیکن
آ گیا مجھ کو بھی جینے کا ہنر اس کے بعد
آسماں پہچانتا ہے میرے گھر کا راستہ
بجلیوں کا سلسلہ میرے مکاں کے ساتھ ہے

مندرجہ بالا اشعار ڈاکٹر مشتاق انجم کی بالغ نظری کی عمدہ مثال ہیں۔ ان اشعار میں روایت کے ساتھ جدت اور ندرت کے حسین عکس نمایاں ہیں، ساتھ ہی ان کا انفرادی لہجہ بھی روشن نظر آ رہا ہے۔ ڈاکٹر مشتاق انجم کے شعری مجموعہ کی تقریظ میں سالک لکھنوی نے لکھا ہے کہ

"فنون لطیفہ کا کوئی فنکار، وہ شعوری یا لاشعوری طور پر کسی دوسرے کا ہم خیال ہوتے ہوئے بھی جب اس خیال کو پیش کرتا ہے تو انداز بیان بدل جاتا ہے۔ آواز کے زیر و بم میں فرق آ جاتا ہے۔ الفاظ بدل جاتے ہیں اور خیال ایک نیا لباس زیب تن کر لیتا ہے۔ یہی تبدیلی اس فنکار کا رنگ بن جاتی ہے اور وہ دوسروں سے الگ نظر آتا ہے۔"

ڈاکٹر مشتاق انجم کی غزلوں میں مرصع سازی اور مینا کاری زبان کی فصاحت اور سلاست ہے۔ وہ رموز شاعری سے کما حقہ واقف ہیں اور اسی سبب وہ سادہ و سلیس زبان میں بلیغ بات کہہ جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ کریں۔

نہ آرزوئے صدف ہے نہ جستجوئے گہر
یہی بہت ہے کہ اس سمت وہ نظر کر دے
کام لیتا ہے مجھی سے وہ مصیبت میں سدا
بھول جاتا ہے مگر مجھ کو میرے کام کے بعد
اسی نے سنگ عداوت مری طرف پھینکا
وہ ایک شخص جو کل تک مری پناہ میں تھا
دھوپ اوڑھے سر برہنہ لوگ ہیں گرم سفر
لطف موسم کا جدا، منزل کی لذت ہے جدا
رائج الوقت ہیں بازار میں کھوٹے سکے
جو کھرے ہیں انہیں ہوتے ہوئے رسوا دیکھا

شہرۂ آفاق ناقد شمس الرحمٰن فاروقی کا کہنا ہے

"شاعری کی بنیاد مضمون ہے اور مضمون کی بنیاد استعارہ ہے۔ استعارہ ہمیں دنیا کے نئے نئے انداز دکھاتا ہے اور زندگی کی نئی نئی تعبیرات تک پہنچنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ شاعری کی زبان کو اظہار ذات اور انکشاف حیات کے لائق بنانے کے لیے زبان کی اور پری تنگ پر استعارہ کا سہارا لینا اشد ضروری ہے۔" ڈاکٹر مشتاق انجم بھی اس ہنر میں کمال رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنی غزلوں میں ایسے اشعار کو اس سلیقے سے برتا ہے کہ بے ساختہ زبان سے واہ نکل جاتی ہے اور یہی وصف ان کی شاعرانہ بصیرت کی دلیل بھی ہے۔ مثال کے طور پر یہ چند اشعار دیکھیں

مرے مزاج کی جولانیاں سمجھ اے چرخ!
رہِ حیات ہو آساں تو پر خطر کر دے
حوصلوں کی چھاؤں میں رہتا ہوں سرگرم سفر
دھوپ کیا روکے گی بڑھ کر راستہ میرے لیے
پڑھتا ہے تو دل کو پڑھئے، دل ہی آئینہ ہے
چہرے پر چہرے ہیں کتنے ان کو پڑھنا کیسا
بیچ وہ پانوں کے پس پس کر جیے
اک زمیں تھی اور اک تھا آسماں
کبھی تھی رسم جہاں بتیاں جلانے کی
وہیں ہے اب تو چلن بستیاں جلانے کا
لکلتا ڈوب کر سورج کا یہ پیغام دیتا ہے
خدا کی ذات سے انساں کبھی غافل نہ بن جائے
ہماری آنکھوں کا رشتہ چمکتے جگنوں سے ہے
کبھی چڑھتے ہوئے سورج کی ہم پوجا نہیں کرتے

چھوٹی بحر میں غزل کہنا ایک مشکل امر ہے کیونکہ اس میں مضامین کو باندھنے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو شاعر چھوٹی بحر میں اچھی غزلیں کہتا ہے وہ یقیناً ایک اچھا فنکار ہے۔ چھوٹی بحر میں روانی کے ساتھ بات مکمل کرنا بڑی ہنر مندی کا کام ہے۔ یہ ہنر مندی مشتاق انجم کے یہاں بدرجہ اتم موجود ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں پیچیدگی بھی کم ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ کریں۔

ذہن و دل کی جنگ کا حاصل یا اللہ!
کس نے کس کو الجھایا، میں کیا بولوں
گفتگو کون سے موڑ پہ آ گئی
میں کہیں مختصر، تم کہیں مختصر
رات، طوفانی ہوا، بارش کا زور
زندگی اک ناتواں چھپر لگے
آنکھ پہ انصاف کی پٹی ہے اور
ہاتھ لمبا ہے بہت قانون کا
اسے کیا پتا، کیا ہے صحرا نوردی
ہواؤں کی جو بے زبانی میں گم ہے
قلم حق بات لکھ کر کیا کرے گا
کہیں اس کا کوئی قاری نہیں ہے
چھپ گیا زخم دل تبسم میں
ایسے پردے کا کچھ جواب نہیں
صبح دم کتنے فسانوں کا جہاں
ایک اخبار ہمارے آگے

انسان سماج کا اٹوٹ حصہ ہے۔ جس سماج میں وہ رہتا ہے، اس کے اردگرد کے تمام منظر پس منظر پر وہ اپنی نگاہ رکھتا ہے اور اپنے محسوسات کو اوروں پر اپنی عقل سلیم کے مطابق ظاہر کرتا ہے۔ ادب ان سماجی محسوسات کا آئینہ دار ہے۔ ایک بالغ نظر شاعر جب ان محسوسات کو شعری جامہ پہناتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے۔ عصری آگہی کا ادراک شاعر کو صرف سماج سے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا سے قریب کر دیتا ہے۔ آج بہت سے شعراء عصری مسائل کو اجاگر کرنے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ڈاکٹر مشتاق انجم بھی ایسے ہی شعراء کی صف میں آتے ہیں۔ معروف بزرگ شاعر و ادیب حضرت قیصر شمیم کا کہنا ہے

"مشتاق انجم اپنی آنکھیں بند نہیں رکھتے۔ وہ کھلی آنکھوں سے اپنے دور کے تمام حقائق کا جائزہ لیتے رہتے ہیں اور جائزہ لینے کے دوران ان کے دل میں جو کیفیات اجاگر ہوتی ہیں، انھیں وہ شعری قالب عطا کرتے ہیں۔"

آیئے اس روشنی میں ڈاکٹر مشتاق انجم کے ان اشعار کو دیکھیں

گرم ہے بازار قتل و خون کا
کیا نومبر، کیا مہینہ جون کا
منظروں میں آنکھ ہے الجھی ہوئی
اور کیسی بے بسی ہے آج کل
جب سے بچے نے کھلونے سے بہلنا چھوڑا
دس برس میں ہی اسے تیس کے سن کا دیکھا
اک جانب ہے کالا پربت، دوسری جانب کھائی ہے
پربت کاٹ کے راہ نکالو، آج اسی میں بھلائی ہے
کیسے کٹتا ہے جگر، آنکھ سے بہتا ہے لہو
کتنے دلدوز ہیں حالات ہمیں جانتے ہیں
انجم قدریں بھاگ رہی ہیں تیزی سے
شاخ گل کی جنبش سے ڈر جاؤں میں
آئینوں کی بھیڑ میں بھی دیکھئے
کس قدر بے چہرگی ہے آج کل
ایک چہرے کے بہت سے روپ ہیں
کس سے نفرت، کس کا ارماں کیجئے
مطلبی دور میں اخلاص کا پیکر وہ شخص
اس نے رکھا ہے بھرم پچھلے داستانوں کا

مشتاق انجم کی غزلوں میں کلاسیکی رچاؤ بھی ہے اور جدید رنگوں کی آمیزش بھی لیکن اس میں ان کا انفرادی لہجہ بھی جھلکتا ہے۔ اس قبیل کی غزلیں اس دور انتشار میں سامعین اور قارئین کے دلوں کے لیے راحت کا سامان بنی ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر مشتاق انجم کی غزلوں میں بھی ایسے اشعار موجود ہیں ملاحظہ کریں

مرے خیال کے رشتے کو باثر کر دے
میں اس کو سوچ رہا ہوں، کوئی خبر کر دے
یاد تو آئے کئی چہرے ہر اک کام کے بعد
کوئی بھی نام کہاں آیا ترے نام کے بعد
مہربانوں میں ترا نام تو لکھا ہے مگر
خوب واقف ہوں مری جان ترے تیور سے
تیرے بوسے کا کرشمہ تھا کہ نظروں کا کمال
سنگ کو ہونا پڑا رشک گہر اس کے بعد
روزن کھلا تھا دل کا، ہوائیں بھی آئی تھیں
لیکن قریب تر تھا جو دلبر کہاں گیا
کیا کہوں، کیوں کہوں اور کس سے کہوں
قصہ درد میرا نہیں مختصر
چوم کر ہاتھ مرا دیتا ہے وہ دل کو کسک
کیسا دشمن ہے کہ جو جان سے بھی پیارا ہے

ان تمام پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے ہم بلا خوف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر مشتاق انجم شہر غزل کے ایک اچھے سخنور ہیں اور ان کے اشعار میں روایت کی پاسداری کے ساتھ ندرت خیالی بھی ہے۔ ان کی غزلیہ شاعری لہجے و آہنگ کے سبب نئے امکانات کو اجاگر کرتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آنے والے برسوں میں یہ امکانات مزید روشن ہوں گے۔

91631964776

Read and Recommend
The daily Surathal
Srinagar
صورت حال
صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

غزلیں

بلند اقبال

حالِ دل پر ادب کے پہرے ہیں
اشک پلکوں پہ آ کے ٹھہرے ہیں
کو بہ کو چیختی ہے مظلومی
منصفِ وقت کتنے بہرے ہیں
لوگ سائے سے خوف کھانے لگے
چار سو وسوسوں کے پہرے ہیں
مہرباں ایک سائباں بھی نہیں
اور بادل بھی سر پہ گہرے ہیں
دل کا سونا تو لٹ گیا کب کا
حرف لب پہ مگر سنہرے ہیں
بارشِ اشک بھی مٹا نہ سکی
دل کے داغوں کے رنگ گہرے ہیں

کینسر کے علاج کا نیا طریقہ دریافت

ایک ماہ قبل ہی برطانوی سائنسدانوں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ جان لیوا مرض کینسر کے علاج کا نیا طریقہ دریافت کرنے میں کامیاب گئے ہیں۔

برطانوی سائنسدانوں نے کہا تھا کہ وہ کینسر کے علاج کے لیے ایک ایسا طریقہ بنانے میں ابتدائی طور پر کامیاب ہو گئے ہیں، جس کے ذریعے انسان کے اندر ہی عارضی خلیاتی بینک قائم کیا جائے گا۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ خلیاتی بینک سے ہی خلیات انسانی جسم کے دیگر حصوں میں منتقل کر کے کینسر سمیت دیگر بیماریوں کے اثرات کو ختم کیا جا سکے گا۔

ساتھ ہی ماہرین نے کہا تھا کہ وہ ابھی اس نئے طریقے بنانے کے ابتدائی مرحلے میں ہیں اور انہیں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ تاہم اب امریکی ماہرین نے بھی کینسر کا ایک نیا مگر برطانوی ماہرین کے طریقے سے ملتا جلتا نیا نظام بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔

امریکی ماہرین کے مطابق وہ انسانی جسم میں موجود ٹی سیلز کے نظام سے ایسے طاقتور سیل حاصل کر کے ان کے ذریعے ہی کینسر کے سیلز کو ختم کرنے کرنے کے نئے طریقے کو بنانے میں کامیاب گئے ہیں۔ سائنس جرنل سیل اسٹیم سیل میں شائع رپورٹ کے مطابق ماہرین نے کینسر کے علاج کے لیے بنائے گئے نئے طریقے کار کو 'کینسر اسٹیم سیل' کا نام دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق لاس اینجلس میں واقع یونیورسٹی آف کیلیفورنیا (یو سی ایل اے) کے ماہرین نے بلڈ اسٹیم سیل کے ذریعے کینسر کا علاج کرنے کا نیا طریقہ دریافت کیا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا کہ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس طریقہ کار کے تحت خود متاثرہ شخص کے جسم میں موجود خون کے سفید خلیات سمیت دیگر طاقتور خلیات کو کینسر کے وائرسز کو ختم کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ماہرین کا کہنا تھا کہ وہ ابھی اس نئے نظام کو بنانے کے ابتدائی مرحلے میں ہیں اور انہیں امید ہے کہ وہ اس نئے طریقے کو مکمل طور پر بنانے میں کامیاب جائیں گے۔ تاہم ماہرین نے اعتراف کیا کہ طریقہ کینسر سے متاثر ہر شخص کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا۔

ماہرین نے وضاحت کی کہ بعض کینسر کے شکار مریض ایسے بھی ہوتے ہیں، جن کے خون کے سفید خلیات انتہائی کم اور کمزور ہوتے ہیں، جو کینسر کے وائرس کا مقابلہ نہیں کر سکتے، اس لیے یہ طریقہ کچھ مریضوں کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ ساتھ ہی ماہرین نے امید ظاہر کی کہ اس طریقے پر مسلسل تحقیق کے دوران مزید بہتریاں بھی ہو سکتی ہیں۔ خیال رہے کہ کینسر کے مریضوں کا علاج کرنے کے لیے اب بھی ڈاکٹرز اس سے ملتے جلتے طریقے کے ذریعے ہی کچھ مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔

تاہم امریکی ماہرین کے دریافت کیے گئے اس نئے طریقے کے بعد زیادہ تر مریضوں کا اسی طریقے کے ذریعے علاج کیے جانے کا امکان ہے۔ ماہرین نے اس نئے طریقے کو 'کینسر اسٹیم سیل' کا نام دیا ہے جب کہ اسی طرح کے 'اسٹیم سیل تھراپی' کے ذریعے ڈاکٹرز دیگر جان لیوا مرضوں کے مریضوں کا علاج بھی کرتے ہیں۔

ہڈیوں کا شوربہ بلڈ پریشر، موٹاپے اور امراض قلب میں مفید

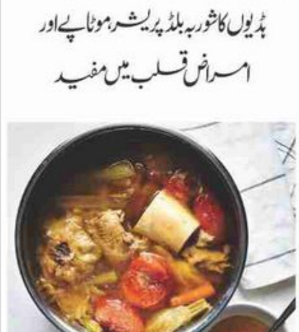

وینزویلا: ہڈیوں اور اس کے ریشوں سے بنا سوپ نہ صرف دل کو قوت دیتا ہے بلکہ کئی طرح کے امراض کو روکنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اگر ہڈیوں کو گودے اور اس سے چپکے ہوئے ریشوں سمیت سرکے میں دھیرے دھیرے پکایا جائے تو اس شوربے کے کئی فوائد سامنے آتے ہیں۔ غذائی ماہرین اسے 'ایک نئی کافی' قرار دے رہے ہیں جس میں کئی طرح کے غذائی اجزا معدنیات اور امائنو ایسڈز پائے جاتے ہیں۔

ہڈیوں کے شوربے یا سوپ میں کولاجن کی بڑی مقدار موجود ہوتی ہے جس سے جلد ہموار اور خوبصورت ہوتی ہے جبکہ جوڑوں کے افعال بہتر ہوتے ہیں تاہم کولاجن ہماری جلد تک نہیں پہنچ پاتی کیونکہ وہ نظام ہاضمہ میں ٹوٹ پھوٹ کر امائنو ایسڈز میں بدل جاتی ہے۔

دل کے لیے مفید

ماہرین نے یہ نوٹ کیا کہ بھنی ہوئی ہڈیاں غالباً ایسے پروٹین خارج کرتی ہیں جو نظام ہضم کے دوران پہلے امائنو ایسڈ اور پھر پیپٹائڈز میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس پیچیدہ عمل میں جو پیپٹائڈز ملتے ہیں وہ اصل پروٹین سے قدرے مختلف ہوتے ہیں۔

وینزویلا میں انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے وابستہ پروفیسر لیٹیسیا موریا کہتی ہیں کہ شوربے کے پیپٹائڈز دل کے لیے مفید ہوتے ہیں اور ان میں موجود تین طرح کے اینزائم (خامرے) ایسے پائے جاتے ہیں جو دل کے پورے نظام کو باقاعدہ بناتے ہیں۔ مثلاً ایک اینزائم اے سی ای ون ہائی بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے اور دل کی بیماری سے وابستہ سوزش بھی کم کرتا ہے۔

علاوہ ازیں ہڈیوں کے شوربے میں پائے جانے والے دیگر اہم اجزا ٹائپ ٹو ذیابیطس، شریانوں کی تنگی اور دیگر امراض کو بھی روکتے ہیں۔

پیٹ پھولنے کے مسئلے سے 2 منٹ میں نجات دلانے والا ٹوٹکا

بہت زیادہ یا بہت تیزی سے کھانے کے نتیجے میں پیٹ پھول جاتا ہے یا یوں کہہ لیں اندر سے سوج جاتا ہے جس کے نتیجے میں کافی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔

ویسے یہ جان لیں کہ ہر وقت پیٹ سپاٹ رکھنا نارمل نہیں ہوتا کیونکہ کھانے یا پینے کے بعد غذائیں اور سیال مواد معدے اور آنتوں میں جگہ بناتا ہے، یعنی وہ کچھ پھول جاتے ہیں۔

ویسے تو پیٹ کا بہت زیادہ پھولنا ضروری نہیں، اس بات کی علامت ہو کہ آپ نے کچھ غلط کھا لیا ہے تاہم یہ اتنا پھول جائے کہ کپڑے تنگ محسوس ہونے لگے تو اس کی وجہ آپ کی غذا ہی ہو سکتی ہے۔ درحقیقت نظام ہاضمہ کے پاس یہ ایسا ذریعہ ہے جو بتاتا ہے کچھ گڑبڑ ہے، جب ایسا ہوتا ہے تو آپ کو قبض، گیس یا درد کی شکایت ہو سکتی ہے۔

جب ایسا ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ کیا ایک یا 2 درد کش گولیاں کھا کر دن گزرنے کا انتظار کریں یا کچھ گھریلو ٹوٹکوں کو آزمائیں جو موثر بھی ثابت ہو سکتے ہیں؟ اگر آپ کو اس مسئلے کا سامنا ہے تو گھریلو ٹوٹکوں سے مسئلہ پوری طرح تو حل نہیں ہوتا مگر کافی ریلیف ضرور مل جاتا ہے۔

ایسا ہی ایک ٹوٹکا جانیں جو کہ آسان ہونے کے ساتھ فوری اثر کرتا ہے جس کے لیے بس 2 منٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ویسے تو بہترین حل یہ ہے کہ کھانا آرام سے کھائیں اور نوالے کو اچھی طرح چبائیں۔

تو اس ٹوٹکے کے لیے فرش پر لیٹ جائیں، گھٹنوں کو اوپر کی جانب موڑ لیں جبکہ پیروں کو فرش پر ٹکا کر رکھیں۔

اب دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھیں اور گول دائرے میں مساج کریں، یہ عمل کلاک وائز اور اینٹی کلاک وائز کریں۔

آپ ان حصوں پر ہاتھوں سے مالش کے دوران ہلکا دباؤ بھی ڈال سکتے ہیں جہاں درد محسوس ہو رہا ہو اور یہ مساج اس وقت تک جاری رکھیں جب تک معدے میں سکون محسوس نہ ہو۔

اس مسئلے کو ہمیشہ دور رکھنے کے لیے مناسب مقدار میں پانی پینا ضرور عادت بنا لیں کیونکہ ڈی ہائیڈریشن سے بچنے کے لیے جسم پانی جمع کر لیتا ہے جس سے بھی پیٹ پھول جاتا ہے۔

ناشتے کے وہ سنہری اصول جو آپ کو ہمیشہ فٹ رکھیں

جسمانی طور پر فٹ رہنے کے لیے ناشتہ ممکنہ طور پر دن کا اہم ترین کھانا ہوتا ہے مگر اس صورت میں جب آپ کچھ اصولوں پر عمل کریں۔

اگر تو آپ ناشتے کو اہمیت نہیں دیتے تو جان لیں کہ اپنے دن کا آغاز صحت کے لیے ناقص غذا سے کرنا انتہائی نقصان دہ اثرات کا باعث بن سکتا ہے۔

آسٹریلیا کی میکوائر یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ محض 4 دن زیادہ چربی اور چینی سے بھرپور ناشتہ کرنا بھی نمایاں دماغی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے۔ دماغ سے ہٹ کر یہ عادت جسم پر کیا اثرات مرتب کر سکتی ہے وہ آپ نیچے لنک میں دیکھ سکتے ہیں۔

تو اگر جسمانی اور ذہنی طور پر فٹ رہنا چاہتے ہیں تو ناشتے کے ان 3 اصولوں پر ہمیشہ عمل کریں جو کچھ زیادہ مشکل بھی نہیں۔

ناشتے کا وقت

یہ تو طبی ماہرین عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ ناشتہ دن کی سب سے اہم غذا ہوتی ہے، جسے چھوڑنا جسمانی گھڑی کو متاثر کر کے موٹاپے سمیت کئی طرح کے امراض کا باعث بن سکتا ہے۔ تاہم گزشتہ سال یہ بات سامنے آئی تھی کہ ایک مخصوص وقت سے پہلے ناشتہ کر لینا موٹاپے سے بچانے بلکہ اس سے نجات کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تل ابیب یونیورسٹی اور ہیبرو یونیورسٹی کی مشترکہ تحقیق میں بتایا گیا کہ ناشتہ نہ کرنے کی عادت نہ صرف موٹاپے بلکہ مختلف امراض جیسے ذیابیطس ٹائپ ٹو، بلڈ پریشر اور امراض قلب وغیرہ کا خطرہ بڑھاتی ہے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ ایک مخصوص وقت سے پہلے کھانے سے دونوں گروپس کے افراد کی جسمانی گھڑی کے ان مخصوص جینز میں بہتری آئی جو کہ جسمانی وزن میں کمی کے لیے موثر ہوتے ہیں جبکہ گلوکوز اور انسولین کی سطح بھی بہتر ہوئی۔

پروٹین اور فائبر لازمی

جسمانی وزن میں کمی اسی وقت ممکن ہے جب ناشتے میں غذا کا درست انتخاب کیا جائے، اگر تو آپ فاسٹ فوڈ اور پراسیس غذاؤں کا انتخاب کرتے ہیں تو اس سے ہاضمہ خراب ہوتا ہے جبکہ توند نکلنے کا خطرہ بھی بڑھتا ہے، اس کے مقابلے میں زیادہ پروٹین اور فائبر والی غذائیں جیسے انڈے، اناج، گریاں، پھلوں اور سبزیوں کا انتخاب کرنا پیٹ کو زیادہ دیر تک بھرے رکھتا ہے جبکہ جسمانی توانائی کی سطح بھی بڑھتی ہے۔ جسمانی وزن میں کمی کے لیے ایسی غذاؤں کا انتخاب ضروری ہے جو بے وقت کھانے کی خواہش دور رکھے جبکہ مسلز بنانے میں مدد دے۔

کیلوریز کتنی ہونی چاہئے؟

ایسا کہا جاتا ہے کہ اچھا ناشتہ روزانہ کرنا چاہئے مگر ہر صبح کتنی کیلوریز کو جزو بدن بنانا چاہئے؟ ماہرین کا مشورہ ہے کہ روزانہ زیادہ سے زیادہ 350 کیلوریز ناشتے کا حصہ ہونا چاہئے۔

ناشتہ کبھی مت چھوڑیں

ناشتہ چھوڑنا وہ بدترین امر ہو سکتا ہے جو کوئی وزن کم کرنے کے لیے اپناتا ہے، اس اصول کا اطلاق ناشتے پر ہوتا ہے کیونکہ اگر آپ وقت پر ناشتہ نہیں کریں گے تو دن بھر مسلسل بھوک محسوس ہوتی رہے گی۔ ناشتہ کرنے سے میٹابولزم حرکت میں آتا ہے، بھوک کے ہارمونز پر کنٹرول ممکن ہوتا ہے جبکہ دن کے دیگر اوقات میں بسیار خوری سے بچتے ہیں۔

لہسن کے یہ حیران کن فوائد جانتے ہیں؟

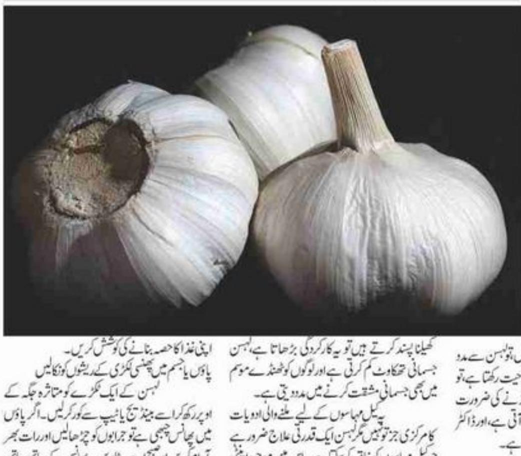

ویسے تو لہسن پاکستان میں بیشتر کھانوں میں استعمال کیا جاتا ہے مگر کیا آپ اس کے فوائد جانتے ہیں؟

یقیناً بیشتر افراد کو اس جڑی بوٹی نما سبزی کے بیشتر فوائد کے بارے میں علم نہیں جیسے غیر متوقع طبی فوائد، خوبصورتی اور گھر کی مرمت وغیرہ کے لیے اس کا استعمال۔

اگر آپ بھی ان افراد میں سے ایک ہیں تو لہسن کے یہ چند حیران کن فوائد جاننا ہو سکتا ہے کسی موقع پر کام آ جائے۔

دانتوں کے درد سے نجات

دانت کا درد کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے، یہ بتانے کی ضرورت نہیں، اگر آپ کے پاس اس تکلیف سے نجات کے لیے فوری طور پر ڈاکٹر کے پاس جانے کا وقت نہیں تو لہسن سے مدد لے سکتے ہیں، لہسن سن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، تو بس آپ کو لہسن کو متاثرہ دانت پر رگڑنے کی ضرورت ہے، جس سے درد میں کافی حد تک کمی آتی ہے، اور ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے وقت مل جاتا ہے۔

بالوں کو اگائیں

لہسن آپ کے بالوں کے گرنے کے مسئلے کو ختم کر سکتا ہے جس کی وجہ اس میں شامل ایک جز ایلیسین کی بھرپور مقدار ہے، یہ سلفر کمپاؤنڈ پیاز میں بھی پایا جاتا ہے اور ایک طبی تحقیق کے مطابق بالوں کے گرنے کی روک تھام کے لیے موثر ہے۔ لہسن کو کاٹ لیں اور اس کی پوتھیوں کو سر پر ملیں۔ آپ تیل میں بھی لہسن کو شامل کر کے مساج کے ذریعے یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

بلڈ پریشر کم کرنے میں مددگار

اگر آپ ہائی بلڈ پریشر کے شکار ہیں تو لہسن کو اپنی غذا کا حصہ بنا لیں، یہ شریانوں کو کشادہ کرنے کے ساتھ تناؤ کو کم کرتا ہے، ہائی بلڈ پریشر کے ساتھ سر درد کی شکایت رہنے کے ساتھ ساتھ یہ دل پر بوجھ بڑھاتا ہے جس سے ہارٹ اٹیک اور فالج کا خطرہ بڑھتا ہے۔ ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ لہسن کی 4 پوتھیاں روزانہ کھانا بلڈ پریشر کی سطح میں کمی لاتا ہے جبکہ لہسن کھانے سے صحت کے لیے نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح میں بھی کمی آتی ہے، جس کے نتیجے میں امراض قلب یا فالج کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

بہتر یادداشت

عمر بڑھنے سے دماغی عمر بھی بڑھتی ہے جس کی وجہ کیمیائی تکسیدی ردعمل ہوتا ہے جو کھانے اور آکسیجن کے استعمال سے ہوتا ہے، اس عمل سے جسمانی توانائی تو بنتی ہے مگر خلیات کو نقصان پہنچتا ہے جبکہ وقت کے ساتھ جلد ڈھلکنے لگتی ہے اور یادداشت کمزور ہو جاتی ہے، مگر لہسن میں دماغ کو عمر کے اثرات سے بچانے کی جادوئی خاصیت ہے اور درمیانی عمر میں اسے کھانا الزائمر امراض کا خطرہ کم کرتا ہے جبکہ نوجوانوں کی یادداشت بہتر ہوتی ہے جبکہ دماغی کارکردگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

اسٹیمنا میں اضافہ

لہسن کے استعمال سے دل اور مسلز زیادہ موثر طریقے سے کام کرنے لگتے ہیں اگر آپ کسی کھیل کو کھیلنا پسند کرتے ہیں تو یہ کارکردگی بڑھاتا ہے، لہسن جسمانی تھکاوٹ کم کرتی ہے اور لوگوں کو ٹھنڈے موسم میں بھی جسمانی مشقت کرنے میں مدد دیتی ہے۔

کیل مہاسوں کے لیے ملنے والی ادویات

کا مرکزی جز تو نہیں مگر لہسن ایک قدرتی علاج ضرور ہے جو کیل مہاسوں کو خاتمہ کر سکتا ہے۔ اس میں موجود اینٹی آکسائیڈنٹس بیکٹریا کو ختم کرتے ہیں تو لہسن کی پوتھی کو کیل مہاسے پر رگڑنا موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

نزلہ زکام کی روک تھام

اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور ہونے کے باعث آپ کی غذا میں لہسن کی شمولیت جسم کے دفاعی نظام کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اگر نزلہ زکام کا شکار ہو جائیں تو دل مضبوط کر کے لہسن کی چائے پی لیں۔ اسے بنانے کے لیے لہسن کو پیس کر پانی میں کچھ منٹ تک ابال لیں، اس کے بعد چھان کر پی لیں۔ آپ اس میں تھوڑا سا شہد یا ادرک بھی ذائقے کو بہتر کرنے کے لیے شامل کر سکتے ہیں۔

کان کے انفیکشن کے لیے بھی مفید

کانوں کا انفیکشن ہو تو عام طور پر اینٹی بائیوٹکس ادویات کی مدد لی جاتی ہے مگر لہسن بھی اس حوالے سے موثر ثابت ہو سکتا ہے، خصوصاً بچوں کے لیے بہت فائدہ مند ہے جو بہت چھوٹے ہوں۔ اس کے لیے لہسن کو پیس کر تیل نکال لیں، اسے معمولی گرم کریں اور چند قطرے متاثرہ کان میں ٹپکا دیں۔

گاڑی کی ونڈ شیلڈ کا کریک ٹھیک کریں

کیا آپ کو معلوم ہے کہ گاڑی کے حوالے سے بھی لہسن جادوئی اثر دکھا سکتا ہے؟ ایک ٹکڑا لیں اور اسے درمیان سے کاٹ لیں، اس کے بعد لہسن کے کٹے ہوئے حصے والے رخ سے ونڈ شیلڈ کے کریک کو رگڑیں، جس کے بعد عرق کو کپڑے سے صاف کر دیں۔ یقیناً یہ مستقل حل نہیں مگر اس ٹوٹکے سے اسے زیادہ بدتر ہونے سے بچایا جا سکتا ہے اور ریپئرنگ کے لیے وقت مل جاتا ہے۔

وزن کو کنٹرول کریں

لہسن جسمانی وزن کو کنٹرول کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق لہسن سے بھرپور غذا سے چربی کے ذخیرے اور وزن میں کمی ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے لہسن کو روزانہ اپنی غذا کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

پاؤں یا جسم میں پھنسی لکڑی کے ریشوں کو نکالیں

لہسن کے ایک ٹکڑے کو متاثرہ جگہ کے اوپر رکھ کر اسے بینڈ ایج یا ٹیپ سے کور کر لیں۔ اگر پاؤں میں پھانس چبھی ہے تو جرابوں کو چڑھا لیں اور رات بھر آرام کریں اور صبح اسے ہٹا دیں۔ پھانس کے ساتھ ساتھ درد اور سوجن بھی ختم ہو جائیں گے۔

مچھروں کو دور بھگائیں

سائنسدان پر یقین تو نہیں ایسا کیوں ہوتا ہے مگر ایسا نظر آتا ہے کہ مچھروں کو لہسن پسند نہیں۔ ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ لہسن کے پیسٹ کو اپنے ہاتھوں اور پیروں پر مل لیتے ہیں انہیں مچھروں کا ڈر نہیں رہتا۔ اس کے لیے آپ لہسن کے تیل، پیٹرولیم جیل اور موم کو ملا کر ایک سلوشن بنا لیں جو مچھروں سے تحفظ دینے والا قدرتی نسخہ ثابت ہوگا۔

ہونٹوں پر زخم سے نجات

شدید ٹھنڈ میں ہونٹوں کا پھٹ جانا یا زخم ہو جانا کافی عام ہوتا ہے تو اس کے علاج کے لیے پسے ہوئے لہسن کو کچھ دیر تک متاثرہ جگہ پر لگائے رکھیں۔ اس میں شامل قدرتی سوجن کش خصوصیات درد اور سوجن کم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

لہسن قدرتی گلیو بھی

کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ لہسن کو کاٹنے کے بعد انگلیاں کس طرح چپکنے لگتی ہیں؟ اس کی یہ قدرتی خوبی اسے شیشے کے معمولی کریک کو ٹھیک کرنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کے لیے لہسن کو پیس لیں اور اس کے عرق کو کریک پر رگڑیں اور اوپر نیچے کے حصے کو صاف کر دیں۔

پودوں کو تحفظ فراہم کرے

باغات میں پائے جانے والے کیڑے لہسن کو پسند نہیں کرتے تو اس کی مدد سے ایک قدرتی پیسٹی سائیڈ تیار کر لیا جس کے لیے لہسن، منرل آئل، پانی اور لیکوئیڈ صابن کو ایک اسپرے بوتل میں آپس میں ملا لیں اور پودوں پر چھڑک دیں۔

خارش سے ریلیف

لہسن سوجن کش اجزاء سے بھرپور ہے اسی لیے یہ اچانک ہونے والی خارش سے ریلیف بھی دے سکتا ہے۔ لہسن کے تیل کی کچھ مقدار کو متاثرہ جگہ پر استعمال کریں تو وہاں خارش ختم ہو جائے گی۔

سبزیوں پر مشتمل غذا سے عالمی بھوک کا خاتمہ ممکن ہے، رپورٹ

واشنگٹن: اس وقت دنیا میں اربوں کی آبادی ہے اور کروڑوں افراد شدید غذائی قلت کا شکار ہیں، ماہرین نے اس کا واضح حل پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت بڑے پیمانے پر غذائی عادت بدل کر گوشت میں کمی اور سبزیوں کی جانب راغب ہونا ہوگا تاکہ بڑھتی ہوئی آبادی کو صحت مند اور سیر رکھا جا سکے۔

ممتاز طبی جریدے لینسٹ میں شائع ایک تفصیلی رپورٹ بعنوان 'عظیم غذائی تبدیلی: ناقص عالمی غذائی نظام میں بہتری' شائع ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایک جانب تو ایک ارب افراد پیٹ بھر کھانے سے محروم ہیں تو دوسری جانب دو ارب افراد غلط انداز سے کھائے چلے جا رہے ہیں اس روش کو بدل کر سیارہ زمین پر غذائی دباؤ کو کم کیا جا سکتا ہے۔

اس رپورٹ میں 16 ممالک کے 37 ماہرین نے حصہ لیا جو صحت، غذا، ماحول اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پوری دنیا میں گوشت کھانے میں 50 فیصد کمی اور سبزیوں اور پھلوں وغیرہ کے استعمال میں 100 فیصد اضافہ بہت ضروری ہے۔

اس پر عمل کر کے سالانہ ایک کروڑ 16 لاکھ جانیں بچائی جا سکتی ہیں اور عالمی آبادی کا پیٹ بھرا جا سکتا ہے کیونکہ 2050 تک دنیا کی آبادی دس ارب تک جا پہنچے گی تاہم اس میں بہت فرق ہے مثلاً امریکا اور کینیڈا میں لوگ تجویز کردہ سرخ گوشت کی ساڑھے 6 گنا زائد مقدار کھا رہی ہے جبکہ جنوبی ایشیا کے لوگ اس کی نصف مقدار ہی استعمال کر رہے ہیں۔

پوری دنیا کے لوگ نشاستے والی اشیا (آلو، شکر قندی اور کساوا) کی ضرورت سے زائد مقدار کھا رہے ہیں جو تجویز کردہ غذائی چارٹ سے ایشیا میں ڈیڑھ گنا اور افریقا میں ساڑھے 7 گنا زائد ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عالمی آبادی میں غلط انداز سے غذا کھانے کا رجحان عروج پر ہے۔

لینسٹ کے مطابق بالغ افراد کے لیے روزانہ 2500 کیلوریز والی غذا کھانا ضروری ہے جن میں سرخ گوشت صرف 14 گرام یا 58 گرام مرغی کا گوشت یا پھر 100 گرام مچھلی بہت ہے جبکہ 100 گرام ڈیری مصنوعات، دودھ، لسی اور پنیر وغیرہ بھی اسی غذائی چارٹ کا ایک حصہ ہے لیکن ضروری ہے کہ روزانہ 300 گرام سبزیاں کھائی جائیں جن میں پتے والی، سرخ یا نارنجی رنگ کی سبزیاں شامل ہیں۔

ماہرین نے شکر سے جان چھڑانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ صرف 30 گرام شکر روزانہ کے لیے بہت کافی ہے۔ اس کے علاوہ آلو کی مقدار 39 گرام روزانہ تک محدود ہونی چاہیے۔

ان ہدایات کی روشنی میں ماہرین نے غذائی عادات کو مکمل طور پر تبدیل کرنے پر زور دیا ہے تاکہ غذائی پیداوار کے لیے کرہ ارض پر پڑنے والے بوجھ کو کم کیا جا سکے۔ اس وقت جو غذا اہم کاشت کر رہے ہیں وہ گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کی 30 فیصد، پانی کے استعمال میں 70 فیصد اور زمین کے استعمال کی 40 فیصد وجہ بن رہی ہے۔

سپورٹس صورت حال
کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

ٹیم کے بلے بازوں نے ساؤتھ زون کے گیند بازوں کو دن بھر دباؤ میں رکھا

ایسٹ زون نے 385 رنز بنا کر ساؤتھ زون پر دباؤ بڑھا دیا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں کھیلے جانے والے دلیپ ٹرافی-2026 کے فائنل میچ کے پہلے دن ایسٹ زون نے شاندار بلے بازی کی اور ساؤتھ زون کے خلاف اپنی پوزیشن مستحکم کر لی۔ مشرقی زون نے دن کا اختتام چار وکٹوں کے نقصان پر 385 رنوں پر کیا۔ کپتان اور اسٹار وکٹ کیپر بلے باز ایشان کشن 111 اور کمار کشاگر 63 پر ناٹ آؤٹ ہیں۔ فائنل میں ایسٹ زون کے کپتان ایشان کشن نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا۔ ٹیم نے جارحانہ انداز میں شروعات کی۔ نوجوان بلے باز وبھو سوریاونشی نے تیز رفتار اننگز کھیلی، 37 گیندوں پر 44 رن بنائے، حالانکہ وہ اپنی نصف سنچری مکمل نہیں کر سکے۔ اس کے بعد ابھیمنیو ایسواران نے ذمہ داری سنبھالی اور 86 گیندوں پر 72 رنوں کی مفید اننگز کھیلی۔ ایسٹ زون کے بلے بازوں نے ساؤتھ زون کے گیند بازوں پر دباؤ برقرار رکھا۔ شیکھر موہن نے بھی شاندار بلے بازی کی اور 85 رن بنائے۔ انہوں نے کپتان ایشان کشن کے ساتھ ایک اہم شراکت قائم کی اور ٹیم کو ایک مضبوط

مقام پر پہنچا دیا۔ جب تک شیکھر آؤٹ ہوئے، ایسٹ زون کا اسکور 241 تک پہنچ چکا تھا۔ کپتان ایشان کشن اور کمار کشاگر نے پھر ٹیم کو بڑے اسکور کی طرف آگے بڑھایا۔ کشاگر نے شاندار نصف سنچری بنا کر ٹیم کو 350 رنوں کا ہندسہ عبور کرایا۔ ایشان کشن نے کپتان کی اننگز کھیلی اور شاندار سنچری مکمل کی۔ انہوں نے 122 گیندوں پر اپنی سنچری مکمل کی۔ اس سے پہلے انہوں نے فرسٹ کلاس کرکٹ میں اپنے 4,000 رن بھی مکمل کیے۔ کشن کی جارحانہ اور پر اعتماد اننگز نے فائنل کے پہلے ہی دن ایسٹ زون کو مضبوط پوزیشن میں پہنچا دیا۔ پہلے دن کا کھیل مکمل طور پر ایسٹ زون کے حق میں رہا۔ ٹیم کے بلے بازوں نے ساؤتھ زون کے گیند بازوں کو دن بھر دباؤ میں رکھا۔

ہندوستان بمقابلہ جاپان میچ کے لیے براڈکاسٹر کی تلاش

(یو این آئی)

جاپان اور بھارت کے درمیان ہونے والے واحد ٹی-20 میچ کے لیے براڈکاسٹر تلاش کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن (جے سی اے) ٹوچیگی پریفیکچر کے سانو انٹرنیشنل اسٹیڈیم میں 22 ستمبر کو ہونے والے میچ کے نشریاتی حقوق حاصل کرنے کے لیے آئی ٹی ڈبلیو یونیورس کے ساتھ بات چیت کر رہی ہے۔ چونکہ یہ میچ آئچی-ناگویا میں ہونے والے ایشیائی کھیلوں کے ساتھ ہی منعقد ہو رہا ہے، اس لیے اس کی پروڈکشن منتظمین کے لیے لاجسٹک اور انتظامی اعتبار سے ایک چیلنج ہوگی۔ تاہم، سمجھا جا رہا ہے کہ جے سی اے میچ کے نشریاتی حقوق کے لیے آئی ٹی ڈبلیو یونیورس کے ساتھ مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کرنے

ساتوک-چراغ نے پہلی بار چائنا ماسٹرز کا خطاب جیت کر تاریخ رقم کی

(ہندوستھان سماچار)

ہندوستانی بیڈمنٹن کی اسٹار مردوں کی ڈبلز جوڑی ساتوک سائی راج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی نے اتوار کو تاریخ رقم کرتے ہوئے چائنا ماسٹرز 2026 کا مردوں کا ڈبلز خطاب اپنے نام کر لیا۔ چین کے شین ژین ایرینا میں کھیلے گئے فائنل میں ہندوستانی جوڑی نے چین کے ہی ژی تنگ اور رین شیانگ یو کی جوڑی کو تین گیمز تک جاری رہنے والے سنسنی خیز مقابلے میں 11-21، 21-13، 17-21 سے شکست دی۔ ساتوک اور چراغ نے پہلی مرتبہ چائنا ماسٹرز کا خطاب جیتا ہے۔ اس سے قبل وہ 2023 اور 2025 میں بھی اس ٹورنامنٹ کے فائنل تک پہنچے تھے، لیکن دونوں مرتبہ انہیں رنر اپ پر اکتفا کرنا پڑا تھا۔ اس بار ہندوستانی جوڑی نے فائنل کی رکاوٹ عبور کرتے ہوئے پہلی مرتبہ چائنا ماسٹرز کا خطاب اپنے نام کر لیا۔ مقابلے میں ساتوک اور چراغ نے سست آغاز کے بعد شاندار واپسی کی اور فیصلہ کن گیم میں بہترین تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے خطاب پر قبضہ

کر لیا۔ تقریباً 70 منٹ تک جاری رہنے والے مقابلے میں ہندوستانی جوڑی نے چینی کھلاڑیوں کے سخت چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ پہلے گیم میں ہی ژی تنگ اور رین شیانگ یو نے جارحانہ انداز میں شروعات کی۔ چینی جوڑی نے تیز رفتار کھیل اور درست شاٹس کی بدولت ہندوستانی کھلاڑیوں پر مسلسل دباؤ بنائے رکھا۔ ساتوک اور چراغ اپنی تال حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے نظر آئے اور پہلا گیم 11-21 سے ہار گئے۔ دوسرے گیم میں ہندوستانی جوڑی نے زبردست واپسی کی۔ ساتوک اور چراغ نے جارحانہ کھیل کے ساتھ اپنے دفاع کو بھی بہتر بنایا اور دوسرا گیم 21-13 سے جیت کر مقابلہ 1-1 سے برابر کر دیا۔ فیصلہ کن گیم میں دونوں جوڑیوں کے درمیان زبردست مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ ایک وقت اسکور 17-17 سے برابر تھا، لیکن دباؤ کے لمحات میں ہندوستانی جوڑی نے شاندار تحمل کا مظاہرہ کیا۔ ساتوک اور چراغ نے مسلسل اہم پوائنٹس حاصل کرتے ہوئے فیصلہ کن گیم 21-17 سے اپنے نام کیا اور خطاب جیت لیا۔ یہ 2026 کے سیزن میں ساتوک اور چراغ کی جوڑی کا دوسرا خطاب ہے۔ اس سے قبل ہندوستانی جوڑی نے سنگاپور اوپن سپر 750 کا خطاب بھی جیتا تھا۔ بیڈمنٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا (بی اے آئی) نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر دونوں کھلاڑیوں کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے تاریخی فتح قرار دیا۔ بی اے آئی نے کہا کہ ساتوک اور چراغ نے شاندار واپسی کرتے ہوئے اپنا پہلا چائنا ماسٹرز خطاب جیتا ہے۔

ورلڈ آرچری پیرا سیریز 2026: احمد آباد میں مقابلے کا آغاز

(یو این آئی)

گجرات کے معروف سابرمتی ریور فرنٹ پر اتوار کو ورلڈ آرچری پیرا سیریز 2026 کے مقابلے کا باضابطہ آغاز ہو گیا۔ سرکاری پریکٹس اور آلات کی جانچ کے بعد تیر اندازوں نے مقابلے کے مختلف راؤنڈز میں حصہ لیا۔ مقابلے کے پہلے روز پیرا ریکرو کوالیفیکیشن راؤنڈ اور انفرادی ایلیمینیشن راؤنڈ منعقد کیے گئے۔ مردوں اور خواتین کے ریکرو زمرے میں مجموعی طور پر 39 تیر اندازوں نے شرکت کی، جن میں ہندوستان کے آٹھ تیر انداز بھی شامل ہیں۔ ہندوستانی کھلاڑیوں نے مقابلے کا آغاز شاندار کارکردگی کے ساتھ کیا۔ پیرا ریکرو مردوں کے کوالیفیکیشن راؤنڈ میں ہرویندر سنگھ نے 20 تیر اندازوں کے درمیان تیسری پوزیشن حاصل کی۔ خواتین کے زمرے میں پوجا نے 19 تیر اندازوں کے درمیان تیسرا مقام حاصل کیا۔ ہندوستان کے تمام آٹھ تیر انداز اگلے راؤنڈ میں پہنچ گئے ہیں۔

نائیجیریا نے انڈر-19 ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ 2027 کیلئے کوالیفائی کر لیا

(یو این آئی)

نائیجیریا نے آئی سی سی انڈر-19 ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ افریقہ کوالیفائر کے سنسنی خیز فائنل میں زمبابوے کو 4 رنز سے شکست دے کر اگلے سال ہونے والے عالمی کپ کے لیے کوالیفائی کر لیا۔ اس کے ساتھ نائیجیریا نے ٹورنامنٹ میں اپنی ناقابل شکست مہم بھی مکمل کی۔ دارالسلام میں حاصل کی گئی اس کامیابی کے ساتھ نائیجیریا نے اگلے سال بنگلہ دیش اور نیپال کی میزبانی میں ہونے والے آئی سی سی انڈر-19 ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ میں جگہ بنا لی۔ وہ جنوبی افریقہ کے ساتھ عالمی ٹورنامنٹ میں افریقہ کی نمائندگی کرے گا۔ نائیجیریا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 98 رنز بنائے، جس کے بعد اس کے گیند بازوں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے زمبابوے کو 94 رنز پر آل آؤٹ کر دیا۔ زمبابوے کی اننگز آخری اوور کی پانچویں گیند پر ختم ہوئی۔ نائیجیریا کی کپتان کرسٹیبل چکوونیے نے 21 رنز بنائے، جبکہ ہیپی اوگاگی نے 19 اور جیسیکا اشتقی نے 15 رنز کا تعاون دیا۔ زمبابوے کی جانب سے کرسٹین متساسا نے 2 اور

تاریسائی تاشے گاروشا نے ایک وکٹ حاصل کی۔ ہدف کے تعاقب میں سیلم موسیکا (27)، جیتھل زنیایا (21) اور نیکولیٹ ہانیا (18) نے اہم اننگز کھیلیں، لیکن زمبابوے کی ٹیم 4 رنز سے ہدف سے دور رہ گئی۔ نائیجیریا کی جانب سے یونی قیس نے 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ جینیفر گوڈون اور ایرونڈا انکیٹے نے 2،2 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ کپتان کرسٹیبل چکوونیے نے جذباتی انداز میں کہا، ”میچ ختم ہونے کے بعد میں ڈریسنگ روم میں اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر پا رہی تھی۔ اگلا مرحلہ صرف آغاز ہے اور ہم جانتے ہیں کہ آگے مقابلہ مزید سخت ہوگا، میری ٹیم واقعی بہترین رہی ہے۔“

لکھنؤ میں 17.7 کروڑ کی لاگت سے کھلاڑیوں کے علاج کیلئے اسپورٹس انجری سینٹر قائم ہوگا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

کھیل کے دوران زخمی ہونے والے کھلاڑیوں کو علاج اور بحالی کے لیے اب دیگر ریاستوں کا رخ نہیں کرنا پڑے گا۔ دارالحکومت کے گرو گوبند سنگھ اسپورٹس کالج میں تقریباً 17.7 کروڑ روپے کی لاگت سے اسپورٹس سائنس اینڈ انجری مینجمنٹ سینٹر تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ ریاست کا پہلا مربوط مرکز ہوگا، جہاں کھلاڑیوں کو چوٹ کے علاج سے لے کر فزیوتھراپی، بحالی، فٹنس، غذائیت، ذہنی صحت اور کارکردگی میں بہتری تک کی سہولتیں ایک ہی جگہ فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔ سینٹر کی تعمیر کے لیے حکومت نے 77.716 لاکھ روپے منظور کیے ہیں۔ فی الحال سول کام جاری ہے، جبکہ ضروری آلات کی خریداری کے لیے ٹینڈر کا عمل بھی مکمل ہو چکا ہے۔ سینٹر کو تعمیراتی کام

شروع ہونے کے ایک سال کے اندر مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ سات جدید ترین مشینوں سے ہوگا علاج اسپورٹس سائنس سینٹر میں کھلاڑیوں کے علاج اور صحت یابی کے لیے سات جدید ترین مشینیں نصب کی جائیں گی۔ ان میں ہول باڈی کرایو تھراپی چیمبر، ریڈیل اور فوکسڈ شاک ویو تھراپی، ٹی ای سی اے آر تھراپی، نیومیٹک کمپریشن تھراپی، کومبو پین مینجمنٹ الیکٹرو تھراپی اور کلاس-4 طبی لیزر شامل ہیں۔ ہول باڈی کرایو تھراپی چیمبر میں منفی 120 سے منفی 140 ڈگری سیلسیس تک درجہ حرارت کی سہولت ہوگی۔ اس کے ذریعے کھلاڑیوں کو چوٹ کے بعد صحت یابی اور علاج سے متعلق جدید سہولت فراہم کرنے کا ہدف ہے۔ چوٹ سے میدان میں واپسی تک ماہرین کی نگرانی مرکز میں کھلاڑی کے زخمی ہونے سے لے کر علاج، بحالی اور دوبارہ میدان میں واپسی تک ماہرین کی نگرانی رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی کھلاڑیوں کی فٹنس کا جائزہ لیا جائے گا اور انہیں غذائیت اور ذہنی صحت سے متعلق مشورے بھی دیے جائیں گے۔ عام لوگوں کو بھی مقررہ فیس پر علاج اور بحالی کی سہولت فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ محکمہ کھیل کے خصوصی سکریٹری کمار وِنیت نے بتایا کہ یہ مرکز ریاست میں اپنی نوعیت کی پہلی مربوط سہولت ہوگی۔ سینٹر کا استعمال کوچز اور کھیل افسران کو تربیت دینے کے لیے بھی کیا جائے گا۔

بھارت نے ملائیشیا کو 11-1 سے شکست دے کر مسلسل دوسری کامیابی حاصل کر لی

(مانیٹرنگ ڈیسک)

بھارت کی جونیئر خواتین ہاکی ٹیم نے اے ایچ ایف جونیئر ایشیا کپ 2026 میں اپنی شاندار کارکردگی جاری رکھتے ہوئے اتوار کو ایلیٹ پول کے دوسرے مقابلے میں ملائیشیا کو 11-1 کے بڑے فرق سے شکست دے دی۔ بھارتی ٹیم اب 8 ستمبر کو اپنے تیسرے پول میچ میں جاپان کا سامنا کرے گی۔ دو مرتبہ کی چیمپئن اور موجودہ فاتح بھارتی ٹیم نے اپنے پہلے میچ میں جنوبی کوریا کو 4-1 سے شکست دی تھی۔ ملائیشیا کے خلاف مقابلے میں بھی بھارتی کھلاڑیوں نے بھرپور اعتماد، بہترین تال میل اور تیز رفتار حملہ آور کھیل کا مظاہرہ کیا۔ بھارت کی جانب سے سات مختلف کھلاڑیوں نے گول کیے، جبکہ پنالٹی کارنرز اور پنالٹی اسٹروک کا بھی مؤثر انداز میں استعمال کیا گیا۔ بھارت نے میچ کے پہلے ہی منٹ میں برتری حاصل کر لی۔ پوجا ساہو نے پنالٹی اسٹروک کو گول میں تبدیل کر کے ٹیم کو 1-0 سے آگے کر دیا۔ چوتھے منٹ میں پورنیما یادو نے گول کر کے برتری 2-0 کر دی۔ آٹھویں منٹ میں ہینا دھان نے گول کیا، جبکہ 14ویں منٹ میں کرشنا شرما نے بھارت کی برتری 4-0 کر دی۔ دوسرے کوارٹر میں بھی بھارتی ٹیم کا دباؤ برقرار رہا۔ 17ویں منٹ میں پورنیما یادو نے اپنا دوسرا گول کیا۔ اس کے بعد 21ویں منٹ میں سنکھو رے کور اور 28ویں منٹ میں گیتا یادو نے گول کر کے بھارت کی برتری 7-0 کر دی۔ ہاف ٹائم تک بھارتی ٹیم واضح طور پر 7-0 سے آگے تھی۔ تیسرے کوارٹر میں ملائیشیا نے 38ویں منٹ میں نور محمد کے ذریعے اپنا واحد گول کیا، لیکن یہ گول بھارتی ٹیم کی رفتار کو متاثر نہ کر سکا۔ 42ویں منٹ میں بھارت کو ایک اور پنالٹی اسٹروک ملا، جسے پوجا ساہو نے کامیابی سے گول میں تبدیل کر کے اپنا دوسرا گول مکمل کیا۔ اگلے ہی منٹ میں سائکا چندرکانت مانے نے گول کر کے بھارت کی

برتری 9-1 کر دی۔ آخری کوارٹر میں بھی بھارتی کھلاڑیوں نے جارحانہ کھیل جاری رکھا۔ 53ویں منٹ میں گیتا یادو نے اپنا دوسرا گول کیا۔ اس کے بعد 58ویں منٹ میں سائکا نے ایک اور گول داغ کر بھارت کی برتری 11-1 کر دی اور ٹیم نے شاندار کامیابی حاصل کی۔ اس فتح کے ساتھ بھارت نے اپنے دونوں میچ جیت کر 6 پوائنٹس حاصل کر لیے ہیں اور ایلیٹ پول کی پوائنٹس ٹیبل میں سرفہرست مقام حاصل کر لیا ہے۔ چین اور جاپان کے 3،3 پوائنٹس ہیں اور گول کے فرق کی بنیاد پر وہ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ جنوبی کوریا اور ملائیشیا کو دو، دو شکستوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور وہ بالترتیب چوتھے اور پانچویں مقام پر ہیں۔

پورن اور نارائن کی شاندار کارکردگی، ٹی کے آر کی جیت، پلے آف کی امیدیں برقرار

(ہندوستھان سماچار)

کیریبین پریمیئر لیگ (سی پی ایل) کے 27ویں مقابلے میں ترنباگو نائٹ رائیڈرز (ٹی کے آر) نے بارباڈوس ٹرائیڈنٹس کو 35 رنز سے شکست دے کر پلے آف میں پہنچنے کی اپنی امیدیں برقرار رکھی ہیں۔ کینسنگٹن اوول میں کھیلے گئے میچ میں ترنباگو نائٹ رائیڈرز نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے کپتان نکولس پورن کی شاندار نصف سنچری کی بدولت 20 اوور میں 6 وکٹ پر 147 رنز بنائے۔ جواب میں بارباڈوس ٹرائیڈنٹس کی پوری ٹیم 18.3 اوور میں 112 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی۔ بارباڈوس نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بیٹنگ کے لیے اتری ترنباگو نائٹ رائیڈرز کی جانب سے کپتان نکولس پورن نے 37 گیندوں پر 7 چھکوں اور 2 چوکوں کی مدد سے 59 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ اوپنر کولن منرو نے 32 گیندوں پر 38 رنز بنائے۔ کیرون پولارڈ نے 15 جبکہ جوشوا دا سلوا نے 10 رنز کا تعاون دیا۔ بارباڈوس کی جانب سے گوداکیش موتی نے 3 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ مجیب الرحمٰن نے 2 اور جائیم پولارڈ نے ایک وکٹ حاصل کی۔ 148 رنز کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری بارباڈوس کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ تیسرے اوور میں مسلسل گیندوں پر برینڈن کنگ 16 رنز اور کوئنٹن ڈی کوک بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہو گئے۔ اس کے بعد رحمان اللہ گرباز بھی کھاتہ کھولے بغیر پویلین لوٹ گئے۔

ہالینڈ کے 300 کلب گول
مانچسٹر سٹی کی ناقابل شکست مہم برقرار

(یو این آئی)

مانچسٹر سٹی کے ناروے کے اسٹار اسٹرائیکر ارلنگ ہالینڈ نے ہفتہ کو کوونٹری سٹی کے خلاف 1-0 کی کامیابی میں اپنے کلب کیریئر کا 300واں گول کر کے نئی تاریخ رقم کی۔ اس جیت کے ساتھ سٹی نے جاری سیزن میں اپنی ناقابل شکست مہم برقرار رکھی۔ 26 سالہ ہالینڈ کا یہ مانچسٹر سٹی کے لیے 165واں گول تھا۔ اس سے قبل انہوں نے بوروسیا ڈورٹمنڈ کے لیے 86، ریڈبل سالزبرگ کے لیے 29 اور مولڈے ایف کے لیے 20 گول کیے تھے۔ اگرچہ سٹی کو کامیابی کے لیے سخت جدوجہد کرنا پڑی، ہالینڈ نے ایک مختلف معاملے پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے روایتی لمبے بال یاد آتے ہیں۔ ہالینڈ نے کہا، ”یہ بہت آسان ہے۔ میرے خیال میں تبدیلی کا وقت آ گیا تھا۔ مجھے یہ انداز پسند ہے۔ یقیناً مجھے اپنے لمبے بال یاد آتے ہیں، لیکن تبدیلی ضروری تھی اور اب تک مجھے یہ اچھا لگ رہا ہے۔ بال دوبارہ بڑھ جائیں گے اور امید ہے کہ پھر لمبے ہو جائیں گے۔“ ہالینڈ نے ناروے کی برازیل کے خلاف یادگار ورلڈ کپ کامیابی کو بھی یاد کیا، جس میں انہوں نے دو گول کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ٹیموں کے درمیان تاریخی پس منظر کی وجہ سے یہ کامیابی ناروے کے لیے خاص اہمیت رکھتی تھی۔ انہوں نے کہا، ”یہ ناروے کے لیے خاص میچ تھا کیونکہ آخری بار جب ہم نے ورلڈ کپ میں کھیلا تھا تو ہمارا مقابلہ برازیل سے ہی ہوا تھا، اور ناروے واحد ٹیم ہے جسے برازیل کبھی شکست نہیں دے سکا۔ اس لیے یہ بہت خاص تھا۔“ ہالینڈ نے کہا کہ برازیل جیسی عظیم فٹبال قوم کے خلاف کامیابی ایک شاندار یاد ہے۔ انہوں نے برازیلی شائقین سے شکست پر معذرت کرتے ہوئے کہا، ”یہ فٹبال ہے۔“ مانچسٹر سٹی کی نئی تشکیل پانے والی ٹیم کے بارے میں ہالینڈ نے نئے کھلاڑیوں کے جلد گھل مل جانے پر اعتماد ظاہر کیا۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,